بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

بعون

باقی

بسعۃ ثانات
ا
دکھ درد قبیلے
الاسلام

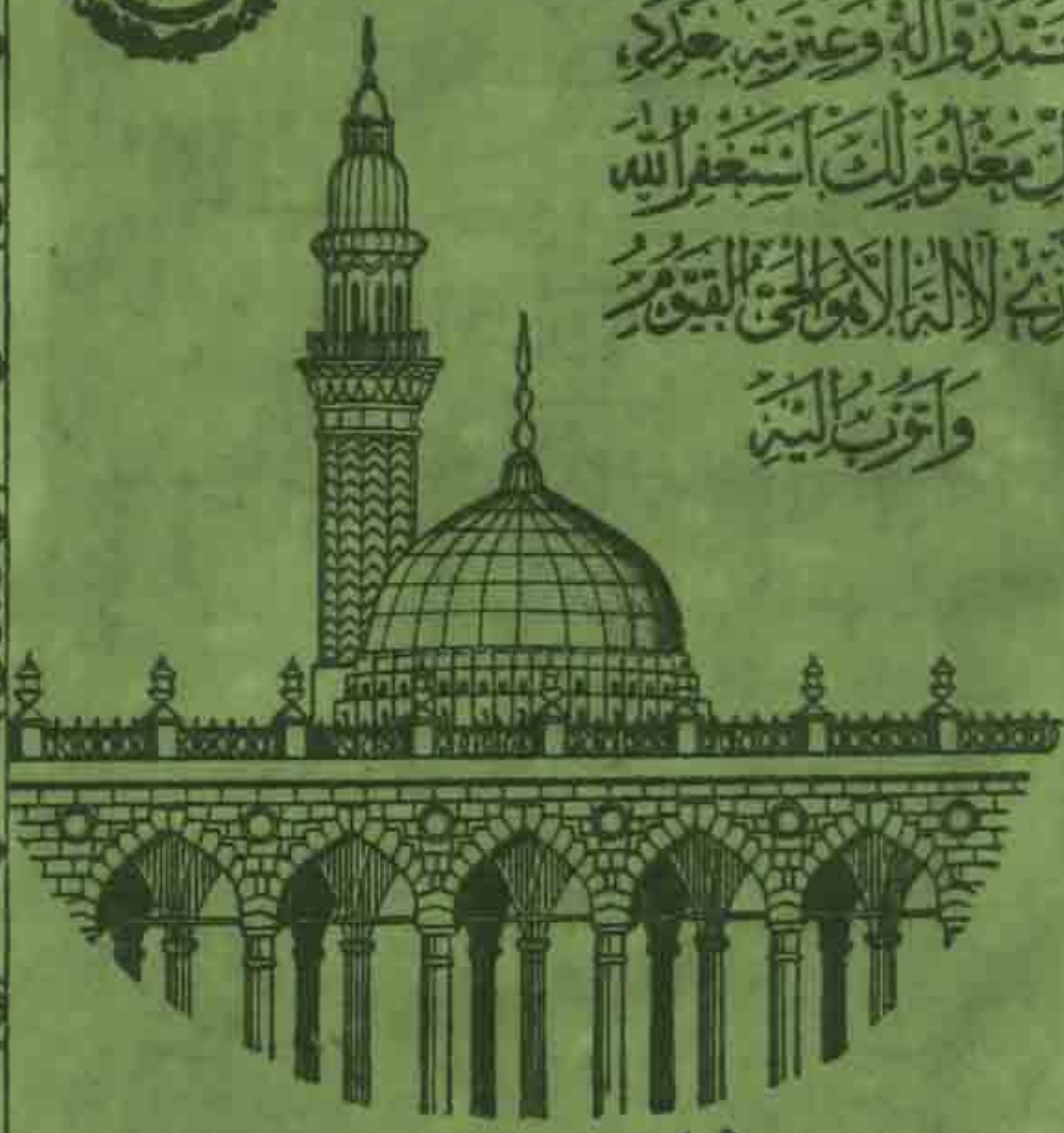

اللّٰھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

دعوت وتبلیغ الاسلام

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دارالاحسان فیصل آباد پاکستان

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبَّ
کُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْکَہ

للتّقسیم والتّوزیع فی سبیل اللّٰہِ
لانتفاع والتّنفع
لجمیع اُمّۃ رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم
لمرضات اللّٰہ تعالیٰ ورسولہ الکریم صلّی اللّٰہ علیہ وآلہٖ وسلّم ۔!

طبع : ..... سوم
تعداد : ..... ایک ہزار
تاریخ اشاعت : ..... رجب المرجب ۱۳۹۵ھ
مقام اشاعت : ..... دارالاحسان
مطبع : ..... نثار آرٹ پریس لاہور

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ!

○

دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ

کا حقیقی مفہوم یہ ہے، کہ:

جیسے کوئی غلام اپنے مالک کی سرکش و نافرمان رعیت کو مالک کے احسان جتا کر، اور مالک کی شان بتا کر طاعت کی طرف بلائے، اور وفاداری کے آداب سکھلائے ـــــ ایسا غلام اگرچہ کسی بھی منصب پہ فائز نہ ہو۔ مالک کو محبوب ہوتا ہے۔ اور جو غلام اپنے مالک کی خاطر جان دے دیتا ہے۔ بیشک مالک کو اس پہ ناز ہوتا ہے۔ ایسا ناز کسی اور اہلکار پہ نہیں ہوتا۔ مالک اپنے ہر ایسے وفادار غلام پہ، جو اس کی رعیت کو فرمانبرداری کی طرف بلائے۔ یا اس کی خاطر اپنی جان تک دیدے۔ اپنے ملک میں سب سے محبوب رکھتا ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ!

یا

جیسے کوئی عاشق اپنے معشوق کے جلووں میں گم ہو کر اس کی صفات و کمالات کے نغمے گائے، اور ساری دنیا کو سنائے، اور ہر کسی کو اس کا گرویدہ بنائے!

marfat.com

عابد اپنے مالک کی عبادت میں مصروف ہوتا ہے، کسی دوسرے سے
کوئی واسطہ نہیں رکھتا ـــــــ اور یہ عبدیت کا معمولی مقام ہے!

مُبلّغ

خود فرمانبردار ہوتا ہے، اور ساری خدائی کو فرمانبرداری کی
دعوت دینے والا ہوتا ہے،

اور

یہ عبدیت کا بہترین مقام ہے!

جو اس کے لئے جان قربان کرتا ہے، ان دونوں سے
بہتر ہے، افضل ہے، ـــــ اس کے مقام کو کسی کی بھی
طاعت کبھی نہیں پا سکتی:

اور

یہ وفا کی حد ہے!

یا حیّ یا قیّوم!

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ
مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ ط
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! اٰمِیْن!

marfat.com

ہمارا مدّعا

درس گاہیں نہیں ——— دین ہے
نام و نمود نہیں ——— تبلیغ ہے
پیری مریدی نہیں ——— اِصلاح ہے
اعداد و شمار نہیں ——— معیار ہے

ہمارا نصب العین

فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں ——— اتحاد بین المسلمین ہے
تضحیک نہیں ——— اکرام ہے!

ہمارا دین:۔ اور کوئی نہیں ——— اِسلام ہے

marfat.com

ہمارا طریقہ

سُنّتِ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اتّباع ہے!

اور ہم نے سُنّت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے باہر کوئی قدم نہیں رکھنا، اور کبھی نہیں رکھنا! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم!

ہماری مِلّت

ملّتِ ابراہیم حنیفہ (علیہ الصّلوٰۃ والسلام) ہے

ہمارا کام

زندگی کے آخری سانسوں تک اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام کے ملک میں

اللہ ——— کے بندوں کو ———

اللہ ——— کے لئے ———

اللہ ——— کے کلّی توکّل پر ———

اللہ ——— کے دینِ اسلام ———

کی دعوت کو پہنچانا، جہاں کوئی نہیں پہنچا، وہاں جانا ہے، جہاں کسی نے نہیں پہنچایا، اسے پہنچانا ہے ——— دینِ اسلام کے کسی حکم میں کسی بھی قسم کا کوئی ردّ و بدل کبھی نہیں کرنا۔ اور نہ ہی کوئی من گھڑت تاویلات گھڑنی ہیں!

marfat.com

ہمارا شعار

امیری نہیں فقیری ہے!

ذلّت نہیں خود داری ہے!

ہمارا مسلک

اللہ تبارک و تعالےٰ کے دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ ہے کسی محلّہ، بستی، گاؤں، قصبہ، شہر، اور ملک کی سیاست و امارت سے ہمیں کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں۔ اور نہ کوئی واسطہ و سروکار ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام ہمیں توفیق دے، کہ :

ہمارا رہنا

ایک مسافر کی مانند ہو، نہ گھر، نہ زر، نہ مال، نہ منال۔ مگر شریعت کی حدّ کے اندر، جو رزق اللہ دے، کھا کر شکر کریں۔ اور کل کے لئے کوئی بھی چیز جمع کر کے نہ رکھیں۔ تن ڈھانکنے کے لئے معمولی لباس پہنیں۔ اور سردی و گرمی سے بچاؤ کے لئے کسی گھاس کی کُٹی میں رہیں۔ اور باقی سارا وقت، اور ساری صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ میں صرف کریں۔ اس شغل کے سوا ہرگز کسی اور شغل میں کبھی مشغول نہ ہوں، اگرچہ کیسا ہو! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! آمین!

marfat.com

اس حال میں جینا عین سعادت اور مرنا عین شہادت ہے

صداقت، عدالت، شرافت، شجاعت، سخاوت اور عبادت

کے عملی نمونے کا اصطلاحی نام اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ ہے

اور یہ امت کے ہر فرد کو ہر وقت لاگو ہے!

میں اپنے تمام معاملات دینی ہوں یا دنیوی۔ ظاہری ہوں یا باطنی تیرے حوالے کرتا ہوں، اور ہر کام کے ہر فکر سے کلیتہً مستغنی و بے نیاز ہو کر تیرے دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ہمہ تن و من محو و منہمک ہوتا ہوں! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ! ——— اور ——

تیری عزت و عظمت والی بارگاہ رب ذوالجلال والاکرام میں سچا اور پکا وعدہ کرتا ہوں۔ کہ تیرے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے سوا کسی اور کام میں، دینی ہو یا دنیوی۔ ظاہری ہو یا باطنی۔ کبھی مشغول نہ ہوں گا۔ اور نہ ہی کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی لوں گا! میں نے اپنے تمام معاملات ——— چھوٹے ہوں یا بڑے۔ دینی ہوں یا دنیوی۔ سب کے سب تیرے حوالے کئے۔ تجھ ہی کو سونپے، تیرے سپرد کئے، اور تیری قسم! مجھے اب کسی بھی معاملہ سے۔ اپنا ہو یا بیگانہ ——— کسی بھی قسم کی کوئی دلچسپی نہیں، نہ ہی کوئی سروکار ہے ——— یا حیّ یا قیّوم!

قول الثابت

marfat.com

ایک مُدّت کے بعد

شہرِ عادُ الرّبیع

پھر کس انداز سے بہار آئی

مُصَرِّبُ النِّضارِب

وہی پرانے ساز پھر بجنے لگے

دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے میدان میں

ایک بار پھر

فقر کا وُہ جھنڈا جو کبھی کہیں لہرایا کرتا تھا

یہاں لہرانے لگا

مُبارَکًا مُکَرَّمًا مُشَرَّفًا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ

marfat.com

میں نے اس جھنڈے تلے کھڑے ہو کر سچّی اور پکّی توبہ کی۔ اور قسم کھائی کہ اس ساعت سعید سے لے کر اپنی موت تک ساری عُمر تیرے

دینِ اِسلام کی دعوۃ وتبلیغ

میں ہمہ تن و من ہمہ وقت مصروف و مشغول رہوں گا۔ اس کے سوا کسی اور کام کی طرف کبھی متوجہ نہ ہوں گا۔ اور نہ ہی کسی اور شغل میں کبھی مشغول ہوں گا۔ اس دم سے لے کر آخری دم تک میرا ہر دم تیرے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے وقف اور مخصوص ہے!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

اب تو اپنے لطف و کرم سے مجھ پہ اپنی رحمت نازل فرما۔ اور ہر رکاوٹ جو بھی اس راہ میں حائل ہے، دور ہٹا! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

میں تیری عزت و عظمت والی بارگاہ ربّ ذوالجلال والاکرام میں یہ وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اپنی ساری عُمر ایک مسافر کی طرح بسر کروں گا۔ اپنی روزمرّہ کی ضروریات کے سامان کے سوا کسی بھی قسم کا کوئی بھی مال اور کوئی بھی سامان ہرگز نہ جمع کروں گا، اور نہ ہی کہیں کسی بھی قسم کی کوئی جائیداد بناؤں گا۔ اور تو میری اس بات کا، جو میں کہتا ہوں — گواہ ہے!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

marfat.com

میں تیرے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے میدان میں کسی بھی قسم کی کوئی بے وفائی کبھی نہ کروں گا۔ اور نہ ہی تیری دنیا میں کچھ بنوں گا۔ کسی بھی کمال کا کوئی دعویٰ کبھی نہ کروں گا۔ ہر وقت ہر حال میں اپنی کمی کا اعتراف کروں گا۔ اور اپنے تئیں کسی سے بھی افضل نہ جانوں گا۔ ہر کسی سے عام ہو یا خاص، ہر وقت صاف صاف کہوں گا۔ اور کسی کو بھی کبھی کسی غلط فہمی میں نہ رکھونگا۔ کوئی کچھ کہے، میرا اپنا حال یہ ہے، کہ نہ میں کشف القبور جانتا ہوں، نہ کشف القلوب۔ نہ کشف الحدید، نہ کشف الورید۔ نہ کشف الاحیاء نہ کشف الجدید ـــــ مجھ میں کسی بھی قسم کی کوئی کرامت نہیں۔ میرا حال ایک عامی کا سا ہے۔ مجھے کسی بھی ولایت کی کوئی خبر نہیں۔ اور نہ ہی کسی حال و مقام پہ کوئی گذر ہے۔

بالآخر دینِ اسلام کے ان ظاہری احکام کے سوا مجھے کسی اور شے کی کوئی خبر نہیں۔ نہ ہی ان باتوں اور ان کاموں کا، جن کا کہ حکم نہیں دیا گیا، خبر حاصل کرنے کی کوئی ضرورت ہے۔ تیرے دین کے احکام سادہ عام فہم، اور ہر معاملہ میں ہر کسی کے لئے کافی و وافی اور بلوغ المرام ہیں اور میں ان پہ اکتفا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ تو مجھ کو ان پہ چلانے کی سی استقامت مرحمت فرما!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! آمین!

marfat.com

عزمِ بالجزم

کوئی سُنے نہ سُنے۔ کوئی مانے نہ مانے، کوئی ملے نہ ملے۔ کوئی رَسے نہ رَسے۔ میں نے اسے اب کسی بھی حال میں کبھی ترک نہیں کرنا۔ ہمیشہ کرنا ہے۔ اور سدا جاری رکھنا ہے۔ حتےٰ کہ موت سے ہمکنار ہوں

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

تیرے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کا یہ مرکز اور یہ سلسلہ قیامت تک قائم اور جاری رہے۔ دن بہ دن بڑھے۔ کبھی کم نہ ہو۔ اور کبھی ختم نہ ہو!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

اور کوئی بھی شیطان اور کسی بھی انداز میں کبھی اس میں ہرگز نہ کُودے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ! یَا ذَا الجلال والاکرام! آمین!

یا اللہ! یا رحمٰن! یا رحیم! یا حیّ یا قیّوم! یا ذَا الجلالِ والاکرام! میں تیری عزت و عظمت والی بارگاہ ربّ ذوالاجلال والاکرام میں دعا کرتا ہوں، کہ میری یہ جان تیرے لئے تیری راہ میں نکلے۔ یا حیُّ یا قیّوم! اور میری میّت بھی تیری راہ میں چلے! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ! آمین!

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ! آمین!

marfat.com

ربّنا تقبّل منّا انّك انت السّميع العليم۔ سبحان ربّك
ربّ العزّة عمّا یصفون ط و سلامٌ علی المرسلین ء والحمد للّٰہ
ربّ العلمین ط امین: و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للّٰہ ربّ العٰلمین ط
والصّلوٰۃ والسّلام علیٰ رسولہ الکریم! امین!

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن پہ ہاتھ رکھ کر فرمایا"۔ دنیا میں یوں رہو، گویا تم ایک پردیسی ہو۔ یا ایک مسافر ہو۔ جو کسی راستہ سے گذر رہے ہو۔ اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کرو"۔
نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔
عمرؓ! جب تم صبح کو اٹھو، تو تم اپنے دل سے شام کی باتیں مت کرو۔ اور جب شام تک زندہ رہو، تو اپنے دل کو صبح کی خبر مت دو۔ بیمار ہونے سے پہلے پہلے اپنی صحت میں سے کچھ لے لو۔ اور مرنے سے پہلے (پہلے) اپنی زندگی سے کچھ لے لو کیونکہ اے عبداللہ! تمھیں معلوم نہیں کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا۔ (تم زندہ رہو گے یا مردہ ہو جاؤ گے) (ترمذی شریف جلد دوم صفحہ ۱۴ شمارہ ۱۹۵)

marfat.com

جنگل کی خاموش و لیکن پر کیف فضاؤں میں ——

ایک فقیر کا ایک تاریخی وعدہ

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یا حیّ یا قیّوم! یا ذا الجلال والاکرام! ——
میں عاجز و مسکین گنہگار و خطاکار تیری عزت و عظمت والی بارگاہ رب ذوالجلال والاکرام میں تیری دی ہوئی یہ جان، یہ زندگی، اور ہر شے جس کا بھی تو نے مجھے مالک بنایا ہے۔ تیرے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے وقف و قربان کرتا ہوں۔ اور وعدہ کرتا ہوں۔ کہ امساعتِ سعید تا موت تیری دنیا میں ایک مسافر کی طرح رہونگا۔ اور مسافر کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا۔ مگر پہنا ہوا لباس۔ اور ضروریات کی ایک چھوٹی سی بقچی۔ جسے کہ وہ آسانی سے اپنے ہمراہ اٹھا سکے۔ اس سے زیادہ کوئی مسافر کوئی سامان اپنے پاس اور اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔ اور اپنے تئیں ان مُردوں میں شمار کروں گا۔ جو قبروں میں ہیں۔ اور مُردے کی کوئی بھی تمنا نہیں ہوتی، مگر یہ کہ، تو اسے دوبارہ زندگی بخشے، اور وہ دنیا میں جا کر تیری عبادت کرے!

یا حیّ یا قیّوم! یا ذا الجلال والاکرام!

marfat.com

تیرے کرم سے تیری دنیا کی کوئی بھی چیز اور کوئی بھی منصب ان نظروں میں تیری قسم! کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اور نہ ہی تیرے سوا کسی اور شے کی اس دل میں کوئی طلب باقی ہے!

یاحیُّ یاقیّومُ!

تیرے کرم سے تیری دنیا کی کوئی بھی چیز اب ان نظروں میں ہرگز جچ نہیں سکتی۔ اگرچہ کیسی ہی دلکش کیوں نہ ہو۔ تیرے سوا تیری قسم — تیرا یہ فقیر تیری دنیا کی کسی بھی چیز کی طرف ہرگز متوجہ نہیں۔

یاحیُّ یاقیّومُ!

اور یہ سب تیری ہی عنایت ہے! — یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط

میں تیری اس عنایت کا کسی بھی طرح شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اگرچہ قیامت تک شکر کرتا رہوں! یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی

کوئی کچھ کہے، تیری توفیق کے بغیر کوئی بندہ کچھ بھی کرنے پہ کوئی قدرت نہیں رکھتا۔ ہر بندہ ہر حال میں تیرے حکم کا محکوم، اور تیری توفیق کا محتاج ہے، یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! جب تک تیری طرف سے کسی کو کسی کام کی توفیق عنایت نہیں ہوتی، کوئی بندہ دین کا کوئی کام نہیں

marfat.com

کر سکتا۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! ہر بندہ ہر بات میں تیری توفیق کا محتاج ہے!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

ہمارا کام

اللہ کے بندوں کو اللہ کے دینِ اسلام کے احکام سکھلانا ہے۔ اور کسی نہ کسی حکمت سے ہر کسی کو ہر طرف سے موڑ کر دین کی طرف لانا ہے! کوئی کچھ کہے — ہم نے کسی کو بھی کچھ نہیں کہنا۔ اور تحسین و تنقید سے بے نیاز ہو کر چلنا ہے۔ یاحَیُّ یاقیوم! اور تو اس پر ہمیں استقامت عنایت فرما! اَبَدًا اَبَدًا یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ! اٰمین اٰمین اٰمین!

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

○

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِیْھِمَا کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ الصِّحَّۃُ وَالْفَرَاغُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دو نعمتیں ہیں۔ جنکے معاملہ میں بہت سے لوگ ٹوٹے میں پڑے ہیں (یعنی کما حقہٗ لوگ قدر نہیں کرتے) وہ

marfat.com

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

صحت اور فراغت ہیں (بخاری)

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کو یہ فرماتے سُنا ہے۔ اللہ کی قسم! آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی مثال ایسی ہے جیسا کوئی شخص دریا میں انگلی ڈالے اور پھر دیکھے۔ کہ انگلی کیا چیز لیکر واپس آئی ہے (یعنی پانی کا کتنا حصہ انگلی کے ساتھ آتا ہے (مسلم)

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے ایک مردہ بچے کے قریب سے گذرے، جس کے چھوٹے کان تھے۔ یہ کان کٹے ہوئے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا۔ تم میں سے کون اس بچہ

marfat.com

اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

کو ایک درہم میں لینا پسند کرتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا۔ ہم اس کو کسی چیز کے بدلہ میں لینا نہیں چاہتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اللہ کی، یہ دنیا اللہ سبحانہٗ کے نزدیک اس سے بھی ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ (بکری کا مردہ) بچہ ذلیل ہے۔ (مسلمؒ)

○

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے۔ اور کافر کی جنت (مسلمؒ)

○

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ہلاک ہو اور برباد ہو دینار اور چادر کا بندہ اس کو

marfat.com

وَعَبْدُ الْخَمِيْصَةِ إِنْ
أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ
يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ
وَإِذَا شِيْكَ فَلَا انْتَقَشَ
طُوْبٰى لِعَبْدٍ اٰخِذٍ بِعِنَانِ
فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
أَشْعَثَ رَأْسُهٗ مُغْبَرَّةً
قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي
الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي
الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي
السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ
إِنِ اسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ
لَهٗ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

یہ چیزیں دی جائیں۔ تو وہ خوش
اور راضی ہے۔ اور نہ دی جائیں
تو ناخوش۔ ہلاک ہو یہ بندہ اور
سرنگوں و ذلیل ہو۔ اور جب اس
کے پاؤں میں کانٹا لگ جائے
تو کوئی اس کو نہ نکالے اور خوشخبری
ہے اس بندہ کو، جو اللہ کی راہ میں
لڑنے کے لئے اپنے گھوڑے کی
باگ پکڑے کھڑا ہے۔ اس کے بال
پریشان ہیں۔ اور قدم غبار آلود
ہیں۔ اگر اس کو لشکر کی نگہبانی پر
مقرر کیا جاتا ہے۔ پوری نگہبانی
کرتا ہے۔ اور اگر لشکر کے پیچھے
رکھا جاتا ہے۔ پوری اطاعت سے
لشکر کے پیچھے رہتا ہے۔ وہ اگر
لوگوں کی محفلوں میں شرکت کی اجازت
چاہتا ہے۔ تو اس کو اجازت نہیں
دی جاتی۔ (اس لئے کہ وہ دنیادی
شان و شوکت نہیں رکھتا) اور کسی کی

marfat.com

سفارش کرتا ہے۔ تو اس کی سفارش
قبول نہیں کی جاتی (اس لئے۔ کہ
لوگوں کی نظروں میں وہ حقیر و
ذلیل ہے) (بخاریؒ)

○

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ
لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ
وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ
تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا
بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ
قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا
تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ
كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اللہ
کی قسم! میں تمہارے فقر و افلاس
سے نہیں ڈرتا۔ بلکہ اس سے ڈرتا
ہوں۔ کہ دنیا تم پر کشادہ کی جائیگی
جس طرح ان لوگوں پر کشادہ کی گئی
تھی۔ جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔
پھر تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے
(یعنی دنیا کی لذتوں میں گرفتار ہو جاؤ گے)
جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے
رغبت کی۔ اور یہ دنیا تم کو ہلاک
کر دے گی۔ جس طرح ان کو ہلاک کیا۔
(بخاریؒ و مسلمؒ)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ کَفَافًا (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ اے اللہ! تو محمدؐ کی آل (اہلبیت و ذریات) کو صرف اتنا رزق عطا کر، جو اس کی جان کو بچائے۔ اور بدن کی قوت کو قائم رکھے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ صرف اتنا رزق عطا فرما، جو اس کی زندگی کو باقی رکھنے کے لئے کافی ہو۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

○

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِیْ مَالِیْ وَاِنَّ مَالَہٗ مِنْ مَالِہٖ ثَلٰثٌ مَا اَکَلَ فَاَفْنٰی اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰی اَوْ اَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِکَ فَھُوَ ذَاھِبٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے۔ (یعنی اپنے مال پر فخر کرتا رہتا ہے) اور حقیقت یہ ہے۔ کہ اس کے مال میں سے جو کچھ اس کا ہے۔ وہ صرف تین چیزیں ہیں۔ ایک تو وہ جو کھائی اور ختم کر دی، دوسرے

marfat.com

وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

وہ جو پہنی اور پھاڑ ڈالی، تیسرے وہ جو اللہ کی راہ میں دی اور آخرت کے لئے ذخیرہ کی. ان تینوں چیزوں کے سوا جو کچھ ہے۔ اس سب کو وہ لوگوں کے لئے چھوڑ کر چلا جانے والا ہے۔ (مسلمؒ)

○

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ
(مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں۔ اور دو واپس چلی آتی ہیں۔ اور ایک اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ گھر کے لوگ اور مال اس کے ساتھ جاتے اور اس کو تنہا چھوڑ کر واپس آجاتے ہیں۔ اور اس کا عمل اس کے ساتھ جاتا ہے۔ اسی کے ساتھ رہتا ہے (بخاریؒ و مسلمؒ)

○

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ
اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ
قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا
اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ
اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ
قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا
قَدَّمَ وَ مَالُ وَارِثِهٖ
مَا اَخَّرَ
(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ تم میں سے کون شخص ہے۔ جس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال عزیز ہو (یعنی کون ایسا شخص ہے۔ جو اس کو پسند کرے کہ اس کا مال اس کے لئے نہ ہو۔ اس کے وارثوں کے لئے ہو) صحابہؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جو اپنے مال سے زیادہ وارث کے مال کو پسند کرتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا مال وہ ہے جو اس نے آگے بھیج دیا۔ (یعنی خیرات وصدقات کے ذریعہ) اور وارث کا مال وہ ہے۔ جو اس نے اپنے مرنے کے بعد چھوڑا۔ (اور واقعہ یہ ہے۔ کہ لوگ اپنے پیچھے چھوڑ جانے والے مال کو جو وارثوں کا ہوتا ہے۔ زیادہ پسند کرتے اور عزیز رکھتے ہیں) (بخاریؒ)

marfat.com

عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَقْرَأُ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ قَالَ یَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِیْ مَالِیْ قَالَ وَهَلْ لَکَ یَا بْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَکَلْتَ فَاَفْنَیْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَیْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَیْتَ

(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

حضرت مطرفؓ اپنے والدؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ اسوقت اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھ رہے تھے (جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ اے لوگو! تم اپنے مال کی زیادتی پر باہم فخر کرنے کے سبب آخرت کے خیال سے بے پرواہ ہو گئے ہو۔ یعنی مال کی زیادتی پر فخر کرنے کی وجہ سے تمہارے قلوب میں اندیشۂ آخرت باقی نہیں رہا ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آدمؑ کا بیٹا (یعنی انسان) میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ آدمؑ کے بیٹے! تیرے مال میں سے تجھ کو کچھ نہیں ملتا۔ مگر صرف اتنا، جتنا کہ تو نے کھایا اور خراب کر دیا، پہنا اور پھاڑ ڈالا۔ اور خیرات دیا اور آخرت کیلئے ذخیرہ کیا (مسلمؒ)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْغِنٰی عَنْ کَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰکِنَّ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ

مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غنا (دولت مندی) اسباب وسامان کی زیادتی پر نہیں ہے بلکہ (حقیقی) غنا دل کی دولتمندی سے ہے۔ (یعنی دل غنی ہونا چاہیئے مال ہو، یا نہ ہو (بخاریؒ و مسلمؒ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ یَاْخُذُ عَنِّیْ هٰٓؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ فَیَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ یُعَلِّمُ مَنْ یَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِیَدِیْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کون ہے جو مجھ سے ان احکام کو لے جائے اور ان پر عمل کرے۔ یا اس شخص کو سکھائے، جو اس پر عمل کرے میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور (اس طرح) پانچ باتیں گنوائیں۔

marfat.com

اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ
وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ
مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ
مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ
فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ
الْقَلْبَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

یعنی فرمایا۔ (۱) ان چیزوں سے اپنے آپ کو بچا۔ جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ اگر تو ان سے بچے گا۔ تو تیرا شمار بہترین عبادت گذار لوگوں میں ہوگا۔ (۲) جو چیز اللہ نے تیری قسمت میں لکھ دی ہے اس پر راضی اور شاکر رہ۔ اگر تو ایسا کرے گا۔ تو دنیا کے غنی ترین لوگوں میں تیرا شمار ہوگا۔ (۳) اپنے ہمسایہ سے اچھا سلوک کر۔ اگر تو ایسا کرے گا تو مومن کامل ہوگا (۴) جو چیز تو اپنے لئے پسند کرتا ہے دوسروں کے لئے بھی پسند کر۔ اگر ایسا ہوگا تو کامل مسلمان ہوگا (۵) اور زیادہ نہ ہنس۔ اس لئے۔ کہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ بنا دیتا ہے۔
(احمدؒ / ترمذیؒ)

○

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔

marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَ اِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ)

کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ آدمؑ کے بیٹے۔ میری عبادت کے لئے تو اپنے دل کو اچھی طرح مطمئن اور فارغ کر لے۔ میں تیرے دل میں غنا (بے پروائی) بھر دوں گا۔ اور فقر و احتیاج کے سوراخوں کو بند کر دوں گا۔ اگر تو ایسا نہ کرے گا۔ تو میں تیرے ہاتھوں کو (دنیا کے) مشاغل سے بھر دوں گا۔ اور تیرے فقر و افلاس کے سوراخوں کو بھی نہ بند کر دوں گا۔ (احمدؒ/ابن ماجہؒ)

عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سُقْمِكَ

حضرت عمرو بن میمون اودی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہوئے فرمایا۔ پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت شمار کرو (۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو، (۲) بیماری سے پہلے صحت کو (۳)

marfat.com

وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا)

افلاس سے پہلے خوشحالی کو (۴) مشاغل سے پہلے فراغت کو (۵) موت سے پہلے زندگی کو (ترمذیؒ)

عَنْ اَبُوْهُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَافِيْهَا اِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ اَوْ مُتَعَلِّمٌ

(ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ خبردار! دنیا ملعون ہے اور جو چیز دنیا کے اندر ہے۔ وہ بھی ملعون ہے۔ مگر ذکر الٰہی، اور وہ چیز جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور متعلم (علم حاصل کرنیوالا)

(ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَاسَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اگر دنیا اللہ کی نظر میں مچھر کے پر کے برابر بھی وقعت رکھتی، تو وہ اس میں سے کافر کو ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا

marfat.com

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

(ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّیْنَارِ وَ لُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لعنت کی گئی ہے درہم و دینار کے بندہ پر

(ترمذیؒ)

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِیْ سِرْبِهٖ مُعَافًا فِیْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ یَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِیْزَتْ لَهُ الدُّنْیَا بِحَذَافِیْرِهَا (رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عبیداللہ بن محصنؓ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو شخص اس حال میں صبح کرے۔ کہ اپنی جان کی طرف سے بیخوف ہو۔ بدن تندرست ہو۔ (یعنی صحت اچھی ہو) ایک دن کے کھانے کا سامان اس کے پاس ہو تو گویا اس کیلئے دنیا کی نعمتیں جمع کر دیگئی ہیں۔ اور ساری دنیا اس کو دے دی گئی ہے (ترمذیؒ)

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْكَ مِنْ جَمِیْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت ابی ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ مجھ کو وصیت کرتے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال دنیا میں سے تیرے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں سوار ہونے کے لئے ایک سواری کافی ہے۔
(احمد)

عَنْ عُثْمَانَ اَلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِاِبْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی هٰذِهِ الْخِصَالِ بَیْتٌ یَسْکُنُهٗ وَ ثَوْبٌ یُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَ الْمَآءِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ ان چیزوں کے سوا آدم کے بیٹے کا کسی چیز پر کوئی حق نہیں ہے (۱) رہنے کے لئے مکان (۲) تن ڈھانپنے کو کپڑا (۳) خشک روٹی (۴) اور پانی
(ترمذیؒ)

marfat.com

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَ أَحَبَّنِيَ النَّاسُ قَالَ ازْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی ایسا عمل بتلایئے کہ میں جب اس کو کروں۔ تو اللہ اور اللہ کے بندے مجھ سے محبت کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا کی طرف رغبت نہ کر۔ اللہ تجھ سے محبت کرے گا۔ اور اس چیز کی خواہش نہ کر، جو لوگوں کے پاس ہے (یعنی جاہ و دولت) لوگ تجھ سے محبت کریں گے (ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰى حَصِيْرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِيْ جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بوریئے پر سوئے۔ سو کر اٹھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر پر بوریئے کے نشان تھے۔ ابن مسعودؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

marfat.com

اللّٰهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَ الدُّنْيَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ)

وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم دے دیتے۔ تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرش بچھا دیتے اور کپڑے بنا دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ کو دنیا سے کیا مطلب؟ میری اور دنیا کی مثال ایسی ہے۔ جیسا کہ کوئی سوار کسی درخت کے نیچے کھڑا ہو کر سایہ سے فائدہ اٹھالے۔ اور پھر چل دے۔ اور درخت کو اپنی جگہ چھوڑ جائے۔

(احمدؒ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَغْبَطُ اَوْلِيَائِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَ اَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے نزدیک میرے دوستوں میں قابلِ رشک وہ مومن ہے۔ جو نہایت سبک ہو۔ دنیا کے مال اور خیال سے اور خوش نصیب ہو نماز کے اعتبار سے (یعنی

marfat.com

عَامِضًا فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا فَصَبَرَ عَلَىٰ ذٰلِكَ ثُمَّ قَبَضَ بِيَدِهِ فَقَالَ عُجِّلَتْ مُنِيَّتُهُ قَلَّتْ بَوَاكِيهِ قَلَّ تُرَاثُهُ

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اپنے پروردگار کی عبادت خوبی کے ساتھ کرتا ہو) اور مخفی طریقہ پر طاعتِ الٰہی میں مشغول ہو۔ لوگوں میں گمنام ہو۔ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے۔ اس کی روزی صرف کفایت کے درجہ کی ہو۔ اسی پر وہ صابر اور قانع ہو۔ یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹکی بجائی اور پھر فرمایا۔ جلدی کی گئی اس کی موت ہیں۔ کم ہے اس کی رونے والی عورتیں۔ اور حقیر ہے میراث اس کی۔

(احمدؒ / ترمذیؒ / ابن ماجہؒ)

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّي لِيَجْعَلَ لِي بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے اس بات کو پیش کیا۔ کہ وہ میرے لئے مکہ کے سنگریزوں کو سونا بنا دے۔ میں

marfat.com

اَشْبَعُ يَوْمًا وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا اَجُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

نے عرض کیا، نہیں اے میرے پروردگار میں تو یہ چاہتا ہوں۔ کہ ایک روز پیٹ بھر کر کھاؤں۔ اور ایک روز بھوکا رہوں۔ جب میں بھوکا رہوں تیری طرف عاجزی و زاری کروں، اور تجھ کو یاد کروں۔ اور جب پیٹ بھر کر کھاؤں، تیری تعریف اور تیرا شکر کروں۔ (احمد/ترمذی)

○

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہیں بھرا۔ (جبکہ پیٹ کو خوب بھرا جائے، اور اس سے دینی و دنیاوی خرابیاں پیدا ہوں) آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں۔ جو اس کی کمر کو سیدھا رکھیں۔ اور اگر پیٹ بھرنا ہی ضروری ہو۔ تو چاہیئے۔ کہ پیٹ کے تین

marfat.com

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ

حصے کرے۔ ایک حصے میں کھانا۔
دوسرے حصہ میں پانی۔ اور تیسرا حصہ
سانس (کی آمد و رفت) کیلئے۔
ترمذیؒ / ابن ماجہؒ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ
فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ
فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا
فِي الدُّنْيَا
(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ایک شخص کو ڈکار لیتے سنا۔ تو فرمایا
اپنی ڈکار کو کوتاہ اور مختصر کر (یعنی
ڈکار نہ لے۔) اس لئے کہ قیامت
کے دن بڑی بھوک رکھنے والا
وہ شخص ہوگا۔ جو دنیا میں خوب
پیٹ بھر کر کھاتا ہے۔
(شرح السنۃ / ترمذیؒ)

عَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ

حضرت کعب بن عیاض رضی اللہ عنہ
کہتے ہیں۔ میں نے حضور اقدس
صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا
ہے۔ کہ ہر قوم اور ہر امت کے

marfat.com

فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيَ الْمَالُ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

لئے ایک فتنہ ہے۔ (یعنی ہر قوم اللہ کی طرف سے کسی چیز کے فتنہ میں ڈال کر آزمائی جاتی ہے) اور میری امت کا فتنہ (یعنی اللہ کی آزمائش) مال ہے (ترمذیؒ)

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ آدم کا بیٹا قیامت کے دن (اس طرح) لایا جائے گا گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے۔ پھر اس کو اللہ کے رُوبرو کھڑا کیا جائیگا۔ اللہ تعالےٰ اس سے فرمائے گا۔ میں نے تجھ کو زندگی عطا کی تھی۔ میں نے تجھ کو لونڈی غلام اور مال دولت دیا تھا۔ اور میں نے تجھ پر انعام کیا تھا۔ (یعنی کتاب اور اپنے رسولؐ تیری ہدایت کے لئے بھیجے تھے) تو نے کیا کام کیا۔ آدمی کہے گا۔

marfat.com

وَتَرَكْتُهُ اَكْثَرَ مَا كَانَ
فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ
فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا
فَيَمْضِيْ بِهٖ اِلَى النَّارِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اے پروردگار! میں نے مال کو جمع کیا۔ اس کو تجارت وغیرہ سے بڑھایا اور اس سے زیادہ دنیا میں اس کو چھوڑ کر آیا۔ جتنا کہ وہ تھا۔ مجھ کو دنیا میں پھر بھیج دے۔ کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں (یعنی دنیا میں جا کر اس کو خیرات کر دوں) پھر اللہ تعالےٰ پوچھے گا کہ جو مال کہ تو نے آگے بھیج دیا ہے (یعنی آخرت کے لئے) اس کو دکھلا وہ جواب میں کہے گا۔ اے پروردگار میں نے مال کو جمع کیا۔ بڑھایا اور اس سے زیادہ تعداد میں دنیا کے اندر چھوڑ کر آیا۔ جتنا کہ وہ تھا۔ تو مجھ کو دنیا میں بھیج دے۔ کہ میں اپنے سارے مال کو تیرے پاس لے آؤں۔ آخر وہ ایسا بندہ ثابت ہوگا جس نے آخرت میں کچھ ذخیرہ نہ کیا ہوگا اور اسکو دوزخ کی طرف لیجایا جائیگا (ترمذی)

marfat.com

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن آدمی کے پاؤں جنبش میں نہ آئیں گے۔ جب تک اس سے یہ پانچ باتیں دریافت نہ کر لی جائیں گی۔ اس سے پوچھا جائے گا۔ کہ اپنی عمر کو اس نے کس کام میں صرف کیا۔ اپنی جوانی کس کام میں ختم کی۔ مال کیونکر کمایا۔ اور کیونکر خرچ کیا اور جو علم حاصل کیا تھا۔ اس کے موافق کیا عمل کیا (ترمذیؒ)

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھ کو وحی کے ذریعہ یہ حکم نہیں دیا گیا۔ کہ میں مال کو جمع

marfat.com

التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِنَ السّٰجِدِيْنَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ

(رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ)

کروں یا تجارت کروں۔ بلکہ یہ وحی کی گئی ہے۔ کہ تو اپنے پروردگار کی حمد کی تسبیح کر۔ سجدہ کرنے والوں میں ہو۔ اور اپنے پروردگار کی عبادت کر۔ یہاں تک کہ تجھ کو موت آئے۔

شرح السنۃ

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَيْرَ خَزَآئِنُ لِتِلْكَ الْخَزَآئِنِ مَفَاتِيْحُ فَطُوْبٰى لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ وَوَيْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَيْرِ (رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ یہ خیر یعنی مال کثیر (گویا) خزانے ہیں اور ان خزانوں کی کنجیاں ہیں۔ پس اس بندے کو خوشخبری ہو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کے کھولنے اور شر کو بند کرنے کی کنجی بنایا ہے اور اس بندہ کو ہلاکت ہو۔ جس کو اللہ نے شر کو کھولنے اور خیر کو

marfat.com

بند کرنے کی کنجی بنایا ہے (ابن ماجہ)

عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دنیا اس شخص کا گھر ہے۔ جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور مال اس شخص کا ہے۔ جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور مال وہی شخص جمع کرتا ہے۔ جس میں عقل نہیں (احمدؒ/بیہقیؒ)

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَآءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَآءَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خطبہ میں یہ فرماتے سُنا ہے۔ شراب پینا گناہ کا مجموعہ اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ اور دنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے حذیفہؓ کا بیان ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

marfat.com

حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ
رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَ رَوَى
الْبَيْهَقِيُّ مِنْهُ فِيْ شُعَبِ
الْاِيْمَانِ - عَنِ الْحَسَنِ
مُرْسَلاً حُبُّ الدُّنْيَا رَاْسُ
كُلِّ خَطِيْئَةٍ

سُنا ہے۔ پیچھے ڈالو عورتوں کو جیسا
کہ اللہ نے ان کو پیچھے ڈالا ہے (یعنی
قرآن کریم میں ان کا ذکر مردوں کے بعد
کیا ہے) (رزینؒ) شعب الایمان میں
بیہقیؒ نے حضرت حسنؓ سے مرسلاً
روایت کیا ہے"۔ کہ دنیا کی محبت تمام
گناہوں کی جڑ ہے"۔

○

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ
الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ
الْاٰخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ
وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ
فَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ
وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ
الدُّنْيَا فَاِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ
وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ
وَلَا عَمَلَ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ
فرماتے ہیں۔ کہ دنیا کوچ کئے ہوئے
پشت اِدھر کئے ہوئے چلی جارہی
ہے۔ اور آخرت منہ اِدھر کئے
ہوئے چلی آرہی ہے۔ اور ان میں
سے ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ تم
آخرت کے بیٹے بنو۔ اور دنیا کے
بیٹوں میں سے نہ ہو۔ آج عمل کا
دن ہے۔ اور کوئی حساب نہیں اور
کل حساب کا دن ہے، عمل کا نہیں،
(بخاریؒ)

marfat.com

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَّا وَبِجَنْبَتَیْھَا مَلَکَانِ یُنَادِیَانِ یُسْمِعَانِ الْخَلَائِقَ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوْا اِلٰی رَبِّکُمْ مَا قَلَّ وَکَفٰی خَیْرٌ مِّمَّا کَثُرَ وَاَلْھٰی رَوَاھُمَا اَبُوْنُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ہوتے ہیں۔ جو پکارتے اور مخلوقات کو سناتے ہیں۔ ان کے پکارنے کی آواز کو ساری مخلوق سنتی ہے۔ مگر جن اور انسان نہیں سنتے، وہ یہ اعلان کرتے ہیں۔ کہ لوگو! اپنے پروردگار کے حکم کی طرف رجوع کرو اور اس بات کو جان لو۔ کہ جو مال کم ہو۔ اور کافی ہو۔ وہ اس مال سے بہتر ہے۔ جو زیادہ ہو۔ اور لہو ولعب میں ڈالے۔ یعنی اللہ کی عبادت سے باز رکھے (ابو نعیمؒ)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ یَبْلُغُ بِہٖ قَالَ اِذَا مَاتَ الْمَیِّتُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ اور اس حدیث کو جناب رسول اللہ

marfat.com

قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ مَاقَدَّمَ وَقَالَ بَنُوْ اٰدَمَ مَاخَلَّفَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں۔ کہ جب آدمی مرتا ہے۔ تو فرشتے پوچھتے ہیں (اس نے) آخرت کے لئے کیا بھیجا؟ اور آدمی یہ کہتے ہیں۔ کہ (اس نے) کیا چھوڑا؟ (بیہقیؒ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ چار باتیں ہیں اگر وہ تجھ میں پائی جائیں۔ تو دنیا کے فوت ہونے کا پھر کوئی غم نہیں ہے ایک تو امانت کی حفاظت کرنا۔ دوسرے سچی بات کہنا۔ تیسرا اخلاق کا اچھا ہونا چوتھے کھانے میں احتیاط و پرہیزگاری (احمدؒ / بیہقیؒ)

عَنْ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قِيْلَ لِلُقْمَانِ الْحَكِيْمِ

حضرت امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ حضرت لقمان

marfat.com

مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفُضُلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَآءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ مَالَا يَعْنِيْنِيْ (رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا)

حکیم سے یہ پوچھا گیا۔ کہ جس مرتبہ پہ ہم تم کو دیکھ رہے ہیں۔ کس چیز نے تم کو اس پر پہنچایا۔ (یعنی تم میں یہ خوبیاں کیونکر پیدا ہوئیں) حضرت لقمان نے کہا۔ زبان کی سچائی نے (یعنی سچ بولنے نے) اور امانت نے اور فضول و بے فائدہ چیزوں کے ترک کر دینے نے (مؤطا)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِيْئُ الْاَعْمَالُ فَتَجِيْئُ الصَّلٰوةُ فَتَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّلٰوةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ فَتَجِيْئُ الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنَا الصَّدَقَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْئُ الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اعمال آئیں گے۔ (یعنی اللہ تعالےٰ کے حضور میں) پس آئیگی نماز (سب سے پہلے) اور کہے گی۔ اے پروردگار! میں نماز ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تو بھلائی پر ہے۔ پھر روزے آئیں گے۔ اور کہیں گے۔ اے رب! ہم روزے ہیں۔ اللہ کہے گا۔ تم بھلائی پر ہو۔ پھر اور

marfat.com

يَا رَبِّ اَنَا الصِّيَامُ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْئُ الْاَعْمَالُ عَلٰى ذٰلِكَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ ثُمَّ يَجِيْئُ الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ اَنَا الْاِسْلَامُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ بِكَ الْيَوْمَ اٰخُذُ وَ بِكَ اُعْطِيْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كِتَابِهٖ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

اعمال آئیں گے۔ (یعنی حج زکوٰۃ جہاد وغیرہ) اور اسی طرح اپنے آپ کو بتائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جواب میں کہے گا۔ تم بھلائی پر ہو۔ اور پھر اسلام آئے گا۔ اور کہے گا۔ اے پروردگار! تیرا سلام نام ہے اور میں اسلام ہوں۔ اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ تو البتہ بھلائی پر ہے تیری ہی وجہ سے آج میں مواخذہ کرونگا اور تیرے ہی سبب دوں گا (یعنی مُواخذہ کروں گا عذاب کے ساتھ اور عطا کروں گا ثواب) چنانچہ اللہ تعالےٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا ..... الْخَاسِرِيْنَ۔ (یعنی جو شخص اسلام کے سوا کسی دین کو طلب کرے۔ اس سے وہ دین ہرگز قبول نہ کیا جائیگا۔ اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں سے ہے) (احمدؒ)

marfat.com

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ طَيْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ اِذَا مَا اَيْتُهُ ذَكَّرَنِي الدُّنْيَا (رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ ہمارے ہاں ایک پردہ تھا۔ جس پر پرندوں کی تصویریں تھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھ کر) فرمایا۔ عائشہؓ! اس کو بدل دو۔ اس لئے۔ کہ جب میں اس کو دیکھتا ہوں۔ دنیا یاد آجاتی ہے (احمدؒ)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلبیت نے کبھی دو روز مسلسل جَو کی روٹی سے پیٹ نہیں بھرا۔ یہاں تک کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی (بخاریؒ و مسلمؒ)

عَنْ سَعِيْدِنِ الْمَقْبُرِيِّ

حضرت سعید بن مقبری حضرت ابی

marfat.com

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ شَاةٌ مَصْلِیَّةٌ فَدَعُوْهُ فَاَبٰی اَنْ یَّاْکُلَ وَقَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الدُّنْیَا وَلَمْ یَشْبَعْ مِنْ خُبْزِ الشَّعِیْرِ (رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ)

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے قریب سے گذرے جس کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ حضرت ابوہریرہؓ کو لوگوں نے بلایا۔ انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے۔ اور کبھی جَو کی روٹی سے پیٹ نہ بھرا (بخاریؒ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ (مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ انْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے۔ جو اس سے زیادہ مالدار اور شکیل ہو۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ وہ اس شخص پر بھی نظر ڈالے۔ جو اس سے کمتر درجہ کا ہے۔ (بخاریؒ و مسلمؒ) اور مسلمؒ کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔ کہ اس شخص کو دیکھو،

marfat.com

مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰى
مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ
اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
(مسلم)

جو تم سے کمتر درجہ کا ہے۔ اور اس شخص کی طرف نہ دیکھو جو مرتبہ میں تم سے زیادہ ہے۔ اور ایسا کرنا تمھارے لئے ضروری ہے۔ تاکہ تم اس نعمت کو، جو اللہ نے تم کو دی ہے، حقیر نہ جانو۔ (مسلم)

○

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ
الْفُقَرَآءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ
الْاَغْنِيَآءِ بِخَمْسِ مِائَةِ
عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، فقراء جنت میں دولتمندوں سے پانچسو برس پہلے داخل ہوں گے جو قیامت کا آدھا دن ہے
(ترمذی)

○

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ
اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے۔ اس کو

marfat.com

كَمَا يَظِلُّ اَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَآءُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ)

دنیا سے (اسطرح) بچاتا ہے جسطرح تم میں سے کوئی اپنے بیمار کو پانی سے بچاتا ہے۔ (احمدؒ / ترمذیؒ)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِیْ خَلِیْلِیْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِیْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنَ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ دُوْنِیْ وَلَا اُنْظُرَ اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقِیْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاَنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَسْئَلَ اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِیْ اَنْ لَّا اَخَافَ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خلیل (جانی دوست) نے مجھ کو سات باتوں کا حکم دیا ہے۔ حکم دیا مجھ کو یہ۔ کہ — میں مساکین سے محبت کروں۔ اور ان سے قریب رہوں۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ میں اپنے سے کم درجہ لوگوں کو دیکھوں۔ اور بالاتر لوگوں کو نہ دیکھوں اور یہ حکم دیا۔ کہ میں قرابت داروں سے ناطے بندی کو قائم رکھوں اگرچہ خود رشتہ دار ہی قرابتداری کو منقطع کردیں۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ میں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ میں سچی بات کہوں۔ اگرچہ وہ تلخ ہو۔ اور حکم دیا۔ کہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی کی ملامت

marfat.com

الْعَرْشِ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

سے نہ ڈروں۔ اور یہ حکم دیا۔ کہ میں اکثر لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتا رہوں۔ یہ تمام عادتیں اور باتیں اس خزانہ میں کمی ہیں۔ جو عرش الٰہی کے نیچے ہے (احمدؒ)

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ قَالَ اِيَّاكَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰهِ لَيْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِيْنَ
(رَوَاهُ اَحْمَدُ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان کو یمن روانہ فرمایا۔ تو یہ نصیحت فرمائی۔ اپنے آپ کو آرائش و استراحت سے بچا اس لئے۔ کہ اللہ کے بندے آرام و آسائش حاصل نہیں کرتے۔ (احمدؒ)

اِمروز سعید جمعۃ المبارک ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

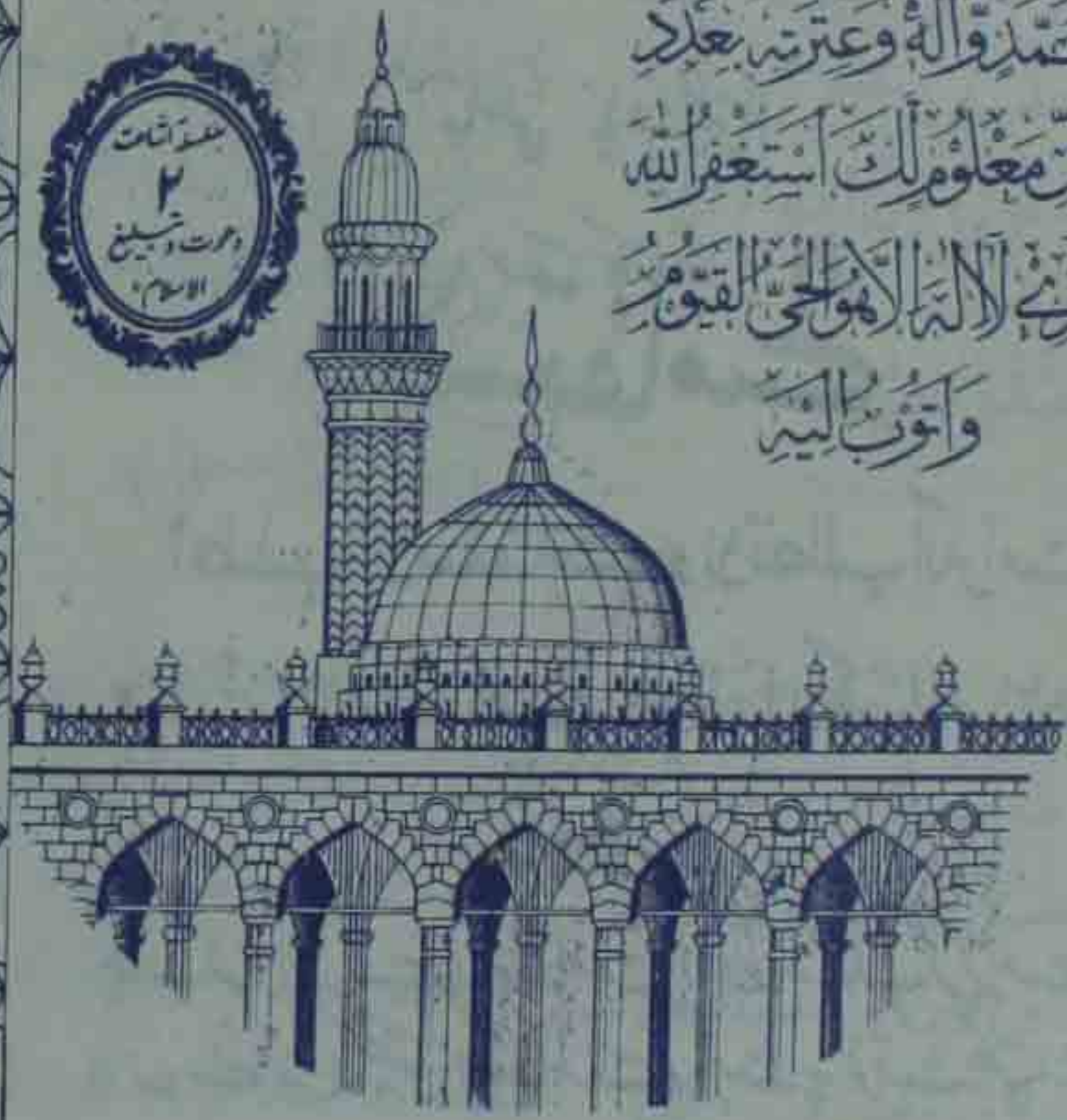

الاستقامۃ

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الثجاج الصحاح المقبول للمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحیّ یاقیّوم

الاستقامت

اطلب الاستقامت ولا تطلب الکرامت

فانّ الاستقامت فوق الکرامت

یعنی

"طلب کر (اللہ سے) استقامت، اور نہ طلب کر کرامت
(اس لئے کہ) تحقیق استقامت کرامت پہ فوقیت رکھتی ہے"

استقامت فی الاعمال سے

یہ مراد ہے ـــــ کہ کوئی بندہ کسی ایک عمل کو روزانہ اور ـــ
باقاعدہ بلا ناغہ کرے ـــ اور یہ بہترین کرامت ہے!

marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَدْوَمُہَا وَاِنْ قَلَّ

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ اللہ کے نزدیک بہترین اعمال میں سے وہ عمل ہے۔ جو ہمیشہ کیا جائے۔ اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو۔

(بخاریؒ و مسلمؒ)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا یُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا

مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اختیار کرو اعمال میں سے جتنا کہ کر سکو یعنی جتنا عمل کرنے کی ہمیشہ طاقت ہو۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ (ثواب دینے میں) ملول نہیں ہوتا۔ جب تک تم ملول نہ ہو یعنی تنگ آکر نہ چھوڑ دو

(بخاریؒ و مسلمؒ)

marfat.com

ہر بندہ ہر عمل کو ہر روز نہیں کرتا۔ ساری دنیا میں چند گنتی کے بندے ہیں۔ جو جس عمل کو ایک بار اختیار کر لیتے ہیں۔ پھر کبھی ترک نہیں کرتے ہمیشہ کرتے ہیں۔ "حتےٰ کہ موت سے ہمکنار ہوں"۔

ایسا کرنے والے کسی ایک عمل کو اختیار کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ کبھی ڈانوا ڈول نہیں پھرتے۔ نہ ہی در بدر چکر کاٹتے ہیں۔ پھر اس ایک عمل کی، جس پہ کہ وہ استقامت حاصل کر لیتے ہیں۔ برکات شروع ہو جاتی ہیں۔

سب سے پہلی اور عمدہ یہ برکت ہوتی ہے۔ کہ وہ کوئی اور صالح عمل اختیار کر لیتے ہیں۔ اور اسی طرح اس پہ استقامت جاری رکھتے ہیں۔

عمل پہ استقامت

اس درخت کی مانند ہے۔ جو جب لگایا تھا ایک انگشت بھر تھا۔ گویا کچھ بھی نہ تھا۔ کوئی اس سے کسی بھی قسم کا استفادہ حاصل نہ کر سکتا تھا۔ اور بیس ۲۰، تیس ۳۰ سال بعد وہی درخت ماشاء اللہ کیا کیا فائدے دینے لگا۔ اس کے سایہ میں سینکڑوں آدمی آرام کرنے لگے۔ اور بے شمار جانور اس کا پھل کھانے، اور اس پہ بسیرا کرنے لگے۔ پھر اگر کسی کو لکڑی کی ضرورت پڑے۔ اس میں سے جتنی شاخیں ضرورت ہوں۔ کاٹی جا سکتی

marfat.com

ہیں۔ پتے بھیڑ بکریوں کے کھانے کے کام آتے ہیں۔ اور چھوٹی شاخیں سُکھا کر جلائی جاتی ہیں۔

غرضیکہ ایک چھوٹا سا درخت استقامت حاصل کرنے کے بعد کیا کیا فائدے دینے لگا۔ ایک آدمی ایک عمل اختیار کرتا ہے۔ چند دن یا چند مہینے کرنے کے بعد اسے ناغہ کرنے لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آہستہ آہستہ اسے ترک کر دیتا ہے۔ اور پھر چند دن چپ رہنے کے بعد کسی اور عمل کو کسی کتاب سے پڑھ کر یا کسی بندے سے پوچھ کر اختیار کر لیتا ہے۔ اسی طرح اس سے کرتا ہے۔ یعنی چند دن عمل کرنے کے بعد پھر اسے چھوڑ دیتا ہے۔ اسی طرح طبیعت پھر جوش میں آکر کسی اور عمل کو اختیار کرتی ہے۔ اور چند دن بعد اسی طرح اسے بھی ترک کر دیتا ہے۔ اور کسی عمل کا ایک بار اختیار کر کے ترک کر دینا فی الحقیقت شامتِ اعمال ہے۔ اور یہ عین حق ہے۔

ایک بار

پھر سُنیئے

نفل عبادات، جس میں ہر قسم کی عبادات شامل ہیں۔ نوافل، قرآن کریم کی تلاوت، تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر، کلمات طیبات اور دعوات صلوٰۃ شریفہ غرضیکہ ہر نفل عبادت مستحب ہے، نہ فرض ہے، نہ واجب۔

marfat.com

مستحب سے مراد اپنی مرضی پہ منحصر ہے۔ اللہ کی طرف سے فرض و واجب نہیں

لیکن

جب کسی عمل کو ایک بار اختیار کر لیا جائے۔ واجب الادا ہو جاتا ہے ۔ پھر اس کا ترک کرنا درست نہیں۔

اللہ سبحانہٗ نے فرمایا :۔

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ

اس سے میری مراد کسی پہ بھی کوئی تنقید نہیں ۔ حقیقت کی وضاحت ہے ۔ کہ کسی کو بھی اور کسی بھی عمل پہ ابدی استقامت نہیں۔ نہ شیخ کو حاصل ہے نہ طالب کو ـــــ استقامت کے میدان میں کسی کو ڈٹا نہیں دیکھا۔ اللہ سبحانہٗ ہمیں اپنے لطف و کرم سے استقامت فی الدین مرحمت فرمائیں ـــــ یاحیّ یاقیوم

اِستقامت کی ایک عملی مثال یہ ہے ۔ کہ بابا صاحب حضرت فریدالدین شکر گنج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ـــــ کہ میں ایک رات ایک جنگل میں ٹھہرا ۔ وہاں ایک بزرگ عمر رسیدہ قیام فرما رہے تھے ۔ ان کے قریب میں نے بھی اپنا مصلّٰی بچھا لیا۔ رات کو انہیں حاجت

marfat.com

ہوئی ۔ وہ باہر تشریف لے گئے ۔ پھر واپس آکر نہائے ۔ اور دو نفل پڑھے ۔ تھوڑی دیر بعد انہیں پھر حاجت ہوئی ۔ اور باہر گئے ۔ واپس آکر پھر نہائے ۔ اور دو نفل ادا کئے ۔ علیٰ ھٰذا القیاس اسی طرح ایک رات میں وہ ساٹھ مرتبہ باہر گئے، اور ساٹھ ہی مرتبہ غسل فرمایا ۔ اور ہر بار دو نفل ادا کئے ۔ اور آخری بار جب نوافل کا سلام پھیرا ۔ جاں بحق ہو گئے ـــــ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ مرحباً مرحباً مرحباً یا شیخ الرّجل، اے مردِ کامل، اے پیشوائے طریقت! جب تک تو نے اپنا کام نہیں کر لیا ۔ اللہ کو جان نہیں دی ۔ اور جب تک جان میں جان رہی ۔ اپنا کام جاری رکھا ۔ اور یہ اہم امور میں سے ہے ۔ بچّوں کا کھیل نہیں

نمونہ

ویسے تو بندہ گنہگار کسی بھی قابل نہیں ہے ۔ اسے کسی بھی عمل پہ استقامت حاصل نہیں ۔ اور مذکورہ حال گویا بندے کا اپنا ہی حال ہے ۔ استقامت کا ایک اختیاری حل یہ ہے ۔ کہ کوئی کسی کے روبرو کسی عمل کو ہمیشہ کرنے کا عہد کرے ۔ مثلاً نمونے کے طور پہ ـــــ میں اپنے عقیدتمندوں کے روبرو اقرار کروں ۔ کہ ان اعمال کو اختیار کرتا ہوں ۔ اور اللہ سے وعدہ کرتا ہوں ۔ کہ اساعت سعید تا موت انشاء اللہ تعالےٰ العزیز و ما توفیقی الّا باللہ ان اعمال پہ مہر و مہ کی طرح ثابت قدم رہوں گا ۔ اور کسی بھی عمل کو کسی بھی حال میں ہرگز ترک نہ کروں گا ۔ اور نہ ہی کبھی ناغہ کروں گا ۔ یہاں تک، کہ مرتے وقت تک اپنا ہر عمل اللہ کے فضل و کرم ـــ اور اللہ کی دی ہوئی

marfat.com

توفیق سے ہمیشہ اور باقاعدہ جاری رکھوں گا ـــ یاحیّ یاقیّوم

اور

ان اعمال کے سوا کسی اور طرف ہرگز کبھی متوجّہ نہ ہونگا ۔ اور نہ ہی کسی اور عمل کو ان اعمال پہ مقدم جانوں گا ـــ یاحیّ یاقیّوم

حاصل کلام

یہ ـــ کہ میں ان اعمال کو توکّلت علی اللہ عمر بھر کے لئے اختیار کرتا ہوں ۔ اور قول کرتا ہوں ۔ کہ انہیں ہمیشہ اور باقاعدہ جس طرح کہ جس عمل کے کرنے کی بابت لکھا ہُوا ہے ۔ کیا کروں گا ۔ کسی عمل کو کبھی ترک نہ کروں گا ۔ نہ ہی ناغہ کروں گا ۔ ہر طرف و جانب سے منہ موڑ کر میں ان اعمال کی طرف ہمہ تن دمن محو و منہمک ہوتا ہوں ۔ یاحیّ یاقیّوم

کسی کی ملاقات تیرے کسی عمل میں کبھی مخل نہ ہو ۔ اور نہ ہی کسی کی مجلس میں بیٹھ کر تیرا کوئی عمل ناغہ ہو ۔

بجائے اس کے ـــ کہ تو اپنا کوئی عمل ترک کر کے کسی کی مجلس میں بیٹھے ـــ چاہیئے ۔ کہ ہر کوئی اپنا شغل ترک کر کے تیری مجلس میں شریک ہو ۔ اور تیری مجلس تیرے عمل کی مجلس ہے ۔ تیرے عمل کا جلال ہمیشہ تنا رہے ۔ اور سدا طاری رہے ـــ یاحیّ یاقیّوم

کوئی آئے ، کوئی جائے ۔ کوئی کچھ کہے ، کوئی نہ کہے ـــ تجھے کسی سے بھی کوئی واسطہ نہ ہو ـــ مگر اللہ کے لئے ۔ اور نہ ہی کسی کے کسی معاملہ

marfat.com

سے کوئی دلچسپی ہو ۔ جو بھی تیرے پاس آوے، امیر ہو یا غریب —
عالم ہو یا جاہل، تیرا ملنا اللہ ہی کے لئے ہو۔ کسی اور مطلب سے
اور کسی کے کسی مطلب سے تجھے کوئی سروکار نہ ہو۔ یاحیّ یاقیّوم

چپّہ چپّہ دھرتی پہ پھرو۔ اور

بندے بندے سے ملو۔

ساری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ملے۔ جس نے کہ کوئی عمل باقاعدگی سے
بارہ سال کیا ہو — بارہ سال تو درکنار، سال بھر کیا ہو اِلّا مَا شَآءَ اللّٰہ
جبکہ یہ حال ہے پھر ہم اپنی ناداری کا کیونکر گلہ کر سکتے ہیں۔ اور کسی کو کیسے
اس شکوہ کا حق حاصل ہے۔ کہ اسے کسی جگہ سے کچھ نہیں ملا۔

حق بات تو یہ ہے — کہ

کسی نے کسی کی کوئی بات مانی ہی نہیں۔ نہ ہی کسی نے کسی کے امر پہ کمر
باندھی ہے۔ اِلّا مَا شَآءَ اللّٰہ کوئی کسی عمل کو اپنا کر تو دیکھے۔ اور کسی کی
بات کو مان کر تو دیکھے — اگرچہ کوئی بھی آدمی
اللہ کی رحمت کے بغیر
کچھ بھی کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔

پھر بھی

بندوں کو بہت کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور
فعل کا مختار ٹھہرایا گیا ہے

marfat.com

دلوں کی یہ پریشانی

ہمہ وقتی بے اطمینانی اور حوصلوں کی پستی، ترکِ عمل ہی کے باعث ہے۔ اس حال میں ہر کسی کی عُمر گذرا کرتی ہے۔

استقامت کا حاصل

* ـــــــــ جمعیّت
* ـــــــــ اطمینان
* ـــــــــ بے نیازی اور
* ـــــــــ سرُور

اور

ترک عمل کا

پریشانی ، ناداری اور بیماری ہے

جس عمل کو ہمیشہ جاری نہیں رکھنا۔ اسے کبھی شروع مت کریں۔ صرف اتنی ہی نفلی عبادت اختیار کیجئے۔ جتنی کہ آسانی سے اور ہمیشہ نبھائی جا سکے۔

جس عمل کو چند دن کرنے کے بعد چھوڑ دینا ہے۔ اسے کبھی شروع

marfat.com

نہ کریں۔ پہلے تن و من کو منظوم کریں۔ پھر عمل شروع کریں۔

کسی عمل کو شروع کرنے سے پہلے ——————

گنجائشِ وقت

—— اور ——

اپنی طاقت کا

پورا اندازہ کریں۔ بلا سوچے سمجھے کسی عمل کو اختیار نہ کریں۔ اور خوب یاد رکھیں، کہ کسی عمل کو ایک بار اختیار کر کے ترک کر دینے سے یہ کہیں بہتر ہے۔ کہ اسے شروع ہی نہ کریں۔ کسی عمل کو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں اختیار کرنے کی بجائے چند مرتبہ کہنے پہ اکتفا کریں۔

کیا ہی اچھا ہو۔ جو ہزار کی بجائے "سو"، اور سو کی بجائے اس سے بھی کم بار کہا جائے۔ اور جتنی مرتبہ نہایت آسانی سے کیا جائے۔ کہیں —— تاکہ بوجھ اور تردّد نہ ہو —— یاحیّ یاقیّوم

○

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ وَلَنْ یُّشَادَّ الدِّیْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دین ایک آسان چیز ہے، اور دین میں جو شخص سختی کرتا ہے۔ دین اس پر غالب آجاتا ہے۔

marfat.com

وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ
اسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَ
الرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ
الدُّلْجَةِ
رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پس میانہ روی اختیار کرو قوت کے
موافق عمل کرو۔ خوش رہو اور صبح و
شام اور کچھ رات کے حصہ میں اللہ
سے مدد طلب کرو
(بخاریؒ)

○

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ
سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی
اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَّ
ذَکَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِکَهُ
النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَلْعَةً
مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ
فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ
اِیَّاهُ
(ذَکَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ کِتَابِ
الْاَذْکَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے
ہیں۔ کہ میں نے حضور نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے
کہ جو شخص باوضو بستر پر جائے
اور اللہ کا ذکر کرتا رہے یہاں
تک کہ اس کو نیند آجائے۔ اور
جب رات کو پہلو بدلے، تو اللہ
سے دین و دنیا کی بھلائی چاہے
تو اللہ اس کو دین و دنیا کی بھلائی
عطا فرما دیتا ہے
(ذکر کیا اس کو امام نوویؒ نے کتاب الاذکار
میں ابن سنی کی روایت سے)

marfat.com

میدانِ عمل

جس کسی نے کسی عمل کو چند دن کرنے کے بعد اسے چھوڑ دینا ہے۔ ہرگز اسے شروع نہ کرے۔

یہ میدان مردوں کا اکھاڑا ہے۔ بچوں کا کھیل نہیں۔ اور اکھاڑے میں ایک بار اتر کر واپس لوٹ جانا مَردوں کا کام نہیں۔ اور نہ ہی مَردوں کی شان کے شایاں ہوتا ہے۔ یاحیّ یاقیّوم

—○—

مرد ایک بار جو قول کر لیتے ہیں۔ پورا کرتے ہیں۔ اپنے قول سے کبھی نہیں پھرتے۔ جان دے دیتے ہیں۔ لیکن قول سے نہیں پھرتے۔ یاحی یاقیوم

—○—

مرد جو وعدہ ایک بار کر لیتے ہیں۔ ایفا کرتے ہیں۔ وعدہ کیخلاف کبھی کچھ نہیں کرتے۔ یَاحیّ یَاقیّوم

—○—

مرد جس میدان میں جہاں قدم رکھ دیتے ہیں۔ پھر کبھی پیچھے نہیں ہٹتے۔ یاحیّ یاقیّوم

—○—

مرد جس میدان میں اڑ جاتے ہیں۔ ڈٹ جاتے ہیں۔ کٹ جاتے ہیں

marfat.com

پیچھے مڑنے کا خیال تک دل میں نہیں لاتے۔ یاحیّ یاقیّوم

مرد میدان چھوڑ کہ کبھی نہیں جاتے۔ میدان مردوں کی آزمائش گاہ ہے۔ اور مرد میدان کی آزمائش میں پورا اترا کرتے ہیں۔

یاحیّ یاقیّوم

مرد میدان میں کبھی نہیں ٹلتے۔ جان کی بازی لگا دیتے ہیں۔ میدان چھوڑ کر کبھی نہیں جاتے۔ یاحیّ یاقیّوم

اللہ کی پوری رحمت مردوں کے شامل حال ہوتی ہے۔ اور مرد میدان میں کبھی ناامید نہیں ہوتے۔ یاحیّ یاقیّوم

مرد جان کو ہتھیلی پہ رکھ کر میدان میں اترا کرتے ہیں۔ اور مرنے سے کبھی نہیں ڈرا کرتے۔ یاحیّ یاقیوم

مرد جس کام کا ارادہ کر لیتے ہیں۔ کر کے دکھا دیتے ہیں۔ کبھی ناکام نہیں رہتے۔ یاحیّ یاقیّوم

marfat.com

(پھر اس وقت اس حال میں) مرد کی رضا ہی اللہ کی رضا ہوتی ہے۔ یاحیّ یاقیّوم

مرد ہار کر بھی ہمت نہیں ہارا کرتے۔ اور کوئی بھی ہار مرد کو نہیں ہرا سکتی۔ یاحیّ یاقیّوم

مرد ہار کا ہار پہن کر پھر اٹھا کرتے ہیں۔ اور ابھرا کرتے ہیں۔ اپنی جدّ و جہد کبھی ترک نہیں کرتے، سدا جاری رکھتے ہیں۔ حتّٰی کہ کامیابی مردوں کے قدم چوم لیتی ہے!

یاحیّ یاقیّوم!

حصولِ استقامت کیلئے

چند اختیاری اقدامات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے اور عشاء کی نماز کے بعد بات چیت کو ناپسند فرماتے تھے۔ (ترمذیؒ)

marfat.com

رات کو عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر فوراً سو جاؤ۔ بلا ضرورت اور زائد از ضرورت کسی سے کوئی بات نہ کرو۔ رات کو قدرے کم کھاؤ۔ سونے سے پہلے وضو کر کے قبلہ رخ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پہ سر رکھ کر سوؤ۔ باتیں کم کرو۔ غیر ضروری اور فضول باتیں ہرگز نہ کرو۔ اللہ اللہ سے جو نور پیدا ہوتا ہے۔ فضول باتیں اس نور کو بجھا دیتی ہیں۔ غیر مستند اور من گھڑت قصّے نہ کہو، نہ سنو۔ فضول اور غیر ضروری ملاقاتوں سے احتراز کرو۔

فجر اور عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر جہاں تک ممکن ہو سکے، نماز کی جگہ مسجد میں یا گھر بیٹھے اللہ اللہ میں مشغول رہو۔ حتّٰے کہ سورج طلوع و غروب ہو۔ یہ دونو وقت ذکر الٰہی کے لئے مخصوص ہیں۔ جہاں تک، جس سے ہو سکے، ان دونوں وقتوں کو ذکر سے معمور رکھے، اور فضول باتوں میں نہ الجھے۔

اگر کوئی غور سے سوچے، ان دونوں وقتوں میں ہر کوئی تقریباً فارغ ہوتا ہے۔ دن کا کاروبار ختم کر کے ہر کوئی اپنے گھر آیا ہوتا ہے۔ بجائے اس کے، کہ یہ قیمتی وقت فضول باتوں میں ضائع ہو۔ کیوں نہ اسے اللہ کی یاد میں صرف کیا جائے۔

اللہ کی یاد

بہترین راحت و تفریح ہے،

اسی طرح کسی سے نہ گہری دوستی رکھو۔ نہ دشمنی ـــــ دوست

marfat.com

اگرچہ کتنا ہی محتاط ہوگا، وقت لے گا۔ اور وقت مسلمان کی سب سے قیمتی چیز ہے۔ اسی طرح اگر کسی کو کوئی کچھ (بُرا بھلا) کہے۔ کوئی جواب نہ دو۔ اور ایسے صبر کرو۔ جیسے کہ کسی نے کچھ کہا ہی نہیں۔ تیرا دل ہر وقت ہر ایسے خیال سے پاک و صاف رہے۔ اور کسی کے بھی خلاف تیرے دل میں کبھی کچھ نہ ہو۔ بلا ضرورت کوئی سفر اختیار نہ کرو۔ ہر سفر معمولات پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اور کسی کا سفر میں اپنے معمولات پہ کاربند رہنا بڑی جوانمردی ہے۔ غیر ضروری رسومات و تقریبات میں بالکل شرکت نہ کرو۔ اگر کوئی ایسی تقریبات میں دعوت دے۔ تو معذرت پیش کر دو۔ طریقت سلوک میں دو باتیں ہرگز روا نہیں ——

فکرِ دانہ — اور — فکرِ خانہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ کَمَا یَطْلُبُہٗ اَجَلُہٗ

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ رزق بندہ کو اسی طرح ڈھونڈتا ہے جس طرح موت انسان کو ڈھونڈتی ہے

marfat.com

اَبُوْ نَعِيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ (ابو نعیمؒ)

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ اٰيَةً لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ وَ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِیُّ)

حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ مجھ کو ایک ایسی آیت معلوم ہے۔ کہ اگر لوگ اس پر عمل کریں۔ تو وہی ان کو کافی ہے۔ (اور وہ آیت یہ ہے) وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَ يَرْزُقْهُ .... الخ (یعنی جو شخص اللہ سے ڈرے اللہ تعالےٰ اس کے لئے نجات کا راستہ پیدا کر دیتا ہے اور اس کو ایک ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے۔ جہاں سے خیال و گمان تک نہیں ہوتا۔ (احمدؒ/ابن ماجہؒ/دارمیؒ)

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ایک

marfat.com

فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَاتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَى الْمُحْتَرِفُ اَنَاهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

ان میں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ اور دوسرا کچھ پیشہ کرتا تھا۔ پیشہ ور بھائی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے بھائی کی شکایت کی (یعنی یہ کہا۔ کہ وہ کام کاج نہیں کرتا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شاید تجھ کو اسی کی برکت سے رزق دیا جاتا ہے۔ (ترمذیؒ)

○

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ يُقَرِّبُكُمْ اِلَى الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ النَّارِ اِلَّا قَدْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلَيْسَ شَيْءٌ يُقَرِّبُكُمْ مِنَ النَّارِ وَيُبَاعِدُكُمْ مِنَ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ لوگو! کوئی ایسی چیز نہیں ہے، جو تم کو جنت سے قریب کردے۔ اور دوزخ سے دور رکھے۔ مگر وہ۔ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ اگر کوئی چیز ایسی نہیں ہے۔ جو تم کو دوزخ سے قریب

marfat.com

الْجَنَّةِ اِلَّا قَدْ نَهَيْتُكُمْ
عَنْهُ وَاِنَّ الرُّوْحَ الْاَمِيْنَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ وَاِنَّ رُوْحَ
الْقُدُسِ نَفَثَ فِيْ رُوْعِيْ
اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى
تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا اَلَا فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ
وَلَا يَحْمِلَنَّكُمُ اسْتِبْطَاءُ
الرِّزْقِ اَنْ تَطْلُبُوْهُ
بِمَعَاصِي اللّٰهِ فَاِنَّهٗ لَا
يُدْرَكُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ اِلَّا
بِطَاعَتِهٖ

رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

کر دے اور جنت سے دور رکھے
مگر وہ چیز، جس سے میں نے تم کو
منع کر دیا ہے۔ اور حضرت جبرئیل
علیہ السلام نے میرے دل میں یہ
بات ڈالی ہے۔ کہ کوئی شخص اس
وقت تک نہیں مرتا۔ جب تک کہ
اپنا رزق پورا نہیں کر لیتا۔ خبردار!
اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور رزق
کے حاصل کرنے میں اعتدال
سے کام لو۔ اور رزق پہنچنے
میں تاخیر کہیں تم کو اس بات پر
آمادہ نہ کر دے۔ کہ تم اس کو
گناہوں کا ارتکاب کر کے حاصل
کرو۔ اس لئے کہ وہ چیز جو اللہ
کے پاس ہے۔ اس کی طاعت
ہی کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے

(شرح السنۃ)

marfat.com

کوئی کچھ کہے

روزی روز ملتی ہے۔ اللہ دیتا ہے۔ اور ہر ذی روح کو دیتا ہے۔ جس کو جہاں سے جتنی روزی ملنی ہے۔ مل کر رہے گی۔ کوئی روک نہیں سکتا۔ اور نہ ہی زیادہ دے سکتا ہے۔ اگر

بندوں کی روزی

بندوں کے بس میں ہوتی — تو ربِّ کریم رازقِ مطلق کیونکر کہلاتا اور بندے بندوں سے کیا کچھ نہ کرتے۔ اسی طرح ہر کسی کے گھریلو معاملات امیر ہو یا غریب، قدرتی نظام کے ماتحت خود بخود ہوتے رہتے ہیں خواہ مخواہ سر پکڑے سوچے جانا، کہ کل کیا ہوگا۔ فضول خیالی پلاؤ پکانا ہے

کل کی کسی کو کیا خبر؟

کیا ہوگا؟ اور کیسے ہوگا؟

اسی طرح

کل جو گذر چکا ہے۔ اس پہ پچھتائے جانا بھی حال کو خراب کرنا ہے۔ ماضی اور مستقبل میں رہنا، گویا حال کو تباہ کرنا ہے۔ ماضی گذر چکا ہے۔ جیسے بھی گذر چکا — اور مستقبل کی کسی کو خبر نہیں — پس تو حال میں رہ، بیکار مت رہ۔ کار آمد کار میں محو و مصروف رہ، اور کار دیگر کے

marfat.com

سوا کوئی دوسرا اس فن (فقر) میں کارآمد کار نہیں بتلا سکتا۔

یاحیّ یاقیّوم

ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کرو

یاحیّ یاقیّوم

شاہ منصورؒ جب سولی پہ چڑھنے لگے، تو کسی نے آپؒ سے پوچھا کہ اب آپ یہاں سے جانے لگے ہیں۔ مجھ کو کوئی ایسی بات بتا دیں۔ جو آپکی ساری زندگی کا نچوڑ، اور میرے لئے مشعل راہ ہو۔" انہوں نے کہا۔ کہ:

ہر وقت اپنے نفس کو مصروف و مشغول رکھو

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجلّ ذوالجلال والاکرام اپنے لطف و کرم سے استقامت فی الدارین مرحمت کریں — آمین — یاحیّ یاقیّوم

امروز سعید شنبہ ۲۷ ربیع الآخر ۱۳۸۷ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

المبلغ

از: محمد برکت علی لدھیانوی عفی عنہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَلْمُبَلِّغ

جب سے کائنات کتمِ عدم سے منصّۂ شہود پر جلوہ گر ہوئی۔ اللہ جلشانہ، نے اپنی ربوبیت، حاکمیت کا علم بلند کرنے کے لئے انسان ہی کو اپنا خلیفہ منتخب فرمایا۔ اور پھر اپنے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری ایسے قدسی نفوس کے فرائض میں داخل کی۔ جنہیں ہم انبیاء علیہم السلام کہتے ہیں۔ ایسی مافوق الفطرت ہستیوں کے بارے میں قرآن حکیم نے فرمایا۔ کہ ان سے کبھی بھی کسی قسم کا کوئی گناہ سرزد نہیں ہوسکتا۔ اور ان کا عمل ہی اہلِ دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ اور حجتِ کاملہ ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم

واضح ہو۔ کہ اللہ کے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ اللہ تبارک و تعالےٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام کے برگزیدہ بندوں کا کام ہے۔ بچّوں کا کھیل نہیں ہمارے رسول اجمل و اکمل اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی (علیہ الصّلوٰۃ والسلام) اور ہم آخری امت ہیں۔

اب قیامت تک کسی اور رسول نے نہیں آنا۔ دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کی ساری ذمہ داری ہم پر فرض ہے۔ اور ہم ہی نے اس فرض کو سرانجام دینا ہے۔ یاحیُّ یاقیّوم ۔ ماشاء اللہ لاقوّۃ اِلّا باللہ!

marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً وَ حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ

(رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک ہی آیت اور بنو اسرائیل سے، جو قصے سنو۔ ان کو لوگوں کے سامنے بیان کر دو۔ اس میں کوئی گناہ نہیں، اور جو شخص جان کر میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا۔ وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں تلاش کرے۔ (بخاریؒ)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! ہمارے جانشینوں پہ رحم

marfat.com

اللّٰہِ وَمَنْ خُلَفَاؤُكَ ؟
قَالَ الَّذِيْنَ يَأْتُوْنَ مِنْ
بَعْدِيْ يَرْوُوْنَ اَحَادِيْثِيْ
وَيُعَلِّمُوْنَهَا النَّاسَ
(رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي
الْاَوْسَطِ)

فرمایا۔ ہم نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ کے جانشین کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا (میرے جانشین) وہ لوگ ہیں، جو میرے بعد آئیں گے۔ میری احادیث کی روایت کریں گے۔ اور لوگوں کو ان کی تعلیم دیں گے۔ (طبرانیؒ)

(الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۰)

○

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ اَمْرًا
سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ
غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ
فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ
مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ
لَيْسَ بِفَقِيْهٍ ثَلَاثٌ لَا
يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایسے آدمی کو تر و تازہ رکھے۔ جو ہم سے حدیث پاک سُنے۔ اور پھر اسے دوسرے کو تبلیغ کرے۔ (ہو سکتا ہے) کہ وہ اس سے زیادہ سمجھنے والا ہو، اور تین آدمی فقیہہ ہیں۔ کہ جن پر کسی مومن آدمی کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ

marfat.com

اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَ مُنَاصَحَةُ وُلَاةِ الْاَمْرِ وَلُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَآئِهِمْ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا نِيَّتَهٗ فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَجَعَلَ فَقْرَهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَاْتِهٖ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ وَمَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ نِيَّتَهٗ جَمَعَ اللّٰهُ اَمْرَهٗ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ

(رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ)

کے لئے عمل کا اخلاص اور حاکموں کو نصیحت کرنا، اور جماعت کو لازم پکڑنا۔ کیونکہ ان کی دعوت ان کے ماسوا کو احاطہ کر لیتی ہے۔ اور جس کی نیت میں دنیا حاصل کرنا ہو۔ تو اس پر اللہ تعالےٰ اس کے کام کو جدا کر دے گا۔ اور اس کے سامنے اس کی غربت کو پیدا کرے گا۔ اور اسے صرف اس کا مقسوم ہی دستیاب ہو سکے گا۔ اور جس کی نیت میں آخرت کمانا ہو۔ تو اللہ اس کے کام کو جمع رکھے گا۔ اور اس کی نیت و قلب میں غنا کو بھر دے گا۔ اور اس کے پاس دنیا ذلیل ہو کر حاضر ہو گی۔

(ابن حبانؒ)

(الترغیب والترہیب صفحہ ۹/۱۰۸)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ

marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلدَّالُّ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهٖ وَاللّٰهُ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ (رَوَاهُ الْبَزَّارُ)

وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک کاموں کی راہنمائی کرنے والا اس شخص کی طرح ہے۔ جو خود نیک کام کرنے والا ہو، اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرنیکو دوست رکھتا ہے (بزار)

(الترغیب والترہیب صفحہ ۱۲۰)

○

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يُوَقِّرِ الْكَبِيْرَ وَيَرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا — وہ شخص میرے طریقہ پر نہیں، جو بڑے کی تعظیم نہیں کرتا اور چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے منع نہیں کرتا

(احمدؒ / ترمذیؒ / ابن حبانؒ / الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۳)

○

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَعَلَ

حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

marfat.com

عَبْدٌ قَطُّ وَلَا تَخَفَّفَ وَلَا لَبِسَ ثَوْبًا فِي طَلَبِ عِلْمٍ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوْبَهُ حَيْثُ يَخْطُوْ عَتَبَةَ دَارِهٖ

جس شخص نے صرف علم دین کی تلاش میں جوتا پہنا۔ یا موزہ یا کوئی کپڑا زیب تن کیا۔ تو اللہ تعالےٰ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ کہ وہ اسی حالت بخشش میں علم سے فارغ ہو کر اپنے گھر پہنچ جاتا ہے۔

(طبرانی فی الاوسط / الترغیب والترہیب صفحہ ۱۰۵)

○

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ النَّاسُ بِصَدَقَةٍ مِثْلِ عِلْمٍ يُنْشَرُ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی آدمی کا صدقہ کرنا اس شخص کے صدقہ کرنے کی مثل نہیں ہو سکتا۔ جو علم دین کی نشر و اشاعت میں مصروف ہو

(الترغیب والترہیب صفحہ ۱۱۹)

○

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ

marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا
اِلٰى هُدًى كَانَ لَهٗ مِنَ
الْاَجْرِ مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ
تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ
اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا
اِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ
مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ
تَبِعَهٗ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ
مِنْ اٰثَامِهِمْ شَيْئًا
(رَوَاهُ مُسْلِمٌ)

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص
ہدایت کی دعوت دے (یعنی کسی
کو دین کے راستہ پر بلائے) اس
کو اتنا ہی اجر ملے گا، جتنا کہ اس
کو، جو اس کی پیروی اختیار کرے
اور اس (اطاعت گذار) کے اجر
میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔ اور جو
گمراہی کی طرف بلائے، اس کو اتنا
ہی گناہ ہوگا۔ جتنا کہ اس کو جو اس
کی اطاعت کریں۔ اور ان کے گناہ
میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا
(مسلمؒ)

○

عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
جَآءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ
الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ
فَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ
سے مرسلاً روایت کرتے ہیں، کہ
فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے، کہ جس شخص کو اس حال
میں موت آئے، کہ وہ اس غرض سے
علم کو حاصل کر رہا ہو۔ کہ اس سے

marfat.com

دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ
(رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ)

اسلام کو تازہ زندگی بخشے گا۔ تو اس کے اور انبیا علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا (دارمیؒ)

○

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهٗ وَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ
(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے (دو باتوں میں سے ایک ضرور ہو گی۔ یعنی یا تو) تم البتہ ——— امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (یعنی نیک کاموں کا حکم اور بری باتوں کی ممانعت کرتے رہو گے (اور) یا عنقریب اللہ تعالےٰ تم پر عذاب نازل فرمائے گا، اور اس وقت تم اللہ سے دعا کرو گے۔ اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائیگی (ترمذیؒ)

○

marfat.com

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِلٰی جِبْرَئِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَنِ اقْلِبْ مَدِیْنَۃَ کَذَا بِاَھْلِھَا فَقَالَ یَا رَبِّ اِنَّ فِیْھِمْ عَبْدَکَ فُلَانًا لَمْ یَعْصِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ قَالَ فَقَالَ اقْلِبْھَا عَلَیْہِ وَعَلَیْھِمْ فَاِنَّ وَجْھَہٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ فِیَّ سَاعَۃً قَطُّ

(رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا۔ کہ وہ فلاں شہر کو، جو ایسا اور ایسا ہے۔ اس کے باشندوں سمیت الٹ دے۔ حضرت جبرئیلؑ نے عرض کیا۔ اے میرے پروردگار! اس کے باشندوں میں تیرا فلاں بندہ بھی ہے، جس نے ایک لمحہ کے لئے بھی تیری نافرمانی نہیں کی ہے۔ اللہ سبحانہٗ نے فرمایا۔ اس پر اور سارے باشندوں پر شہر کو الٹ دے۔ اس لئے کہ اس شخص کا چہرہ (گناہگاروں کے گناہوں کو دیکھ کر) ایک لمحے کے لئے بھی میری خوشنودی کیلئے متغیر نہیں ہوا۔ (یعنی اس نے گنہگاروں کے گناہوں کو ایک لمحہ کیلئے بھی برا نہ جانا

(بیہقیؒ)

marfat.com

یوں تو امتِ مسلمہ کا ہر فرد مبلغ ہے۔ تاہم اللہ سبحانہٗ اپنے جن بندوں کو اس دعوت کے لئے خاص کرلے۔ ان کے لئے اس سے بڑی اور کوئی سعادت نہیں، داعی الی اللہ اور مصلح حقیقی کی سعی دو قسم پر ہے :-

اوّل :- اصلاحِ نفس

دوم :- اصلاحِ معاشرہ

دعوت تین امور پر مشتمل ہے :-

اوّل :- امر بالمعروف

دوم :- نہی عن المنکر

سوم :- یادِ حق

یعنی جن باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ کریں، اور جن باتوں سے منع کیا گیا ہے باز رہیں۔ اور ہر وقت ہر حال میں اللہ سبحانہٗ کی یاد میں مشغول رہیں۔ یہ تینوں باتیں شریعت کا لب لباب، طریقت کی اصل اور بلوغ الی المرام ہیں

معاشرہ انسانی اجتماع کا دوسرا نام ہے۔ اس اجتماع میں افراد ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ یہ انسانی فطرت کا خاصہ ہے، کہ یہ جبلّی طور پر اثر پذیر ہے۔ لہٰذا معاشرے کا ہر فرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے ماحول پر اثر انداز یا اثر پذیر ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر فرد داعی بھی ہے۔ اور مدعی بھی۔ اصلاح کن بھی ہے اور اصلاح گیر بھی۔

فرد کی اصلاح دراصل معاشرہ کی اصلاح، اس کی تعمیر معاشرہ کی تعمیر، اور اس کی تخریب معاشرہ کی تخریب ہے۔ لہٰذا فرد معاشرہ کی اصلاح کا ضامن،

marfat.com

اور ذمہ دار ٹھہرا۔ محض اصلاحِ نفس بھی تبلیغ کی منفعل دعوت ہے۔ یعنی فی نفسہٖ اثر انداز ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

الحمد للہ حمداً کثیراً طیّباً مبارکاً فیہ کما یحبّ ربّنا ویرضیٰ

اگر کوئی بندہ محض اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام کے لئے اللہ کی راہ میں نکلے، اور اس کے پیشِ نظر اور پسِ پشت کوئی اور غرض و غایت نہ ہو۔ اور نہ ہی دل میں کسی نام و نمود کی طلب ہو۔ تو اس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے کہ کوئی مجاہد سلطان کی عزت و آبرو کے لئے میدانِ جہاد میں تن و من کی بازی لگا دے۔ ایسے مجاہد کی ہر شے سلطان ہی کے ذمہ ہوتی ہے۔ سلطان اپنے ہر مجاہد کی ہر حاجت کا وکیل و کفیل ہوتا ہے۔ مجاہد کو کسی بھی معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں رہتا۔ سلطان خود اس کے ہر معاملہ کا نگران و محافظ ہوتا ہے۔ تاکہ مجاہد پوری یکسوئی سے اپنے فرائض میں محو و منہمک رہے۔ بعینہٖ جو مبلغ اللہ کی راہ میں اللہ کے لئے نکلتا ہے۔ اللہ ہی اس کا سب کچھ ہوتا ہے۔ اسے کسی بھی معاملہ سے (ماسوائے اللہ کے) کوئی واسطہ و سروکار نہیں رہتا۔ اس کی کامیابی اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذمہ ہوتی ہے۔ اس کی جیت اللہ کی جیت ہوتی ہے۔ اللہ کے لئے اللہ کی راہ میں چلنے والے کسی بھی میدان میں کبھی نہ ہارے۔ اور نہ ہی کوئی انہیں ہرا سکا۔ جو مبلّغ اللہ کو رب مان کر تبلیغ کے میدان میں اترتا ہے۔ بازی لے جاتا ہے۔ اور کسی میدان میں شکست نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ اللہ مالک الملک، احکم الحاکمین، قادر المقتدر، قوی العزیز اور احد الصمد ہے پھر کیونکر کوئی اس کے چنے ہوئے بندے کو شکست دے سکتا ہے۔ یا حیّ یا قیوم!

marfat.com

مبلّغ اسلام کی تعلیمات کا عملی نمونہ ہو۔ جب تک کوئی ان صفات سے متصف نہیں ہوتا۔ اور اسلام کے اس بلند ترین اخلاق کو نہیں اپناتا۔ "میں" کا مغلوب رہتا ہے — جب بھی کہیں ہاری — "میں" ہاری۔

مومن کسی بھی میدان میں — کبھی نہ ہارا۔

اسلام کے اس فریضۂ تبلیغ کو شروع کرنے سے پہلے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ ہر مبلّغ اپنے اندر یہ اخلاق پیدا کرے۔ اور ہر برائی سے، جو کہ ہر کسی میں ہر وقت پائی جاتی ہیں۔ توبہ کرے۔ پھر عمدہ اخلاق سے آراستہ ہو کر اللہ کے لئے اللہ کے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ میں مصروف ہو۔

مبلّغ سے خطاب

اپنے علم پر عمل کر، اور ان ضروری صفات سے متصف ہو۔ ورنہ جب تک تو ایسے اور ان اخلاق سے آراستہ نہیں ہوتا۔ تیری جد و جہد کیا رنگ لا سکتی ہے۔

○

اگر تم اللہ کے دین کی نصرت کے لئے کھڑے ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالےٰ اپنی نصرت اور کامیابی کے دروازے تم پر کھول دیگا (قرآن کریم)

○

حضرت عبداللہ رضؓ سے منقول ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے

marfat.com

فرمایا — کہ قیامت کے روز ہر عہد شکنی کرنے والے کے لئے ایک جھنڈا ہوگا۔ کہا جائے گا۔ کہ یہ فلاں شخص کی عہد شکنی کی علامت ہے۔" (دارمی)

عہد شکنی

کی بڑی پوچھ گچھ ہوگی۔ جس سے جو وعدہ کرو۔ پورا کرو۔ قول سے کبھی نہ پھرو۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوم!

○

کذب (جھوٹ)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْہُ الْمَلَکُ مِیْلاً مِنْ فَتَنِ مَا جَاءَ بِہٖ (رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ)

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے — "بندہ جب جھوٹ بولتا ہے۔ تو اس کے جھوٹ کی بُو سے (حفاظت کرنے والے) فرشتے میل بھر دور چلے جاتے ہیں" — (ترمذیؒ)

آپ خود ہی سوچیں — سارے دن میں کیسی کیسی جھوٹی باتیں سُنی اور سُنائی جاتی ہیں۔ ہر بات میں جھوٹ کا ایک حصہ موجود رہتا ہے۔ اور

marfat.com

اس کی کوئی بھی پرواہ نہیں کی جاتی ـــــ یہاں تک، کہ دین میں بھی تقریباً تقریباً ہر قصّے میں (مبالغہ آرائی) جھوٹ ہی کا ایک پورا باب ہوتا ہے۔

الغیبت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَیْنِ صَلَّیَا صَلٰوۃَ الظُّھْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَکَانَ صَائِمَیْنِ فَلَمَّا قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَعِیْدَا وُضُوْءَکُمَا وَصَلَاتَکُمَا وَاَمْضِیَا فِیْ صَوْمِکُمَا وَاقْضِیَاہُ یَوْمًا اٰخَرَ قَالَ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ دو روزہ دار شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی۔ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ـــ جاؤ۔ دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اپنا روزہ پورا کر کے دوسرے دن قضا روزہ رکھو۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کیوں ـــ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ـــ

اس لئے

کہ تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بیہقیؒ)

marfat.com

پس معلوم ہوا

— غیبت کا گناہ نماز اور روزے کے ثواب کو کھا جاتا ہے!

اللہ تبارک و تعالےٰ نے فرمایا :-

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُو اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ط

"اے ایمان والو! بچتے رہو بہت تہمتیں کرنے سے مقرر بعضی تہمت گناہ ہے۔ اور بھید نہ ٹٹولو کسی کا۔ اور بدنہ کہو پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کو۔ بھلا خوش لگتا ہے تم میں کسی کو کہ کھاوے گوشت اپنے بھائی کا۔ جو مردہ ہو۔ سو گھن آئے تم کو اس سے، اور ڈرتے رہو اللہ سے، بے شک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے (الحجرات)

○

آج ساری دنیا میں ایک دوسرے کی غیبت کرنا ایک معمول بنا ہوا ہے۔ بڑے بڑے آدمی اس مرض میں بُری طرح مبتلا ہیں — ہر مسجد

marfat.com

ہیں ہر مکتب میں ہر مجلس میں ہر کوئی ایک دوسرے کی غیبت کرنے میں مصروف و مشغول ہے۔ شیخ بھی اور طالب بھی، استاد بھی اور شاگرد بھی، سبھی کے سبھی صبح سے لے کر سونے تک کسی نہ کسی حال میں سارا دن غیبت جاری رکھتے ہیں۔ نماز کے دوران آپ اپنے دل میں خود ہی سوچیں۔ کہ کیا کچھ کرتے ہو۔ تسبیح کے ساتھ ساتھ دل کیسے کیسے خیالوں میں مصروف رہتا ہے۔ پھر آپ کی کسی بات میں کیا اثر ہو۔ اور زبان کیونکر سیف ہو

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ کَفَّارَۃِ الْغِیْبَۃِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اِغْتَبْتَہٗ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ (رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ غیبت کا کفارہ یہ ہے۔ کہ جس شخص کی تو نے غیبت کی ہے۔ اس کی مغفرت کی دعا مانگ۔ اور اس طرح کہہ۔ اے اللہ ہم کو اور اس کو بخش دے

(بیہقیؒ فی دعوات الکبیر)

آپ کی زبان

ہمہ اوقات راستباز اور غیبت سے پاک رہے

اس کا ایک علاج یہ ہے۔

کہ آج تک جس کسی کی بھی کوئی غیبت کی ہو۔ اسکی مغفرت کی دعا مانگئے

marfat.com

مثلاً یوں کہیئے !

یا اللہ ! تیرے بندوں میں سے شاید ہی کوئی ایسا بچا ہو جس کی میں نے غیبت نہ کی ہو۔ اور میں ہر کسی کی، جس کی میں نے غیبت کی ہے۔ مغفرت کی دعا کرتا ہوں۔ اور جس نے کہ میری غیبت کی ہو — اسے تو معاف کر دے۔ میرا کوئی عذر و دعویٰ نہیں ہوگا۔ یا حی یا قیوم

اِس کے بعد

اپنے دل میں یہ بات اچھی طرح سے جمالیں۔ کہ جیتے جی کبھی کسی کی غیبت نہیں کرنی۔ اور نہ ہی کسی سے کسی کی غیبت سننی ہے۔ ہر وہ بات، جو کسی کی بابت آپ کہہ رہے ہیں۔ اگر وہ خود سنے۔ تو اسے بری محسوس ہو۔ غیبت ہے۔

اگر آپ غیبت ترک کر دیں، اور اپنی زبان سے کبھی غیبت نہ کریں۔ کسی بھی آدمی کی کبھی غیبت نہ کریں۔ تو اللہ سبحانہٗ آپ کی زبان میں وہ تاثیر بھر دے۔ اور ایسی تاثیر بھر دے۔ کہ جو بات کہو، مقبول ہو۔ اور پھر آپ کی بھی کبھی کوئی غیبت نہ کرے۔

جب تو نے اپنی زبان اللہ کی مخلوق کیخلاف بند کر لی۔ اللہ اپنی مخلوق کی ہر زبان کو

marfat.com

تیرے خلاف بند کر دے گا ــــ اور یہ
بالکل سچ ہے :
یَاحَیِّیُ یَاقَیُّوْمُ!

○

یہ ہماری تیسری اہم کمی ہے۔ اسے غیر معمولی جانیں۔

ہم اور آپ

اوں ہر کوئی ایک دوسرے کی غیبت میں مصروف ہے۔ ہر وقت ہر حال میں غیبت جاری رہتی ہے۔ پھر کیونکر کسی کا حال بدلے۔ اس حال میں کیا ہماری تبلیغ اور کیا اس کا اثر ہوگا۔ آپ آج کے بعد ہرگز کسی کی کسی بھی قسم کی غیبت نہ کریں۔ چونکہ غیبت عادت ہو چکی ہے جب بھی کسی کی غیبت کریں۔ اسی سے جا کر معافی مانگیں۔ یہی اس کا واحد علاج ہے۔ جب دو چار بار آپ کو جا کر جو بری باتیں آپ نے اس کی بابت کہی ہوں گی۔ ایک ایک بات بتا کر معافی مانگنی پڑے گی ــ سمجھ آجائے گی۔ اور پھر کبھی کسی کی غیبت نہ کرو گے۔

جب تک آپ غیبت ترک نہیں کرتے

دین اسلام کی دعوت و تبلیغ میں آنا مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ لوگوں نے آپ کے عملی نمونہ سے اپنے اعمال درست کرنے

marfat.com

ہیں۔ ساری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا ماں کا لال ہو۔ جو غیبت نہ کرتا ہو۔ یا حیّ یا قیّوم

جب آپ خود اپنے اللہ کا حکم نہیں مانتے۔ آپ کا حکم کیونکہ کوئی مان سکتا ہے۔

○

جب تک آپ خود ان احکام پر کاربند نہیں ہوتے۔ کسی کو ان پر کاربند رہنے کی کیا تلقین کر سکتے ہو۔

○

قیامت کے دن اپنے اعمال نامے پڑھ کر بندے اللہ سے عرض کرینگے۔ کہ یہ اعمال نامے ان کے نہیں۔ ان میں بعض ایسی باتیں درج ہیں۔ جو انہوں نے کبھی بھی نہیں کی تھیں۔ حکم ہوگا۔ تم نے تو یہ کام اور باتیں نہ کی تھیں۔ مگر تم نے کرنے والوں کی غیبت کی تھی۔ ہم نے ان کی بداعمالی تمہارے نام لکھ دی۔

جب آپ کسی کی غیبت کرتے ہیں۔ سمجھئے، آپ اس کے گناہ دھو رہے ہیں۔ اور وہ ان گناہوں کو، اگرچہ کچھ بھی کرتا۔ ایسے آسانی سے کبھی بھی نہ دھو سکتا تھا۔

○

جس کی تم غیبت کر رہے ہو۔ خوش نصیب ہے۔!

○

marfat.com

ایک بزرگ نے فرمایا۔ میں پسند کرتا ہوں۔ اگر میں غیبت کروں، تو اپنی ماں کی کروں ۔ تاکہ میرے نیک اعمال میری ماں ہی کو ملیں۔ آپ کو یہ کیسے گوارا ہے۔ کہ کوئی دوسرا اپنے گھر آرام سے بیٹھے آپ کے نیک اعمال لے لے۔ اور اپنی برائیاں آپ کے حوالے کر دے،

اف

خسارہ کی اس تجارت

کی آپ کو پرواہ تک نہ ہو۔ آپ کا دل خوابیدہ، اور ۔۔۔ ضمیر بے حس ہو چکی ہے۔ ورنہ بھول کر بھی ایسی تجارت، جس میں سراسر خسارہ ہو۔ کبھی نہ کرتے۔ یاحیّ یاقیّوم

○

آج کے بعد کبھی بھی کسی کی غیبت نہیں کرنی۔ اور نہ ہی کسی کو بُرا بھلا کہنا ہے۔ یاحیّ یاقیّوم۔ اور یہ ختم الکلام ہے۔

حضرت امام اعظم (ابو حنیفہؒ) کے متعلق کسی نے وقت کے حکمران کے پاس شکایت کی، کہ وہ آپ پر الزام لگاتے رہتے ہیں۔ تو بادشاہِ وقت نے کہا۔ ایسے متقی آدمی سے یہ کبھی سرزد نہیں ہو سکتا۔ کہ ہمارے جیسے ناچیزوں کے گناہوں کو اپنے اعمالنامہ میں شامل کریں۔

○

marfat.com

○

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَتَّاتٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مُسْلِمٍ

○

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا ہے۔ چغل خور جنت میں نہ جائیں گے۔"

○ ○

چغلخور کیونکہ دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ کے مقدّس فریضہ کو سرانجام دینے پر مامور ہو سکتا ہے۔

ہم سب اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں اور خود ہی فیصلہ کریں۔ کہ کہاں تک ہم ایک دوسرے کی چغلی کرنے سے احتراز کرتے ہیں۔

آپ کے روبرو کسی نے آپ کو کبھی بھی برائی سے خطاب نہیں کیا ہوگا، اگر چغل خور آپ کو نہ بتائے۔ کہ فلاں آپ کو ایسے ایسے کہتا تھا۔ آپ کے دل میں کسی کے متعلق کوئی بھی بُری بات نہ ہو۔ چغل خور آکر ہمیں بری باتیں بتاتا ہے۔ جسے سن کر دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بدگمانیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے تعلق قطع ہو جاتے ہیں۔

○

کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے۔ کہ جو آدمی آپ کے پاس آکر کسی کی

marfat.com

ناپسند باتیں آپ کو سناتا ہے۔ آپ کی سن کر دوسرے کو کیونکر نہ بتائیگا۔ اگر آپ کو اپنی اصلاح مطلوب ہے۔ اور آپ اس بری خصلت سے پاک ہونا چاہتے ہیں۔ تو کسی چغل خور کی کوئی بات نہ سُنیں۔ فوراً روک دیں۔ یا پھر جس کی بابت آپ کو کچھ سنایا جائے۔ اسے مطلع کریں۔ کہ فلاں آدمی آپ کے بارے میں مجھ سے ایسے ایسے کہتا تھا۔ یا کہنے والے ہی کو کہہ دیں۔ کہ وہ آپ کے ساتھ چلے۔ اور آپ اس سے تصدیق کرلیں کہ واقعی اس نے آپ کو ایسے کہا ہے ——— یہ ہماری چوتھی

مِلّت شِکن بُرائی

ہے۔ جس کا انسداد ازبس ضروری ہے۔ اگر آپ چاہیں، تو یہ بہت جلد دُور ہو سکتی ہے

○

اللہ کے حکم سے شیطان ابلیس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور سچ کہنے پر مامور کیا گیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ابلیس سے بہت سی باتیں دریافت کیں۔ ان میں سے دو یہ ہیں کہ ——— "سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا ——— کہ تیرا سب سے بڑا دشمن کون ہے؟ شیطان ابلیس نے عرض کی ——— "کہ آپ" ——— آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اَلحمدُ للہ" پھر پوچھا، تیرا سب سے بڑا دوست کون ہے؟ اس نے جواب دیا ——— "آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کے چغلخور۔"

marfat.com

آج کے بعد کبھی کسی کی چغلی نہیں کرنی، ہرگز نہیں کرنی۔ اور
نہ ہی کسی کی سُننی ہے یا حیّ یا قیّوم

○

چغل خور انسان نہ صرف دوسرے کو ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ بلکہ اپنی سیرت اور کردار بھی داغدار کرتا ہے۔ اس لئے اس خصلت کے مجرم کو اپنے بھائی کا گوشت کھانے کے مترادف قرار دیا۔ انسان کتنے بھی اضطرار میں ملوّث ہو جائے۔ مگر ظاہرہ طور پر اپنے مردہ بھائی کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ صرف مظلوم انسان کو اپنے ظلم کی شکایت کا حق ہے۔ ورنہ اگر چُغلی کا پہلو شامل ہو، تو اپنے مخالف کی برائیوں کو اٹھانے کا بھی متحمل ہوگا۔ یا اپنی نیکیوں سے محروم ہوگا۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا عَنْ ھٰذِہِ الْخَصَائِلِ الْمَذْمُوْمَۃِ

اَبَدًا اَبَدًا یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم! اٰمِیْن!

"اے اللہ! ہم کو ان بری خصلتوں سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ رکھ! یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم! آمین!"

اِمُّ دُنیا سعید دوشنبہ ۷ جمادی الاوّل ۱۳۸۷ ہجری المقدّس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

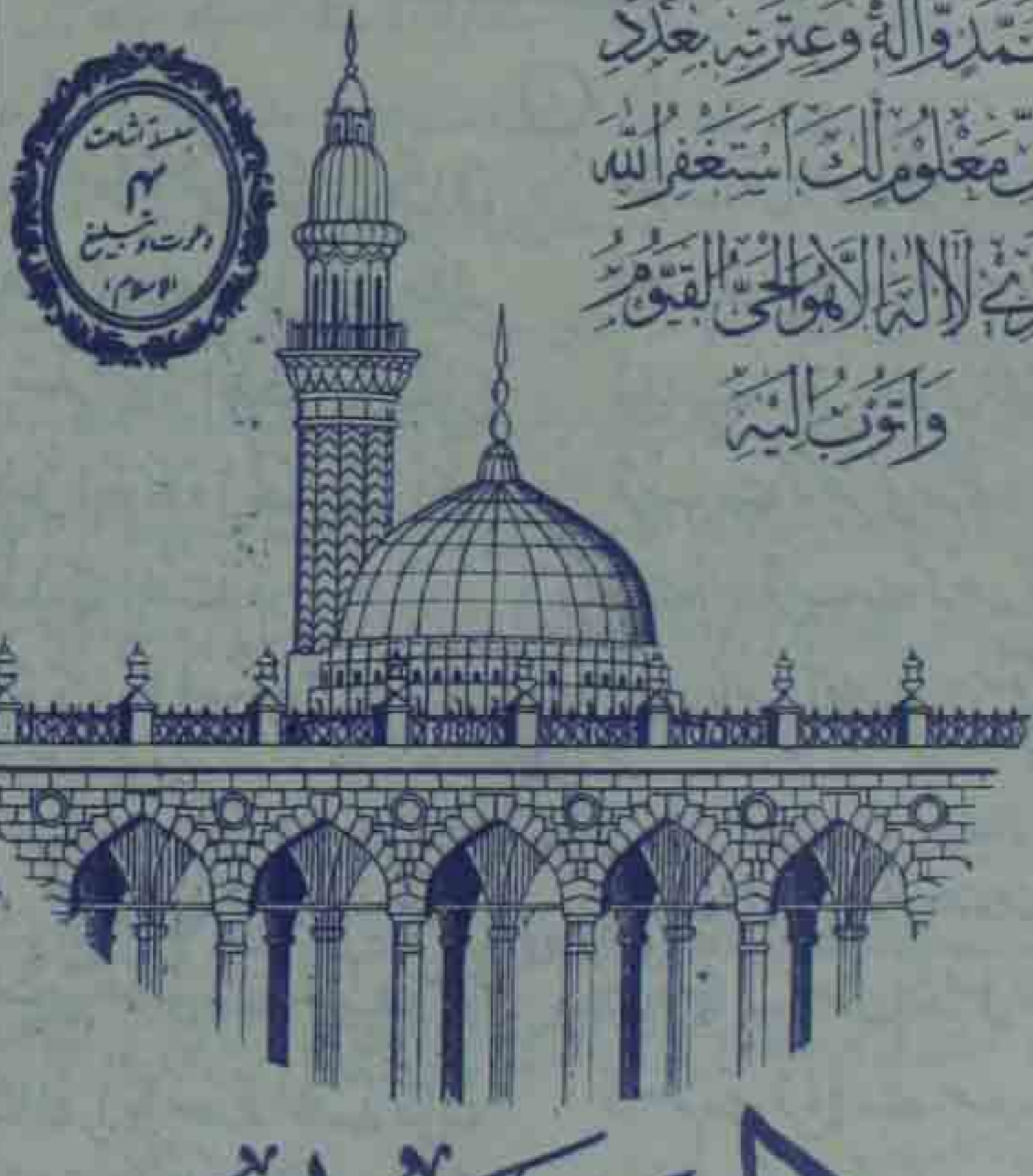

اللھم صل علی سیدنا
محمد و آلہ و عترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
و اتوب الیہ

الحسد

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاح الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

الحسد

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَادَ الْفَقْرُ اَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا وَكَادَ الْحَسَدُ اَنْ يَّغْلِبَ الْقَدَرَ
رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ فقر (افلاس، تنگدستی) قریب ہے کہ کفر کی حد تک پہنچا دے، اور قریب ہے کہ حسد تقدیر الٰہی پر غالب آجائے (بیہقی)

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ
(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدُ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ اس لئے۔ کہ حسد نیکیوں کو کھا جاتا ہے (یعنی نیکیوں کو فنا کر دیتا ہے) جسطرح آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد)

marfat.com

جسے جو دیتا ہے اللہ دیتا ہے جو جس کے اہل ہوتا ہے وہی اسے دیا جاتا ہے جسے اللہ جو دے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے وہ نہ دے اسے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اللہ مالک الملک ہے۔ اپنے ملک میں جسے جو چاہتا ہے دیتا ہے۔ جسے نہیں چاہتا نہیں دیتا حسد یہ ہے کہ جسے اللہ جو نعمت دے دوسرا اسے دیکھ کر جلے کہ اسے یہ نعمت کیوں دی گئی۔ اس کی بجائے اسے کیوں نہ دی گئی گویا حاسد اللہ کی تقسیم پہ معترض ہوتا ہے۔ سب سے پہلا اور بڑا حاسد شیطان ہے۔ شیطان نے اللہ کی بڑی عبادت کی چپہ چپہ آسمان پہ سجدہ کیا۔ اللہ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا اور اسے پتہ چلا کہ اللہ کوئی اور مخلوق پیدا کرنا چاہتا ہے۔ بس جل گیا اور جب سجدے کا حکم کیا گیا تو حسد کی ہی بدولت انکار کیا اس کا انکار کئی وجوہ کی بنا پر تھا۔ ایک یہ کہ اس نے اتنی مدت اللہ کی عبادت کی اور یہ آج بنا ہے۔ میں ناری یہ خاکی' اسے سجدے کا شرف کیوں عطا ہوا۔ یہ شیطان کا حسد تھا۔ جس کی بدولت وہ مردود ہوا۔ یہ ہماری پانچویں کمی ہے ہم ایک دوسرے کے حاسد ہیں۔ اللہ کی دی ہوئی کوئی نعمت ہم سے دیکھی نہیں جاتی جسے بھی کوئی نعمت ملی ہم سے نہ دیکھی گئی۔ اگر کسی کا کوئی نقصان ہو گیا تو خوشی کے مارے پھولے نہ سمائے۔

حاسد حسد کی آگ میں جلتا رہتا ہے جب تک حسد سے پکی توبہ نہ کرے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ خود ہی سوچیں جو دل شب و روز حسد کی آگ میں جل رہا ہو کیونکر روشن ہو سکتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے اس حال زار پہ ترس کھا کر ہمیں اپنے لطف و کرم سے

marfat.com

حسد سے پاک رہنے کی توفیق بخشیں۔ آمین

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم

ہم تیری دی ہوئی نعمت کو دیکھ کر خوش ہوں اور کبھی نہ جلیں۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْم

یہ کہیں تیرا شکر و احسان ہے جو تو نے اپنے اس بندے کو یہ نعمت بخشی تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں اپنے لطف و کرم سے مجھ کو بھی یہ نعمت بخش۔ یا حیُّ یا قیوم

ایسا کرنا حسد نہیں رشک ہے۔

یہود قوم نے صرف حسد کی بنا پر حضورِ اقدس و اکمل صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا حالانکہ وہ تمام آپ کو اپنی اولاد سے زیادہ پہچانتے تھے۔ مغضوب، مقہور، ہر دو ہوئے۔ جب ہر معرکہ عدو پہ ناکام رہے ——— فرمایا مُوتُوا بِغَیْظِکُمْ یعنی اپنے حسد کی آگ میں خود ہی جل بھن کر مر جاؤ۔ حسد انسان کے اندر کی صلاحیتوں اور احسن خصوصیتوں کو خاکستر کر کے انسان کی شکل کو قبیح بنا دیتا ہے۔ اے اللہ ہمیں اُمتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قبیح اور غلیظ خصلت سے محفوظ و مامون رکھ۔ آمین

یا حیُّ یا قیُّوم

لعن طعن

اسی طرح بہت سی ایسی ضروری باتیں ہیں جو ہماری نظروں میں کوئی اہمیت نہیں رکھتیں لیکن اہم امور میں سے ہیں مثلاً بات بات پہ ایک دوسرے پہ لعنت بھیجنا، بددعائیں کرنا اور غضبِ الٰہی مانگنا ہمارا تکیہ کلام بنا ہوا ہے۔ بلا سوچے سمجھے اور بغیر کسی وجہ و قصد کے

marfat.com

کے ایک دوسرے پر بار بار لعنت بھیج رہے ہیں اور ذرا نہیں ڈرتے کہ کسی پہ کیوں لعنت بھیج رہے ہیں۔

وَعَنْ سُمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپس میں اس طرح لعنت نہ کرو تجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ اور نہ غضب الٰہی نازل ہونے کی بددعا کرو۔ اور نہ دوزخ میں داخل ہونے کی بددعا کرو۔ (ترمذیؒ / ابوداؤدؒ)

وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَآءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا

حضرت ابی درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف جاتی ہے اور آسمان کے دروازے اس لعنت پر بند کر دئے جاتے ہیں (یعنی اس

marfat.com

ثُمَّ تَلْعَنُ يَمِيْنًا وَشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِىْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذَالِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا

(رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

لعنت کو آسمان پر جانے کا راستہ نہیں دیا جاتا) پھر وہ لعنت زمین کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور زمین کے دروازے بھی اس پر بند کر دیے جاتے ہیں۔ پھر وہ دائیں بائیں جاتی ہے (اور اس جانب بھی وہ راستہ نہیں پاتی) آخر وہ اس شخص یا چیز کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ جس پر لعنت کی گئی ہے اگر وہ لعنت کی اہل اور مستحق ہے، تو اس پر ٹھہر جاتی ہے۔ اور اگر وہ اہل و مستحق لعنت کا نہیں ہے۔ تو لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے

(ابوداؤدؒ)

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَآءَهٗ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهٗ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ ہوا نے ایک شخص کی چادر کو اڑا دیا۔ اس شخص نے ہوا پر لعنت کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہوا پر لعنت نہ کر اس لئے

marfat.com

مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ)

کہ وہ مامور ہے۔ (یعنی حکم الٰہی سے چلتی ہے۔) اور واقعہ یہ ہے، کہ جو شخص کسی چیز پر لعنت کرتا ہے، اگر وہ چیز لعنت کی اہل و مستحق نہیں ہوتی تو وہ لعنت کہنے والے پر لوٹ آتی ہے۔ (ترمذیؒ، ابوداؤدؒ)

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغْنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِيْ عَنْ اَحَدٍ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ (رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ میرے صحابہؓ میں سے کوئی شخص مجھ کو کسی شخص کے متعلق کوئی بری بات نہ سنائے۔ اس لئے کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں۔ کہ جب میں تمہارے پاس آؤں۔ تو میرا سینہ صاف ہو۔ (یعنی کسی کے متعلق کوئی بری بات سن کر میرے دل میں کینہ نہ ہو) اور نہ میں کسی سے ناراض ہوں (ابوداؤدؒ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

marfat.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ لَقَدْ قُلْتِ كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ)

کہتی ہیں۔ کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ صفیہؓ کی بابت (یعنی ان کے عیب کی بات) آپ کے سامنے، کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے، یعنی وہ پستہ قد ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے جواب میں فرمایا تم نے ایک ایسا کلمہ کہا ہے۔ کہ اگر اس کو دریا میں ملا دیا جائے، تو وہ دریا پر غالب آجائے۔ یعنی اس دریا کی حالت کو بدل دے۔ (مطلب یہ ہے۔ کہ تمہارے اس ایک کلمہ کی جب یہ حالت ہے۔ کہ دریا کی حالت کو بدل دے تو اس کے گناہ کا کیا مرتبہ ہوگا) یعنی کسی کی اتنی سی غیبت بھی ناجائز ہے

(احمدؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ)

یہ چند باتیں

آپ کی رہنمائی کے لئے لکھی گئی ہیں۔ ان کے بغیر کوئی آدمی — انسانی، مذہبی

marfat.com

اور قومی تعمیر میں مصروف ہو کر کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ آپ کا نصب العین انسانی، مذہبی اور قومی تعمیر ہے آپ ان پہ سختی سے عمل کریں۔ اللہ آپ کو ان پہ استقامت بخشے۔ امین دین کے اوامر و نواہی بیشمار ہیں۔ ہمارا مدعا محض علم سکھانا نہیں علم پر عمل کرنا ہے۔ اصطلاح دین میں اہل علم سے مراد وہ عالم ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور آپ کو ساری دنیا میں گنتی کے عالم ملیں گے جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ آپ کی فطرت (ضمیر) ہر بات میں آپ کی رہنمائی کے لیے کافی ہے اور ہر قول و فعل کی اچھائی اور برائی کی تصدیق آپ کی ضمیر کرے گی اور آپ کو ساری عمر کوئی بھی ایسا عقدہ پیش نہیں آنا جس کی کہ رہنمائی آپ کی ضمیر نہ کرے آپ کی ضمیر کتاب مبین کا ایک کھلا ورق ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا اور کتاب اللہ یعنی قرآن کریم کتاب مبین کی تصدیق کرتا ہے۔ اس پر تنقید نہ کریں غور کریں یہ عین حق ہے۔ ماشاء اللہ، یا حیّ یا قیّوم

باتیں کرنا اتنا مشکل نہیں جتنا کہ باتوں پر عمل کرنا مشکل ہے اور جب تک آپ اپنی باتوں پر عمل نہیں کرتے آپ کی کوئی بات کوئی رنگ نہیں لا سکتی آج باتوں کا وقت نہیں عمل کا وقت ہے لوگ ہماری باتیں سن سن کر اکتا چکے ہیں اور ہم سے منہ موڑ چکے ہیں اس لیے کہ ہم جو کہتے ہیں کرتے نہیں۔ کہتے سب کچھ ہیں کرتے کچھ نہیں۔ ہمارے اعمال ہمارے علم کے مطابق نہیں جب کہیں بات کرنے لگتے ہیں محفل کو جما دیتے ہیں سامعین کو گرما دیتے ہیں، ہر موضوع کو کمال تک پہنچا دیتے ہیں۔ کوئی بھی کمی باقی نہیں رہنے دیتے لیکن جب عمل کا وقت آتا ہے تو اپنی کسی بھی کہی ہوئی بات کے مطابق عمل نہیں کرتے۔ آپ اس حقیقت کو اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیں کہ خالق مخلوق کے صرف اس کلام کو جس پہ کہ متکلم نے عملی مہر نہ دیا ہو، نگار خانۂ دہر میں خلق کی زبان پہ زندہ اور جاری رکھتے ہیں۔ یہی آپ کی باقیات الصالحات اور یہی

marfat.com

مخلوق کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ اللہ کے دین، اسلام کی دعوت و تبلیغ میں ایک دفعہ مصروف ہو کر پھر اسے ترک کر دینا یا سستی کرنا کسی بھی طرح جواں مردوں کو زیب نہیں دیتا۔ نہ ہی ظاہر و باطن کی دو رنگی پھبتی ہے۔ دو رنگی سے مراد ظاہر میں کچھ اور باطن میں کچھ اور ہوتا ہے۔ آپ کا ظاہر و باطن ایک ہو، باطن ظاہر کے عین مطابق اور ظاہر و باطن میں بال بھر بھی کوئی فرق نہ ہو۔ جگہ جگہ ہیرا پھیری اور مکر و فریب کا جال بچھا ہوا ہے۔ اس جال کا ناظم شیطان ہے اس سے صرف وہی بچا جسے اللہ نے بچایا۔ شیطان ہر وقت ہر آدمی کی گھات میں رہتا ہے اور دھاک میں رہتا ہے جس بھی طرح کوئی مرے اسی طرح اسے مارتا ہے۔ ابلیس کے حربے ہر کسی کی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ شیطان نے ہر کسی کو ہر میدان میں دھوکا دیا اور ہر وقت ہر کسی کے پیچھے لگا رہا۔ دم بھر کے لیے بھی دور نہ ہٹا۔ شیطان آپ کے نفس کا مشیر ہے۔ طرح طرح کی باتیں سکھلاتا رہتا ہے اور نفس جیسے چاہتا ہے کروالیتا ہے اور حتی الامکان آپ کی ایک بھی نہیں مانتا اور نہ ہی آپ کی مرضی کے مطابق کوئی کام کرتا ہے۔ اللہ آپ کو اس کشمکش سے نکال کر اپنی سیدھی راہ دکھائے اور اپنے لطف و کرم سے اس پر عمر بھر چلائے۔ یہی میری دعا ہے۔

یا حی یا قیوم

آپ کو مختلف خیال کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا اور طرح طرح کے سوالات کا جواب دینا ہوگا آپ ہر سوال کا جواب قرآن کریم اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق تحمل مزاجی سے دیں اور کسی بھی سوال پہ کبھی مشتعل نہ ہوں، نہ ہی کسی امر پر طویل بحث کریں۔

احکام و عقائد سادہ عام فہم اور صاف ہیں انہیں پیچیدگی کی شکل نہ دیں جو بات نہ آتی

marfat.com

ہو صاف کہہ دیں کہ مجھ کو نہیں آتی۔

اختلافی مسئلہ میں کبھی بحث نہ کریں۔ ان سب کا ایک مستقل جواب یہ ہے کہ دین اسلام میں چار مشہور و معروف مجتہد ہوئے ہیں۔ چاروں سیدھی راہ پہ تھے جو جس سے عقیدت رکھتا ہے۔ حق پر ہے۔

آپ اپنا عقیدہ بیان کریں کسی کے عقیدہ کی تردید نہ کریں۔ اللہ آپ کو دین کا فہم عنایت فرمائے۔ آپ اپنا عقیدہ اس انداز سے بیان کریں کہ سامعین کو تسلیم کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔

اگر اس دوران آپ کو کوئی بُرا بھلا کہے تو صبر کریں۔ صبرِ جمیل (جس میں شکایت کا نام تک نہ ہو) چپ رہیں کوئی جواب نہ دیں اور نہ ہی تُو۔ تُو۔ میں میں تک نوبت پہنچائیں ہمارے وطن کا ایک مقولہ ہے ——"اک چپ سو نوں ہراوندی اے" —— دین اسلام کی تبلیغ کرنے والے دینِ اسلام کی خاطر اپنے نفس کو بات بات پہ پامال کر دیا کرتے ہیں۔ کبھی مشتعل نہیں ہوتے۔ نہ ہی کسی کہنے والے کی کسی بات کو برا مانا کرتے ہیں۔

خبردار آپ کی زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکلے جس سے کہ کسی کے دل کو ٹھیس پہنچے آپ ہر معاملہ میں انتہائی حلم سے کام لیں۔ آپ کا حلم آپ کی کامیابی کا امین ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز

آپ اللہ کے بندوں کو اللہ کے دین اسلام کے احکام سنانے اور سکھلانے نکلے ہیں۔ ایک دوسرے سے لڑنے اور زور آزمانے نہیں نکلے۔

اگر کوئی آپ کو مسجد سے دھکا دے کر بھی باہر نکال دے تو آپ کی پیشانی پر بل تک نہ آئے۔ آپ ہر حال میں اپنے اللہ کے ساتھ رہیں۔ آپ کو معلوم ہے —— اللہ رب العالمین —— احکم الحاکمین —— قوی العزیز —— احد الصمد —— ہر شے کا مالک

marfat.com

ہر شے کا خالق ـــــ ہر شے پہ غالب ـــــ اور آپ کا سب سے بڑھ کر محسن و مربی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کی موجودگی میں آپ کا بولنا گستاخی تدبیر نفاق اور ہستی عین شرک ہے۔

یا حیُّ یا قیُّوم

آپ اللہ کے حضور میں خاموش رہیں اور اپنا ہر معاملہ اللہ ہی کے حوالے کر دیں اور ہر وقت اس حال میں رہیں جیسے کہ کسی نے تجھ کہا ہی نہیں ہوتا۔

اور آپ کا یہ عزم یہ استقلال اور اس امر پر کمر باندھنا آپ کی پوری کامیابی کی دلیل ہے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَانِیْ کُلَّهٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ اٰمین:

یہ چند بنیادی اسباق آپ کے فکر و عمل کے لیے بیان کیے جاتے ہیں۔ آپ ان میں غور و فکر کریں اور ان کے مطابق اپنی زندگی کو ڈھالیں آپ کا رہن سہن، آپ کے اقوال و افعال، غرضیکہ آپ کی ساری زندگی دین اسلام کے مطابق ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو آپ کے علم پہ عمل کی توفیق بخشے۔ آمین ـــــ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے ـــــ

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: ۱۹)

یعنی یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔

۲- فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ج (الانعام ۱۲۵)

یعنی اللہ جس کسی کے لیے ارادہ کر لیتا ہے کہ اسے ہدایت نصیب کر دے، اس کا سینہ وہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔

۳- وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ: (آل عمران ۸۵)

marfat.com

یعنی اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو تلاش کرے گا سو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ شخص آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔

۴۔ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ (البقرہ ۲۰۸)

یعنی اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے۔

۵۔ وَمَنْ یَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ (مائدہ ۵۶)

یعنی اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان والوں سے دوستی رکھے گا سو وہی جماعت ہے اللہ کی اور وہی غالب ہے۔

۶۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِهِمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهٖ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) میں نے تمہارے اندر دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونو کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے رسول خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت

۷۔ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ:

جو شخص میری امت میں فساد برپا ہونے کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

۸۔ نَضَّرَ اللّٰهُ اَمْرًا سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهٗ کَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ

اللہ تر و تازگی بخشے اس شخص کو جو ہم سے کچھ سنے اور پھر اس کو ٹھیک اسی طرح

marfat.com

پہنچادے کہ جس طرح سنا تھا۔ بسا اوقات بہت سے لوگ جن تک حدیث پہنچائی جاتی ہے وہ سامع سے زیادہ بہتر اس کے محافظ ہوتے ہیں۔

۹۔ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَّكُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شَافِعًا وَّشَهِیْدًا

جو میری امت کے لوگوں کو دینی امور سے تعلق رکھنے والی چالیس حدیثیں یاد کر کے پہنچائے اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے روز اسے عالم کر کے اٹھائے گا اور میں اس کا سفارشی اور گواہ ہوں گا۔

انت الهادی انت الحق لیس الهادی الا هو: یا حیّ یا قیّوم یا ذوالجلال والاکرام

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ آمین

لیجئے اب اللہ کی رحمت آئی اور آپ کا اصلی کام شروع ہونے لگا آپ اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام کے حضور میں سچے دل سے سچی توبہ کریں۔ ہر گناہ سے صغیرہ ہو یا کبیرہ جو بھی اس وقت تک آپ سے ہوا اور آپ کے نامۂ اعمال میں درج ہے سچی توبہ کریں بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمانے والے غفور الرحیم ہیں۔

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

۱۔ وَیَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ ط (التوبہ ۱۵)

اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا توبہ نصیب کرے گا۔ (توبہ کی توفیق دے گا)

۲۔ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (التوبہ ۱۰۴)

marfat.com

بیشک اللہ تعالیٰ آپ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے۔

۳۔ اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ط (النسا: ۱۷)

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ذمہ ان کی توبہ قبول کرنی ہے جو جہالت سے بُرا کام کر بیٹھتے ہیں اور فوراً توبہ کرتے ہیں تو ان کو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔

۴۔ فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط (المائدہ ۳۹)

پھر جس نے اپنے ظلم کے بعد توبہ کی اور اصلاح کی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے

۵۔ فَاِنْ تُبْتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ج (التوبہ: ۳)

سو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے۔

۶۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط (البقرہ: ۲۲۲)

بیشک اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز صفائی رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

واضح ہو کہ توبہ ہر ولایت کا پہلا زینہ ہے۔ اسلام کی ساری تاریخ پڑھیں جس نے بھی پایا اور جب بھی پایا توبہ ہی کر کے پایا اور توبہ ہی کی بدولت پایا۔ جتنی پکی توبہ اتنا ہی اونچا مقام۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنِ الْاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِيْ وَاِنِّيْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِي الْيَوْمِ

marfat.com

مِائَۃَ مَرَّۃٍ (رَوَاہُ مُسْلِمٌ)

"حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ پردہ ڈالا جاتا ہے میرے دل پر اور میں استغفار کرتا ہوں دن میں سو بار" (مسلمؒ)

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ (مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ بندہ جب اقرار کرتا ہے اپنے گناہ کا۔ اور پھر توبہ کرتا ہے۔ تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے (بخاریؒ و مسلمؒ)

طریقِ کار

جب کہ آپ نے اسلام کی دعوت و تبلیغ کو اپنی زندگی کا نصب العین بنایا ہے۔ آپ کفایت کے درجہ کی روزی کے لیے دنیاوی کاموں میں لگیں۔ اور اپنے کام سے فارغ ہو کر اپنی فراغت کا پورا نہیں تو کافی وقت دین اسلام کی دعوت و تبلیغ میں گذاریں۔ آپ جہاں بھی ہیں اور جیسے بھی ہیں اسلام کے مبلغ ہیں —— آپ نے ہر کسی کو بلا تمیز اعلیٰ و ادنیٰ دین اسلام کے احکام امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پہنچانے ہیں۔ جس بھی علم و حکمت سے پہنچا سکو۔ پہنچانے ہیں اور دعوت و تبلیغ میں حلم سے بہتر اور کوئی ذریعہ مؤثر نہیں۔

marfat.com

اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی راہ سے ہر رکاوٹ دور کردے اور اللہ ہی راہوں کو ہموار و آسان کرنے والے ہیں۔

یاحَیُّ یاقیُّوم

آپ کے لئے اللہ تبارک و تعالےٰ سے دُعا ہے

کہ وہ آپ کو اپنے دینِ اسلام کی دعوت و تبلیغ پہ عمر بھر کے لئے — یعنی زندگی کے آخری سانس تک استقامت مرحمت فرمائے — آمین! یاحَیُّ یاقیُّوم — برحمتک استغیث اصلح لی شانی کلّہ ولا تکلنی اِلےٰ نفسی طرفۃ عینٍ 'امین!

یہ ابتدائی مراحل ہیں، اللہ انہیں قبول فرما کر اس میں برکت بھر دیں — آمین! — اور

اللہ ہی کی توفیق و عنایت سے احقر نے یہ چند سطور رقم کیں

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ! 'اٰمِیْنْ

آپ کا دین آپ کی دنیا سے آگے ہو

ہماری دنیا ہر لحاظ سے آگے اور دین پیچھے ہے۔ چاہیئے یہ کہ دین آگے ہو اور دنیا پیچھے۔ آپ اپنے دل کا جائزہ لیں دل جیسے دنیاوی منصوبوں میں مصروف ہے دینی میں نہیں۔ دین کے معاملہ میں ہماری طلب خام اور کوشش ناتمام ہے۔

marfat.com

ہمارا ذہن

شب و روز دنیاوی ترقیات کو حاصل کرنے کی تدابیر میں مصروف رہتا ہے - بڑے سے بڑا دیندار بھی اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے اتنی کوشش نہیں کرتا، جتنی کہ ایک چھوٹے سے چھوٹا دنیادار اپنی دُنیا کو ترقی دینے کے لئے کرتا ہے

لحد سے مہد تک

زندگی کے ہر پہلو پہ نظر ڈالیں. دنیا آگے اور دین پیچھے ہے اور جو قدر و منزلت دنیا کو ہے — دین کو نہیں۔

دین کا مدرسہ

مسجد کا صحن — مُعلّم غیر ذمہ دار — اور قربانی کی کھالوں اور زکوٰۃ پر چلتا ہے۔

والدین لڑکے کو ایک بار مسجد میں بھیج کر پھر کبھی یہ دریافت نہیں کرتے کہ لڑکے کی تربیت کے لیے انہیں کیا کچھ کرنا چاہیئے۔ دیہاتوں کے برائے نام دینی مدرسوں میں طلبا کے لیے کتابیں تک نہیں اور نہ ہی کوئی نظم و نسق ہے۔

اس کے برعکس

دنیاوی تعلیم کے لئے —

باقاعدہ درس گاہیں (سکول اور کالج) ایک سے ایک بڑھکر فارغ التحصیل معلّمین، اور محکمہ تعلیم کی منظور کردہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور معیاری نصابی کتابیں ہوتی ہیں - اور قوم کے ہونہار صحت مند بچے - پورے

marfat.com

ذوق و شوق سے سکولوں میں داخل کئے جاتے ہیں

دنیاوی تعلیم کی درس گاھیں جگہ جگہ اور

دین کی کہیں کہیں ھیں۔

اللہ کی عبادت

کرنے والے بھی اکثر اسی نیت سے اللہ اللہ کرتے ہیں — کہ — اللہ اللہ کی برکت سے ان کے دنیاوی امور میں برکت ہوگی۔ محض خوشنودی رضا کے لیے بہت کم لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ مبالغہ نہیں حقیقت ہے کہ ہماری توجہ دینی اور دنیوی امور میں متوازن نہیں ہر جگہ یہ ترازو دنیا کی طرف جھکا ہوا ہے۔

اگر

حضرت صاحب کی نظروں میں دینی علوم کی کوئی اہمیت ہوتی — تو

صاحب زادے کو دین کا علم سکھلاتے

اور — آج تک ہر دینی کتاب کا اردو میں ترجمہ ہو چکا ہوتا —

نوخیز دماغ دینی علوم کی صلاح و ترقی کے لئے طرح طرح کی تدابیر

سوچتا — درس گاہوں کی اصلاح نصاب اور نظم مرتب کرتا —

خیر — یہ وقت تنقید کا نہیں

تعمیر کا ہے — جب بھی آپ کو فرصت ہوا کرے — سوچا کریں

کہ کس طرح آپ اپنے دوستوں کو دین کی طرف بلانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں ہم کس حکمت سے اپنے ان پڑھ اور پڑھے ہوئے بھائیوں کو اللہ کی اطاعت اور ذکر کی طرف بلائیں۔ اپنے دین کو دنیا پہ ترجیح دیں لیکن دنیا کو دین پہ کبھی ترجیح مت دیں ہماری اصل اور

marfat.com

تمام توجہ کا مرکز دعوت و تبلیغ الاسلام ہے اور ہماری نظروں میں تمام دنیاوی امور ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم پہلے دین دار ہیں پھر دنیادار۔

اسی طرح آپ کا کوئی عمل عرف عام کے منافی نہ ہو اور آپ کی عظمت اس میں ہے کہ آپ عزیمت کو رخصت پہ ترجیح دیں اور حتی المقدور رخصت کی طرف متوجہ نہ ہوں یعنی بغیر کسی معقول عذر اور مجبوری کے محض نفس کی بنا پہ رخصت کی طرف مائل نہ ہوں۔

آپ کی زندگی مثالی خوشگوار اور معاشرہ میں پسندیدہ ہو اور آپ ہر وقت دین کے بارے میں سوچ بچار کیا کریں کہ معاشرہ میں کیا خرابیاں ہیں اور کیوں ہیں اور کس طرح انہیں دور کیا جا سکتا ہے۔!

یوم سعید جمعۃ المبارک ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللھم صل علی سیدنا
محمد وآلہ وعترتہ بعدد
کل معلوم لک استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ

تعلیم اسلام

تبلیغ الاسلام

تعظیم اسلام

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول للمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

تعلیم الاسلام • تبلیغ الاسلام • تعظیم الاسلام

○

جو کچھ اللہ کی کتاب قرآنِ کریم اور سنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں ہے۔ **تعلیم الاسلام** ہے۔

تعلیم الاسلام کا سیکھنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

دین اسلام کا جو علم جسے آتا ہو۔ اس کا دوسروں تک پہنچانا اور غیر مسلم کو دین اسلام کی دعوت دینا بھی ہر مسلمان مرد اور عورت کے ذمے ضروری ہے اسے اصطلاح میں **تبلیغ الاسلام** کہتے ہیں۔

اپنے دین اسلام کے ہر اصول و حکم کو ہر دیگر مذہب کے ہر اصول و حکم سے اعلیٰ ارفع، افضل، اکرم و اعظم تسلیم کرنا **تعظیم الاسلام** ہے۔

ہمارا دین، ہمارا مذہب، ہماری ملّت، ہماری تہذیب، ہمارا تمدن غرضیکہ ہماری ہر شے، ہر کسی سے اعلیٰ و اکمل ہے اور ہماری ہر تعلیم ہر لحاظ و اعتبار سے مکمل اور مستحسن ہے ہم کسی بھی علم و فن کے لیے ہرگز کسی دوسرے کے محتاج نہیں۔ ہم ہر علم و حکمت کے لیے صدیقؓ و عمرؓ و عثمانؓ و علیؓ کی طرف رجوع کرتے ہیں ارسطو اور افلاطون کے کسی فلسفہ کے ہم محتاج نہیں۔ مذہب اسلام دین فطرت کی تکمیل ہے۔

یورپ کا دانشور تسلیم کر چکا ہے۔

marfat.com

ہر کسی نے ہر علم و حکمت ہم سے سیکھا اور ہم ہی نے سب کو سکھلایا۔
حکمت ہماری قومی میراث ہے۔

دین اسلام کی اتباع ہی دین اسلام کی عزت، ادب، احترام، تعظیم و تکریم ہے۔ اللہ کے دین اسلام کی عزت و تعظیم کرنے والا اللہ کے ملک میں کبھی بے عزت و ذلیل نہیں ہو سکتا۔ غریب الوطن ہو سکتا ہے۔ درماندہ ہو سکتا ہے مگر بے مکرم نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے دین اسلام کی عزت و تعظیم ہی اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے رسولِ اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و تعظیم ہے۔

اللہ اپنے دین اسلام کی عزت و تعظیم کرنے والوں کو اپنے لطف و کرم سے اپنے ملک میں معزز و مکرم بنا دیتا ہے اور زندگی جاوید عنایت فرماتا ہے۔

آپ کے ہر قول و فعل میں دین اسلام کا ادب دین اسلام کی عزت و تعظیم پائی جائے اور کسی بھی امر میں دین اسلام کی ذرہ بھر بھی بے ادبی و گستاخی نہ کی جائے اور نہ ہی کبھی لاپرواہی برتی جائے۔

دین اسلام کو تر و تازگی بخشنے والے خدام ہمیشہ تر و تازہ رہے کسی بھی زمانہ میں کبھی نہ اجڑے۔ دلوں میں مقیم رہے۔

یا حیُّ یا قیُّوم

ہر معاملہ میں، قولی ہو یا فعلی، دین آگے ہو دنیا پیچھے بات بات پر اور ہر بات پر دین اسلام کی عزت و تعظیم کا پورا پورا احترام رکھا جائے اور آپ کا کوئی بھی قدم دین کے خلاف ہرگز نہ اٹھے اور نہ ہی آپ کبھی کسی بھی قسم کی دین کی ہتک کریں آپ کا کوئی باطنی حال دین کے ظاہری احکام کے کبھی خلاف نہ ہو۔

marfat.com

آپ کی کوئی بھی حرکت اور آپ کا کوئی بھی عمل حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ کے خلاف نہ ہو۔ کبھی قابل اغتنا ہے خلاف قابل معافی نہیں۔

دین اسلام کی عزت پہ اپنی عزت نثار کر دیں۔ اس میں آپ کی بھلائی اور اسی میں آپ کی عظمت ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

جو ذہن ساری عمر اپنے خالق کی توحید کو نہ سمجھ سکا۔ اس سے کس علم و حکمت کی توقع ہو سکتی ہے۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

"میں علم کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے"

اور

"میں حکمت کا شہر ہوں اور علیؓ اس کا دروازہ ہے"

ہم ہر قسم کی ہر علم و حکمت کے لیے کلیتہً، مولائے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمانہ حاضرہ کے آلات حربیہ بھی ہمیں ہمارے ہی شہر سے مل سکتے ہیں۔

شہر میں جو بھی داخل ہوا دروازہ سے گذر کر ہوا فصیل پھاند کر کوئی اندر داخل نہ ہوا۔

ارسطو بیچارہ اپنے زمانہ کا جو کچھ بھی ہوگا اسلام میں اس کا کوئی مقام نہیں اس کی کسی علم و حکمت کو اسلام میں کوئی دخل نہیں اور ہمیں اپنی علم و حکمت پر بیحد ناز ہے۔

ہم اپنے دین اسلام کی سکھلائی اور بتلائی ہوئی علم و حکمت کی عالمگیر برتری کے دعوے دار ہیں دوسرا کوئی اپنی کسی علم و حکمت کا ایسا دعویدار نہیں ہو سکتا۔

ارسطو بے شک اپنے زمانے کے قرن کا رجل عظیم ہے مگر اس کی صحیح تعلیم و قول جو نسخہ تمن تاریخی انداز سے ہمارے ہاتھوں میں موجود ہے کیا اس کا بین ثبوت ہے کہ

marfat.com

یہ منسوب شدہ فلسفہ انکا ہی ہے؟ یا یہ بھی جس طرح آسمانی کتابوں کا (صحائف انبیاءؑ کا) حشر ہمارے ہاتھوں ہو چکا ہے (تحریف و تبدل) وہ اس سے مبرا ہے؟ ہمارے پاس انسانیت کے نجات دہندہ وحی ربانی کے امین، سرور کونین کے ارشادات مطہرہ حکمت سے لبریز محفوظ و مامون دستیاب ہیں۔ ان کے پر حکمت قولوں نے ہمیں ہر فلسفہ اور تمام فلسفیوں کے فلسفوں سے بے نیاز کر دیا ہے۔ یہ آپکا ہی ارشاد مبارک ہے۔

قول الحکمۃ ضالت المؤمن اذا وجدھا اخذھا

یعنی حکمت کے قول مسلمان کی اپنی ہی کھوئی ہوئی پونجی ہے۔ جہاں سے اسے ملے لے لیتا ہے۔

اور علم کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ

العلم سلاحی

علم میرا ہتھیار ہے۔ ہتھیار سے ہی انسان اپنا دفاع کرتا ہے۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے۔

ھل من عندکم من علم فتخرجوہ لنا

کیا تمہارے پاس کوئی چیز علم میں سے ہے تو ہمارے سامنے ظاہر کرو۔

ارشادات نبویہ ہے۔

طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ

علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔

اطلبوا العلم ولو کان بالصین

علم حاصل کرو بے شک تمہیں چین جانا پڑے۔

marfat.com

کوئی بھی دنیا کا مذہب علم کے لیے اتنی فراخ دلی رکھتا ہے؟ معلومات کی حد تک ان کی تعلیم یعنی ارسطو اور افلاطون کو پڑھنا گناہ نہیں مگر یہ تعلیم اس کے مقابلے میں جو ہمیں صدیقؓ و فاروقؓ اور عثمانؓ و علیؓ جیسے بزرگوں سے ملی ہے جس کا ہمیں مکمل اطاعت کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ جن کے ارشادات واضح، دلیل، حجت، بینات، روشنی کا مینار ہیں۔ ان کے سامنے ہر تعلیم ادھوری اور ہیچ ہے۔ جنہوں نے وحی ربانی سے فیض پاکر روشن ضمیری سے راہنمائی کی ہو۔ اس کا مقابلہ ایک ایسی تعلیم جو صرف ذہنی دکا سے تعلق رکھے افزوں تر نہیں ہو سکتی حکمت عین عدل ہے ایک شخص نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یونان کے فلاسفہ کا خلاصہ پیش کیا۔ آپ نے نفرت نہیں فرمائی بلکہ یوں فرمایا میں اس سے بہتر اور مکمل تعلیم دیا گیا ہوں۔ میرا مسلک فطرت کی تکمیل ہے اور یورپ کا دانشور طبقہ اس حقیقت کا دل سے معترف ہے اسلام اللہ کا دین اور ساری کائنات اللہ کی مخلوق ہے۔ اور مخلوق کے لیے خالق کا ہی دین معروف ہو سکتا ہے۔

اللہ ربّ العالمین نے جب حضرت انبیا و سیّدنا آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو پیدا فرمایا۔ اُس کے ساتھ ہی اپنے دینِ اسلام کو معرضِ وجود میں لایا۔

دین اللہ کا ہے اور اللہ نے اس دین کو حضرت آدم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے لیے منتخب فرمایا۔

اس کے بعد جتنے انبیاءؑ الصّلوٰۃ والسّلام اس دُنیا میں آئے سب کے لیے اسلام ہی دین رہا۔ حتیٰ کہ خاتم النبیّین حضور اقدس واکمل جناب رسولِ

marfat.com

اکرم واجمل اطیب واطہر روحی فداصلی اللہ علیہ وسلّم تشریف لائے اور نبوت بھی پایۂ تکمیل کو پہنچی اور دین اسلام بھی۔

اسلام قدیم ترین دین ہے جو اللہ نے بندوں کے لئے منتخب فرمایا۔ اور تمام مذاہب اسی دین کا ماحصل ہیں۔ حتیٰ کہ غیر مسلم فرمانرواؤں نے بھی اپنے مُلکی قوانین اسلامی قوانین ہی سے مرتب کئے۔

دین اسلام کا ہر اصُول وحکم فطرت کے عین مطابق، سہل ترین اور دانش وحکمت سے بھرپور ہے۔ عقل مخلوق سے خالق کی حکمت کو کیونکر پا سکتی ہے۔ اور خالق کے بنائے ہوئے قانون پہ کیونکر اور کیسے کوئی عقل اعتراض کر سکتی ہے۔

دین اسلام سے انحراف خالق سے انحراف اور خالق سے انحراف صریحاً کفر ہے۔ اسلام کے کسی بھی اصُول کو لیں سراسر حکمت پہ مبنی اور بھلائی کا سرچشمہ ہے۔ عقل بیچاری اپنے لیے کیا سوچ سکتی ہے۔ کسی عقل کو تو اتنا بھی پتہ نہیں کہ کل کیا ہونے والا ہے اور نہ کسی حکمت کو سمجھنے کی پوری صلاحیت ہے۔ ہندو اگرچہ دین اسلام کا منکر ہے پھر بھی اس کی صداقت کا دل سے معترف ہے کہ اسلام پکّا اور سچّا مذہب ہے اور اس حقیقت کو ہمیشہ ان الفاظ میں دُہراتے ہوئے نہیں جھجکتا کہ مسلمانوں کا دین پکّا اور ہمارا دین کچّا ہے۔ دین اسلام کے سوا جتنے بھی مذاہب آج دُنیا میں ہیں سب کے سب اسلام ہی سے ماخوذ ہیں۔

جسے بھی کوئی کلام ہے مسلمان سے ہے اسلام سے نہیں۔ ہمارے

marfat.com

قول و فعل میں موافقت نہیں جو ہم جانتے ہیں مانتے نہیں اور جو کہتے ہیں کرتے نہیں۔ اسی درماندگی کی بدولت ہر کوئی دوراہے پہ پریشان ہے۔ اور ہمارے فکرِ گستاخ کی بجلیاں ہمارا اپنا ہی خرمن جلانے کے درپے ہیں۔ بے شک اسلام ہی انسان کی سب سے بہترین پناہ گاہ ہے۔ اور اس وقت انسان کو ہلاکت خیزیوں سے بچانا ہی سب سے بڑا جہاد ہے۔ یہ اسلامی شعار و کردار سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلّم اور خلفائے راشدین کا شعار و کردار ہے۔

ہم اسلام کی تعظیم نہیں کرتے بلکہ اپنی تعظیم کرواتے ہیں اگر ہم محض اسلام ہی کی تعظیم کرتے اس تعظیم کی بدولت ہماری کایا پلٹ جاتی۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔

اپنا اپنا کام تو ہر کوئی کرتا ہے۔ آپ کا دوسروں کے کام آنا کسی کا بوجھ اپنے کاندھوں پہ اٹھانا۔ ہر غمگین کی دلجوئی کرنا۔ کسی کے غم میں شریک ہونا۔ کسی کے کام آکر دلی مسرت محسوس کرنا اور ہر کسی کو اپنے سے بہتر سمجھنا اسلام کا بنیادی دستور ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ دستور اسے اپنانا باعثِ نجات اور نہ اپنانا موجب ہلاکت و تباہی ہے۔ اور کوئی بھی عقل مند اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالا کرتا۔ اسلام کی سب سے بڑھ کر تعظیم اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے شہدا نے کی۔ جنہوں نے اپنے خون سے دین و اسلام کو زندہ رکھا۔ مثلاً سب سے پہلے جب دین اسلام بیمار ہوا تو سیدنا حضرت امام حسین علیہ السلام نے

marfat.com

اپنا اور اپنے سارے قبیلے کا خون دے کر ہمیشہ کے لیے تر و تازہ کر دیا۔ اس وقت ہزاروں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ لیکن اللہ نے اپنے دین و اسلام کے مرجھاتے ہوئے پودے کو سینچنے کے لیے اپنے پیارے حبیبؐ کے نواسے ہی کے خون کو قبول فرمایا۔ اسی طرح دین ہر کسی کی قربانی قبول نہیں کرتا اور حضرت امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اسلام کی تعظیم کی حد ہی کر دی۔ اور ایسی تعظیم کی مثال کسی اور قوم کا کوئی فرد قیامت تک پیش نہیں کر سکے گا۔ وائے ناداؤ! اپنے نبی کے نواسے کے سارے خاندان کو بغیر کسی جرم کے اس بے رحمی سے شہید کیا کہ دنیا کا سنگدل سے سنگدل انسان بھی ایسا ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ توبہ! توبہ! توبہ! جس نبی کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ جس کی سنّت پہ دونوں جہانوں کے اعمال مرتب ہوتے ہیں۔ اس کی بیٹی کے بیٹوں کو ہائے ہائے کس بے دردی سے ایک ایک کر کے شہید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ جلدی کرو جمعہ کا وقت ہو چکا ہے ہم نے جا کر جمعہ پڑھنا ہے۔

ایک آدمی نے حضرت عیسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے چوری کی اور پھر اُس نے قسم کھائی کہ اُس نے کوئی چوری نہیں کی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے اللہ کی قسم کی تعظیم کی اور کہا کہ اس نے چوری نہیں کی۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ اس شخص نے تو آپ کے سامنے چوری کی ہے آپ نے فرمایا کہ چور نے میرے جلیل القدر ربّ کی قسم کھائی ہے پس میں اپنے ربّ کے نام کی تعظیم کرتا ہوں اور چور کو معاف کرتا ہوں۔

marfat.com

قرآنی تعلیم کی تعظیم اللہ کی تعظیم اور سنّت نبوی کی تعظیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے۔ قرآن و سنّت کے کسی حکم کے خلاف کسی بھی قسم کی قول ہو یا فعل کبھی گستاخی نہ کی جائے۔ ہر آیت اور ہر سنّت کی تعظیم کی جائے تعظیم کے دو مقام ہیں۔ پہلے زبان اور دل سے اقرار کرنا۔ اور دوسرے جہاں تک ممکن ہو سکے اس پہ عمل کرنا۔ تعظیم کے ساتھ عمل نورٌ علیٰ نور ہے۔ لیکن عمل کے بغیر بھی تعظیم ایک عمدہ عمل ہے۔ اللہ اور اسکے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم کے خلاف ذرّہ بھر بھی بے ادبی و گستاخی نہ کی جائے۔ بات بات پہ اور ہر بات پہ ادب و تعظیم کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

تعظیم الاسلام کا ایک جلیل القدر نمونہ جو عمر فاروقؓ نے دیا وہ یہ ہے کہ حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے دربار میں ایک عورت نے آکر عرض کی کہ اُن کے صاحبزادے نے

اُس سے ایسے ایسے کیا ہے

یہ سُن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھرے ہوئے شیر کی طرح مسندِ خلافت سے اُٹھے اور گھر کو چل دیئے۔ صاحبزادہ اس وقت کھانا کھا رہا تھا۔ اس سے فرمانے لگے لڑکے اس کھانے کو جلدی جلدی کھا لے۔ یہ تیرا آخری کھانا ہے۔ اس کے بعد پھر تمہیں کبھی کھانا نصیب ہوگا۔ گلے سے پکڑا اور عدالت میں لائے۔ اس عورت سے فرمایا۔ وہی بات جو تُو نے پہلے کہی تھی پھر سے دُہرا۔ عورت نے اسی طرح بات پھر

marfat.com

سے دُہرا دی۔ پھر لڑکے سے پُوچھا کہ جو کچھ یہ عورت کہہ رہی ہے۔ سچ ہے؟ لڑکا خاموش رہا۔ انہوں نے کہا تیری خاموشی اُس کے دعوے کی سچائی کی دلیل ہے۔

اس کے بعد حضرت عمر فارُوق رضی اللہ تعالےٰ نے اپنے لڑکے پر شرعی حد جاری کی اور کوڑے لگوائے۔ حتّٰی کہ اسے شدّت کی پیاس لگی اور پانی مانگا۔ اسے پانی نہ دیا گیا بلکہ یہ کہا گیا کہ میرے بیٹے وہاں جا کر ہی پانی پینا اور میرا میرے آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنا۔ اور آقائے دوجہاںؐ کو سلام کے بعد کہنا کہ مَیں اپنے باپ عمر بن خطاب کو اللہ کے دین اسلام کی حدیں جاری کرتا ہُوا چھوڑ آیا ہوں۔

اس کے بعد لڑکا جاں بحق ہو گیا اور باقی ماندہ کوڑے اس کی قبر پہ لگائے گئے۔ مرحبًا مرحبًا مرحبًا۔ دین اسلام کے عدل و انصاف اور ضابطہ کا یہ عظیم نمونہ کوئی اور مذہب قیامت تک پیش نہیں کر سکے گا۔

یا حیّ یا قیّوم

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر فارُوقؓ کا لڑکا شراب پینے اور اُس گناہ کے کرنے کا کیسے مرتکب ہُوا؟ جبکہ فارُوق اعظمؓ کی ہیبت جنگل میں بھیڑیوں کو بھیڑ بکریوں پر حملہ کرنے سے روکے ہُوئے تھی۔

اس کا پس منظر یہ ہے کہ ایک یہودی عورت نے دھوکے سے اُن کو شراب پلا دی تھی۔ یہ اُمّ الخبائث عقل کو ڈھانک لیتی ہے۔ اس لیے عربی زبان میں اسے خمر کہا گیا ہے۔ خمر اصل میں اوڑھنی کو

marfat.com

کہتے ہیں۔ جس طرح اوڑھنی جسم کو ڈھانک لیتی ہے۔ اسی طرح یہ عقل سلیم کو ڈھانپ لیتی ہے۔ نشہ کی حالت میں وہ اُس عورت سے راغبِ گناہ ہوئے۔ جس کی پاداش میں اُنہیں اپنے آپ کو شرعی حد کے لیے پیش کرنا پڑا۔

دُوسرے یہ کہ حضرت عُمر فاروقؓ کی آزمائش بھی تھی۔ جن کے کوڑوں کی ضربات سب کو لرزاں ترساں رکھتی تھیں۔ دیکھئے اپنے لختِ جگر کے لیے کیا تعزیر میں لچک پیدا کرتے ہیں؟

مگر یہ وجود تو قدسی جماعت میں سے تھا جو نمونہ کے لیے تمام جہان کے لیے چُنی گئی تھی۔ جن کی رفاقت کے لیے آقائے مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے سوال کر کے فاروق اعظمؓ کو مانگ لیا تھا۔ اس لیے یہ سانحہ اُن کی عظمت کو بلند کرتا ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ورضی عنہ۔ یہ اللہ سے راضی ہوئے اللہ اُن سے راضی ہوا۔

چنانچہ آج یورپ کی تحقیقاتی جماعتیں اس اُمّ الخبائث کے نقصانات کے تجزیئے کر رہی ہیں۔ آج دُنیا کا دو تہائی سمندر بھی اپنے اندر انسانوں کو اتنا غرق کر کے فنا کے گھاٹ نہیں اتارتا جتنا کہ یہ ساغر و مینا کا جام ہلاکت خیزیاں کرتا ہے۔ مگر اس پہ بھی حضرت عمر فاروقؓ کا مواخذہ کم نہ ہوا کہ نشے کے عالم میں ایسا ویسا ہوا بلکہ پُوری تعزیر لگائی۔ اللہ سبحانہ، اُن دونوں سے راضی ہو۔

یا حَیُّ یا قیوم! آمین!

marfat.com

حضرت جنید بغدادیؒ شاہی پہلوان تھے۔ ایک غریب سیّد کی لڑکی کی شادی تھی۔ اُس کے گھر میں شادی کے لیے کوئی شے نہ تھی۔ ایک رات اُس نے سوچا کہ بادشاہ کے پہلوان جنیدؒ سے کشتی کا اعلان کروں اور پھر جنیدؒ سے درپردہ منّت کرلوں کہ وہ ڈھے جاوے۔ پس حاضرین مجھے انعام واکرام دیں گے۔ جس سے کہ میں اپنی لڑکی کی رخصتی کے اخراجات برداشت کر سکوں گا۔ چنانچہ اسی طرح ہُوا۔ جب شاہی پہلوان حضرت جنیدؒ اور برائے نام پہلوان دُبلے پتلے شاہ جی، لنگ لنگوٹے کس کر میدان میں اُترے تو آہستہ سے فرمانے لگے۔ جنیدؒ میں رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا نواسہ ہوں اور حاجت مند ہوں۔ آج تُو اپنے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پہ ڈھے جا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی قسمت نے پلٹا کھایا اور شاہ جی کی اس فرمائش کو پُوری کرتے ہوئے میدان میں ہر گیا۔ اپنی بدنامی کی مطلق کوئی پرواہ نہ کی۔ کہتے ہیں کہ جب برائے نام پہلوان شاہ جی جنیدؒ کو پچھاڑ کر اُن کے سینہ پہ بیٹھا تو جنیدؒ ندامت کے مارے آنسوؤں سے ڈبڈبا گئے۔ اسی حالت میں اُس وقت باطن کے پردے کھُل گئے اور رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ جنیدؒ آج سے تُو میری امّت کے ولیوں کا پہلوان ہے۔ کیونکہ تُو نے اہلِ بیت کی عزّت کی۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

---

marfat.com

لاہور میں دھرمپال مردُود نے جب وہ ناپاک اور دِل آزار کتاب توہین رسول الموسوم" رنگیلا رسُول" لکھی تو یادش بخیر غازی علم دینؒ کو اسلام کی تعظیم کی وہ توفیق ملی جو کسی دُوسرے کو نہ ملی مرحبًا مرحبًا مرحبًا

تاریخ اسلام اسلامی شہسواروں کے ایسے کارناموں سے بھری ہے اور روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اسلام کی تعظیم کا ایک سے ایک بڑھ کر کارنامہ موجود ہے۔ اللہ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم

تعظیم الاسلام

کے سرسبز و شاداب اور لہراتے ہوئے جھنڈے کو ہمیشہ ہمیشہ بلند رکھیں آمین۔ اور مالی، بدنی اور جانی قربانیاں دے کر کسی بھی میدان میں کبھی گرنے نہ دیں۔

یا حیّ یا قیّوم

آمین ثم آمین

اِس ضمن میں اسلام کی تاریخ لامنتہیٰ و غیر فانی واقعات سے لبریز ہے جو آج بھی مسلمان کے خوابیدہ خون کو گرمانے اور رُوح و قلب کے لیے مشامِ جان ہیں۔ ذرا اس واقعہ پر طائرانہ نظر ڈالیں جب حضرت خبیبؓ کو مکّہ مکرّمہ میں سربازار سُولی پہ لٹکانے کا منصوبہ بنایا گیا تو مکّہ کے گرد و نواح میں منادی کرائی گئی کہ آج خبیبؓ سے بدر کے مظالم کا بدلہ لیا جا رہا ہے

marfat.com

مرد عورت اور بچے جوق در جوق اس روح فرسا منظر کو دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے۔ چنانچہ جوشِ انتقام میں حضرت خبیبؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلّم سے دھوکا دے کر تبلیغ کی خاطر بلایا جا رہا ہے اور در پردہ اُن کو سُولی چڑھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ابوسفیان سردار کفار نے حضرت خبیبؓ سے پھانسی پر لٹکنے سے قبل آپ کی آخری خواہش کے متعلق پوچھا جس پر آپ نے صرف دو رکعت نماز نفل پڑھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ جس کی اجازت دے دی گئی۔ جو کہ اب ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے۔ کہ اگر اُسے اپنی جان دینے کے لیے کہا جائے تو وہ دو نفل دوگانہ ادا کرے۔ اُس وقت سے یہ رسم جاری ہے۔

پھر حضرت خبیبؓ کو پکڑ کر جب دار کے قریب لایا گیا۔ تو ابُوسفیان اموی نے حضرت خبیبؓ کے سینے پر نیزے کی اَنّی رکھ کر پوچھا کہ اے خبیبؓ تجھے مکّہ کے پروردگار کی قسم سچ سچ بتا کہ اگر تیری جگہ حضرت محمّدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ کر لایا جائے اور اُنہیں تیری جگہ پھانسی دے دی جائے اور تجھے آزاد کر دیا جائے تو تُو کیا خوش ہو گا؟ حضرت خبیبؓ نے بلبلا کر فرمایا کہ اے دُشمنِ خدا میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری جان کے بدلے میرے آقا فداہٗ ابی و اُمی و رُوحی کے پاؤں مبارک میں کانٹا بھی چُبھے۔ چہ جائیکہ آپ کے بدلے میری جان بچ جائے۔

ابُوسفیان نے برملا کہا۔ سچ ہے کہ تمام غلامانِ محمّدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

marfat.com

کا یہی شیوہ ہے۔ خیر یہ تو تھا خیر القرون کا دور۔ جبکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ گرامی صحابۂ کبار میں موجود تھا۔ اب حضرت احمدؒ بن حنبل کا واقعہ سُنیے! کہ اُن کو مُسلسل ۲۹ ماہ عباسیوں کے تین حکمرانوں نے ظلم پہ ظلم کر کے اُن کے مسلک کو بدلنے اور قرآن کو خلق اللہ کہنے پر مجبور کیا۔ لیکن وہ اُن کو بدل نہ سکے۔ ایک دِن امام صاحب جیل خانہ میں کوڑوں کی ضربات سے خون میں لت پت ہو رہے تھے تو ایک نے یہ رقت انگیز منظر دیکھ کر عرض کی کہ یا حضرت اِن شقی القلب حکمرانوں کے لیے بد دعا ہی کریں تو آپ نے بد دعا کی بجائے یہ الفاظ فرمائے کہ یا اللہ ان کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ یہ مجھے حق سمجھ کر مار رہے ہیں گویا ان کے نزدیک میرا مارا جانا ان کی اجتہادی غلطی ہے۔ اس لیے میں ان کے حق میں بد دعا نہیں کرتا۔

کیا دُنیا کی کوئی تاریخ ایسی بلندی، بُردباری اور عفو کے نمونے پیش کر سکتی ہے۔ ہرگز نہیں! اسلام کی عظمت کے یہ مینار سدا قائم رہیں۔ یا حیّ یا قیّوم! آمین!

اِمروز سعید دوشنبہ ۶ جمادی الآخر ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا

محمد وآلہ وعترتہ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

دار الاحسان

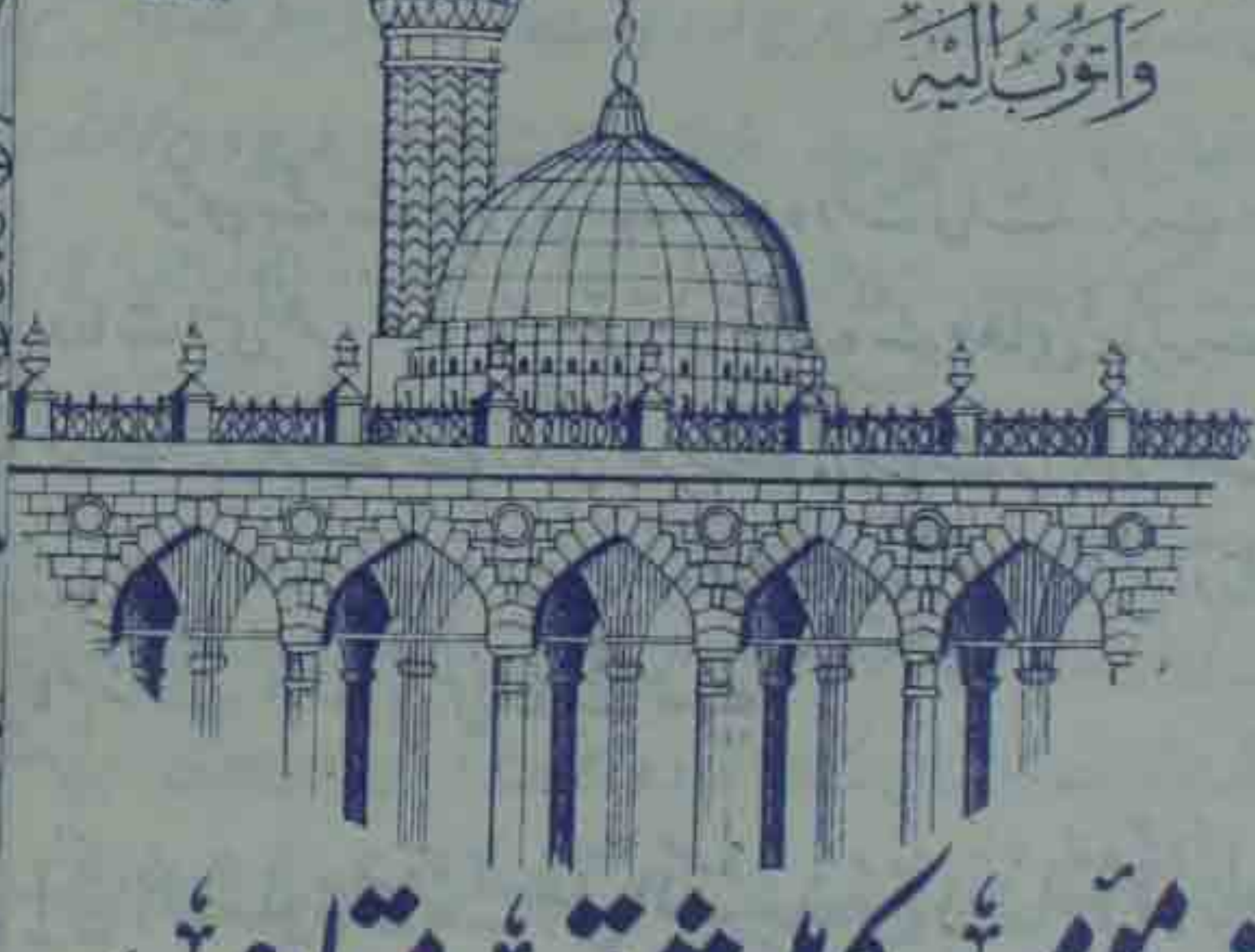

وقت مؤمن کی بیش قیمت متاع ہے

خواجہ محمد برکت علی لودھیانوی حنفی مشربہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول المصطفین • دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

وقت

مومن کی بیش قیمت متاع ہے

مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ وقت کی قدر کرے اور اپنے جملہ اوقات اسی نظم و ضبط، دستور اور قاعدہ کے مطابق بسر کرنے کا اہتمام کرے۔ جس طریقے سے زندگی بسر کرنے کی ہدایات قرآن و سُنّت سے ملتی ہیں۔ عبادات کو اپنے وقت پر سرانجام دے۔ کبھی کوتاہی اور غفلت سے کام نہ لے۔ ارشادِ باری تعالےٰ ہے

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (النساء ۱۰۳)

"نماز مومنوں پر پابندیٔ اوقات کے ساتھ فرض ہے"

قرآن مجید فرقان حمید کی یہ آیت مومن کے لئے باقاعدگی اور تسلسل کا کھلا ہوا پیغام ہے۔ جو ہر وقت اسے اسلامی منشور کے مطابق پورے اہتمام و

marfat.com

انصرام سے زندگی گذارنے کی دعوت ہے۔ اسلام کے پورے نظام پر نگاہ ڈال جایئے۔ اس نظام کی ہر کڑی آپ کو وقت کے ساتھ مربوط نظر آئے گی۔ نظامِ عبادات کو ہی دیکھئے۔ نمازوں کے مختلف اوقات ہیں۔ اگر ان کو وقت پر ادا کیا جائے۔ تو وہ باعثِ ثواب اور باعثِ صد رحمت اور نجات ہیں۔ اور اگر بے وقت ادا ہوں۔ تو گاہے اللہ تعالےٰ کے غضب کا ذریعہ بھی ہیں۔ اسلام ہی وہ کامل دین ہے۔ جس میں مومن کے جملہ اوقات کا تعین بھی موجود ہے۔ وقت کی تقسیم بھی قادرِ مطلق قیّامِ ازل نے اپنے ہادیٔ برحق کے ذریعے سے اس طرح کر دی ہے۔ کہ انسانی فطرت کو اس تقسیم سے پورا اتفاق اور ہم آہنگی ہے۔ خالقِ کائنات نے جس طرح دن کو مختلف پہروں میں تقسیم کیا ہے۔ اسی طرح انسان کی عمر کو مختلف زمانوں میں، پھر ان زمانوں کو گھڑیوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہر زمانے کے اپنے اثرات ہوتے ہیں۔ جن کے اثرات انسانوں کی طبیعتوں پر ہوتے ہیں۔ انسان جب باتوں یا چیزوں کی طرف راغب ہوتا ہے۔ ان کا تعلق ایک خاص وقت اور زمانہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ انسان کے ساتھ وہ رغبت دائمی نہیں ہوتی۔ ہر زمانہ اور وقت کے مقتضیات ہوتے ہیں۔ جن کو پورا کرنا وقت کی اہم ضرورت اور فطرت کی احتیاج ہے۔ انسان اگر اپنے مقتضیات کو غیر زمانہ و محل سرانجام دینا چاہے۔ اور وقت سے بغاوت کرے۔ تو یہ ناممکن و محال ہے۔ مثلاً کوئی شخص ایک سو سال کی عمر میں یہ چاہے۔ کہ اس کے اندر وہ تمام قوتیں اور رغبتیں موجود ہوں۔ جو اس کی جوانی کے وقت تھیں۔ تو

marfat.com

یہ ناممکن ہے۔ یا وہ اپنے تقاضوں کو اس وقت کے لئے موخر کر دے۔ تو ان کی تکمیل اس وقت ناممکن و محال ہو جائے گی ۔

گویا یہ ثابت ہوا

کہ انسان اگر وقت کے خلاف کوئی کام کرنا چاہے بھی، تو وہ بے بس ہے۔ وہ ایسا کرنے پر قادر نہیں۔ اس لئے ایک دانا اور عقلمند انسان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ وقت کی قدر کرے۔ اور حیات کے جملہ مقتضیات کو اوقات کی مناسبت سے سرانجام دے۔ یہی اصول دینی زندگی میں بھی کارفرما ہے۔ اور مومن کے لئے فرض ہے۔ کہ وہ دین کے تمام تقاضوں کو ان کے اپنے اوقات کے مطابق سرانجام دے۔

* شعور کی اولین حالت پر دین کا علم حاصل کرے — اور
* اس کے مطابق راہِ عمل اختیار کرے
* اپنے کسی کام یا عمل کو دوسرے وقت پر مؤخر نہ کرے
* ہر عمل کو اپنے معینہ وقت پر سرانجام دے۔

مومن کی تمام زندگی مسلسل نماز ہے۔ اور حیات کے ہر لمحہ میں ہمارے کانوں میں یہ صدا — اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا" گونجتی رہے۔ مومن کی تمام زندگی ایک باقاعدگی، نظم و ضبط اور دستور و منشور کے اندر ہے۔ کوئی کام خلافِ قاعدہ نہیں۔ حیاتِ اسلامی کی مثال حریم کعبہ کی ہے۔ جس طرح کعبہ کی چار دیواری میں رہ کر ہر جانور

marfat.com

ذی روح حتیٰ کہ چیونٹی بھی ہر طرح کے ظلم و زیادتی سے مامون ہے۔ بعینہٖ اسی طرح مومن اسلام کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے اللہ کے غضب اور شیطان کی دسترس سے محفوظ و مامون ہے۔ جونہی اس دائرہ سے قدم باہر کیا۔ شیطنیت کا شکار ہوگیا ؎

از سوادِ مکّہ چوں آہو رمید
تا وکِ صیّاد پہلو آش درید اقبالؔ

زندگی لمحات کی ترتیب و تدوین ہی کا نام ہے۔ اور اس کا اختتام انہیں اجزا کا پریشان اور منتشر ہو جانا ہے۔ کائنات کی ہر شئے میں ایک ربط ہے۔ اور اسی ربط اور رشتہ کا دوسرا نام وقت ہے۔ جہانِ معلوم کی ہر شئے فطری طور پر پابندیٔ وقت کے زرّیں اصول پہ کاربند ہے۔ اس سے ذرا برابر بھی انحراف نہیں کرتی ہے۔ آپ دیکھتے ہیں۔ کہ سورج ہمیشہ ایک جانب سے اپنے وقت کے مطابق طلوع ہوتا ہے۔ اور دائماً دوسری جانب مقررہ وقت پر غروب ہوتا ہے۔ جب سے دنیا بنی ہے۔ اس نے اپنے عمل میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ نہ ہی اس نے اپنے عمل اور جانب کو تبدیل کیا ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ وہ اپنے اصلی وقت سے دو گھنٹہ بعد طلوع ہو۔ یا قبل۔ درخت اپنے وقت پر پھل لاتے ہیں۔ اور اپنے وقت پر پتے گرا دیتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ قرآن حکیم کی اس آیت "اِنَّ الصَّلٰوۃَ ... الخ" پر پوری طرح پابند ہیں۔ اور یہی وقت کی پہچان اور تقاضے کی تکمیل ہی ان کی عبادت ہے۔ اس فرض میں کائنات کی کسی شئے نے کبھی کوئی کوتاہی

marfat.com

نہیں کی ۔ جب کائنات کی ہر شئے میں وقت کی قدردانی ہے ۔ تو انسان ہی اتنا قدرناشناس اور غافل کیوں ہو۔

انسانی غفلت اور کوتاہی کا سبب

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ۔ کہ کائنات کی ہر شئے فرمانِ ایزدی کی پوری طرح مطیع و تابع فرمان ہے۔ صدائے کُن فیکون کے مطابق ہر لمحہ اس میں قدرت کے منشا کے مطابق تغیّر و تبدل ہوتا رہتا ہے۔ انسان باوجود مخلوق ہونے کے اپنے ایک مخصوص دائرے میں اپنے اختیار کا استعمال بھی کر سکتا ہے ۔ یہ اجازت بھی خالق کی خاص عنایت ہے۔ انسان کے علاوہ مخلوقات قدرت کے ایک تکوینی اصول کے تحت اس کے احکام کی پابند ہے ۔ اور اس میں کمی بیشی کا اختیار سوائے انسان کے کسی چیز کو حاصل نہیں ہے ۔ کائنات کی ہر شئے کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ اطاعت ہے ۔ صرف انسان اس اصول سے ایک حد تک مستثنیٰ ہے ۔ انسان پر دونوں راہیں کھول دی گئی ہیں ۔ اور اسے ایک معیّنہ مدت تک کسی راہ کے اختیار کا مختار بنا دیا ہے ۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰهَا ۔" انسان کو شر اور خیر دونوں کے راستے بتا دئے ہیں ۔ پھر ان کے انجام کی خبر بھی دے دی گئی ہے ۔" قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۔" (جس نے پاکیزگی اختیار کی ۔ وہ کامیاب ہوا اور جس نے نافرمانی کی ۔ وہ برباد ہوا) پس یہ خیر و شر کا امتیاز یا ادنیٰ

marfat.com

اختیار ہی انسان کی خصوصیت ہے۔ جس کی وجہ سے اسے ذی ہوش اور ذی عقل بنایا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی اس کے اندر بغاوت غفلت اور کوتاہی کے نقائص بھی ہیں۔ جنہیں وہ بالارادہ اختیار بھی کر سکتا ہے، اور دور بھی کر سکتا ہے۔

جب صورتِ حال یہ ہے — تو

ہر مومن کے لئے ضروری ہے

کہ وہ اپنے بھائی کو خیر کی راہ کی جانب بلائے۔ اور اسے اچھے انجام کی خوشخبری دے۔ نیز اسے شر کی راہ سے روکے۔ اس کے انجامِ بد سے بھی خبردار کرے۔ **بس یہی کام ایک مبلّغ کا ہے**۔ کہ وہ انسانوں کو اس بات پہ آمادہ کرے۔ کہ وہ اپنے اختیار کو خیر کے لئے استعمال کرے اور اپنی حیات کو کامیاب بنائیں۔ اپنے اس عارضی اختیار کو شر کی غلط راہ پر نہ ڈالیں۔ تاکہ گڑھے میں نہ گر جائیں — انسان اپنے محدود اختیار کے باوجود بھی اللہ رب العزت کے اصولِ تکوینی پابندی وقت سے بغاوت پر قادر نہیں۔ بلکہ پوری طرح مجبور اور مطیع ہے۔

مثلاً

انسان چاہتا ہے۔ کہ وہ ہمیشہ جوان رہے۔ مگر وہ اس پر قادر نہیں۔ وہ وقت کی رفتار نہیں روک سکتا۔ اور نہ اسے اپنے اندر روک سکتا ہے نہ اپنی قوتوں کو مزید ٹھہرا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر وہ چاہے۔ کہ بغیر کچھ

marfat.com

کھائے پیئے زندہ رہے۔ تو ناممکن ہے۔ اسے اس بارے میں کوئی اختیار نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے تکوینی اصول پر وہ بھی دیگر مخلوقات، نباتات، حیوانات اور جمادات کی طرح پابند ہے۔ اس کا اختیار بہت ہی محدود اور قلیل ہے۔ وہ صرف اچھے یا برے عمل کے انتخاب میں اپنی رائے کا مالک ہے۔ ان کا انجام بھی ضروری نہیں کہ عامل کی مرضی کے عین مطابق ہو۔ عین ممکن ہے کہ وہ ایک غلط کام کرنے پر کمربستہ ہو جائے۔ مگر اس میں کامیاب نہ ہو۔ پس جب انسان کا اختیار بھی اس قدر ناقص اور ادنیٰ ہو۔ اور بہرصورت انسان خالق کائنات کے تکوینی ضابطے کا پابند و مجبور ہو تو پھر اپنے مخصوص اور محدود دائرۂ عمل میں بھی کیوں نہ اپنے آپ کو دیگر اشیاء کی مانند خالق کا مطیع و فرمانبردار بنائے — انسان جتنا سرکش بھی ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ کی کائنات زمینوں اور آسمان کی حدود پھاند نہیں سکتا۔ ہمہ وقت اس کی گرفت میں ہے — وہ جب چاہے — جیسے چاہے، اس سے مؤاخذہ کرے۔ اس تفہیم کے بعد بھی انسان اگر وقت کو جو دراصل ندائے حق، — اور تقاضائے دین ہے — اسے خالق کی مرضی کے مطابق نہ گذارے — اور ہادیٔ مطلق کی ہدایات کے مطابق اپنے وقت کو بروئے کار نہ لائے۔ تو اس سے بڑھ کر اس کی ہلاکت اور بدبختی اور کیا ہو سکتی ہے؟

اب سوال صرف یہ ہے کہ

مومن کے لئے وقت کا فرمان کیا ہے؟ یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کا حکم وقت کے بارے میں کیا ہے؟ بس یہی سوال ہمہ وقت مومن کے ذہن میں

marfat.com

رہنا چاہیئے۔ کہ یہ لمحہ — جو میں گذار رہا ہوں۔ اس میں دینِ اسلام کی کون سی ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے۔ اس سوال کا جواب قرآن و سنّت سے تلاش کرے، اور دینِ اسلام کی ہدایت کی روشنی میں اس وقت کے لئے اللہ کے حکم کو بجا لائے

مبلّغ کا کام

صرف یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بھائیوں کو یہ بتائے۔ کہ اس وقت کے لئے اللہ تعالیٰ کا کیا حکم ہے؟

— مثلاً —

صبح جب مطلع فجر طلوع ہو۔ جب لوگ اپنی خواب گاہوں میں استراحت کر رہے ہوں۔ مبلّغ کا فرض ہے۔ کہ وہ "اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم" کی آواز اپنے بھائیوں کی خواب گاہوں تک پہنچا دے۔ تاکہ انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ ایک مسلمان کے لئے اس وقت دین کی کیا خدمت ہے۔ وقت کی کیا پکار ہے، اللہ کا کیا فرمان ہے!

مذکورہ بالا فرمان صرف صبح کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اگر کوئی شخص عصر کے وقت یہ صدا دے۔ تو غیر محل ہو گی۔ اور وقت کی قدر ناشناسی ہو گی۔ اسی طرح شعور کی اولین حالت میں اسلام کے علم کو حاصل کرے۔ اگر کسی نے سو سال کی عمر میں علم حاصل کیا۔ اور پہلی عمر بے علمی میں گذاری، تو تلافی مافات ناممکن ہے۔ اور استفادہ کامل نہ ہو سکے گا۔

marfat.com

اس جہانِ آب و گِل میں انسان کو ایک مدت معینہ کیلئے بھیجا گیا ہے۔ جو کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو۔ حقیقتاً قلیل ہے۔ اس مختصر سی مدت میں انسان پر فرائض اور ذمہ داریوں کے اس قدر بار گراں ہیں۔ کہ اگر وہ ان فرائض کا صحیح ادراک کر لے۔ تو محسوس کرے، گویا پہاڑ اس پہ الٹ دیا گیا ہے۔ انہیں فرائض کو قرآن پاک میں لفظ امانت سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب اللہ ربّ العزت نے اس امانت کو زمین و آسمان اور پہاڑوں پر ڈالنا چاہا۔ تو وہ ڈر گئے۔ اور اس بوجھ کے اٹھانے سے معذرت چاہی۔ مگر انسان نے اسے اٹھا لیا۔

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝ (الاحزاب پ ۲۲ - آیت ۷۲)

اتنی بڑی ذمہ داری، جس سے عہدہ برآ ہونے سے زمین آسمان، پہاڑ، دریا، غرضیکہ کائنات کی ہر شے نے انکار کر دیا۔ اور اس امانت کے بوجھ سے ڈر گئے۔ اور زبانِ حال سے التجا کی۔ اے ہمارے رب! ہم میں اس امانت کو برداشت کرنے کی سکت نہیں۔ انسان نے بوجہ جہل اتنی عظیم اور اہم ذمہ داری کو قبول کر لیا۔ اتنا بڑا دعویٰ کیا۔ پھر نہ اس دعویٰ کی دلیل مہیا کی۔ نہ ذمہ داری کا کوئی ثبوت پیش کیا۔ یہ امانت ایک مقررہ وقت تک آپ کو سونپ دی گئی ہے۔ پھر اس کے متعلق باز پرس ہو گی۔ اور اس کی انجام دہی میں کوتاہیوں پر گرفت بھی۔ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ نے کائنات کے اسرار و رموز امانتاً آپ کے سینے میں رکھ دیئے۔ اور وقتِ مقررہ تک آپ کو

marfat.com

اس کا امین بنایا ہے۔ آپ نے اپنی غفلت اور کوتاہی سے اس امانت میں خیانت کی۔ اور امانت کو ضائع کر دیا

یہ عُمرِ عزیز

جس میں آپ کے لئے موقع مہیا کیا گیا۔ کہ آپ اپنے آپ کو صحیح امین ثابت کر سکیں، اور وقت جو اللہ کی طرف سے چند روزہ امانت آپ کے پاس ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گذاریں، اور اپنے فرائض کی درست انجام دہی کے ذریعے اپنے مالک و خالق کے وفادار، امین اور مقرب بن جائیں ؎

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے :
پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے!

آپ خود ہی اندازہ کریں

آپ نے اس وقت کا استعمال خالق زمن کی مرضی کے مطابق صرف کیا ہے یا خلاف ؟ آپ نے عرصۂ حیات میں اپنے آپ کو امین اور وفاشعار ثابت کیا ہے۔ یا خائن اور دغاباز ؟ ان سوالات کا جواب اپنی ضمیر سے پوچھیں، اپنے طرز عمل کا خود ہی جائزہ لیں۔

"ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی"

آپ نے کبھی اندازہ کیا ہے۔ کہ آپ کے اردگرد اور نیچے اوپر۔ اندر باہر اللہ تعالیٰ کی کتنی نعمتیں اور عنایات ہیں۔ کائنات کی کونسی ایسی چیز ہے۔ جو آپ کے لئے مسخر نہیں۔ جس سے آپ مستفید نہیں ہو رہے۔ جہاں آب و گل

marfat.com

کی ہر شئے کو آپ کے لئے سازگار بنایا ہے۔ جس کی بدولت آپ ہوا میں پرواز کرتے ہیں۔ پانیوں پر سفر کرتے ہیں۔ زمین پر طرح طرح کے پھل اگاتے ہیں — جن میں ہر ایک الگ ذائقہ رکھتا ہے۔ آپ کو رموزِ فطرت سے شناسائی عطا کی ہے۔ جن کی بدولت آپ دو چیزوں کی تنظیم و ترتیب سے ایک تیسری چیز تخلیق کر لیتے ہیں۔ یہ فنِ تخلیق خالقِ کائنات کا انعامِ خصوصی ہی تو ہے۔ آپ جہاں بھی ہیں۔ ارد گرد کی اشیاء سے سوال کریں۔ کہ وہ کس لئے ہیں کس کی خدمت پہ مامور ہیں۔ وہ زبانِ حال سے پکار اٹھیں گی ؎

"جہاں ہے تیرے لئے تو نہیں جہاں کیلئے"

دُنیا جہان کی ہر شئے اللہ جل شانہٗ کی غالب حکمت کے تحت مصروفِ عمل ہے۔ کوئی شئے بیکار اور بے مقصد نہیں ہے۔ تمام اشیاء روزمرہ زندگی میں آپ کے کام آتی ہیں۔ اور آپ کو آرام مہیا کرتی ہیں۔ جب ہر چیز ہی کسی اہم کام میں مصروف ہے۔ تو صرف آپ ہی اس قدر نکمے اور بیکار کیوں ہیں۔ اپنے اوقات کو بیہودہ اور فضول باتوں میں کیوں ضائع کرتے ہیں ؟

کیا آپ یہ گمان کرتے ہیں

کہ جس خالق نے کائنات کو آپ کے لئے مسخر اور فرمانبردار بنایا۔ اور اپنی بے بہا نعمتوں کی بارش آپ پر برسائی، وہ آپ سے ان کا حساب نہیں لے گا۔ روزمرہ کی زندگی میں مختلف محکمہ جات کی مثال آپ کے سامنے ہے

مثلاً

جب آپ بجلی کا بٹن دباتے ہیں۔ اور روشنی سے مستفید ہوتے ہیں۔ اس

marfat.com

کے مطابق آپ سے حساب لیا جاتا ہے۔ اور بجلی کے اصراف کے مطابق ایک ماہ بعد بل آپ کے سامنے آجاتا ہے۔ محکمہ آپ سے ایک ایک پیسہ تک کا حساب لیتا ہے۔ چاہے آپ نے بجلی کا استعمال کسی نفع بخش کام کے لئے کیا ہو، یا بے مقصد ہی بجلی کو جلا کر ضائع کیا ہو۔ حساب ہر حال میں آپ کو دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں سے مستفید ہو کر اگر آپ تمام روئے زمین کی حکومت حاصل کر لیں۔ پھر اسے ایک معمولی نعمت کے بدلہ میں تولنا چاہیں۔ تو آپ کی بڑی سے بڑی کمائی گویا تمام زمین کی حکومت بھی اس ادنی سی نعمت کے برابر نہیں ہوگی ـــــ وضاحت کے لئے

ایک حکایت

قلمبند کرتا ہوں :ـ

" ہارون الرشید ایک مسلمان بادشاہ گذرا ہے۔ وہ اچانک بیمار ہو گیا ـــ پانی اس کے حلق سے نیچے نہیں جاتا تھا۔ اس نے اپنے حکماء کو بلایا۔ کسی کی تدبیر کامیاب نہ ہوئی۔ آخر ایک درویش صفت حکیم یہ سن کر اس کے پاس آیا۔ اور کہا۔ کہ جو شخص آپ کو ایک پیالہ پانی پلا دے۔ اسے کیا انعام ! ـــ ہارون نے تشنہ لبی کی شدت سے مجبور ہو کر آدھی سلطنت دینے کا وعدہ کیا۔ درویش طبیب نے اسے پانی کا پیالہ پلا دیا ـــ چند گھنٹوں کے بعد ہارون کو اور تکلیف ہو گئی۔ اب وہ پیا ہوا پانی جسم سے باہر نہیں آتا تھا۔ درویش طبیب کو طلب کیا گیا۔ درویش نے دوبارہ تقاضائے

marfat.com

انجام کیا۔ ہارون نے شدّتِ کرب سے تنگ آکر درویش طبیب کو بقیہ آدھی سلطنت دینے کا وعدہ کیا۔ درویش کے علاج سے اسے شفا ہوئی۔ درویش نے ہارون کو کہا۔ کہ

"تمہاری تمام سلطنت ایک پیالہ پانی میں ختم ہو گئی۔ پس تمہیں چاہیئے — کہ اللہ تعالیٰ پر تقویٰ اختیار کرو —"

جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں کی قیمت اس حساب سے مانگی۔ تو پھر ہمارا اور آپ کا کیا حشر ہوگا۔ نہ ہم دنیا میں اس کی نعمتوں کا حساب دے سکتے ہیں۔ نہ آخرت میں — ہمارے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے اور وہ اللہ ربّ العزت کے ذکر اور اس کی وفا کا راستہ ہے — ہم ہمہ وقت اس کی بارگاہ میں اپنی عجز و انکساری، بے بسی کا اعتراف کرتے رہیں اس کی نعمتوں کا شکر کریں۔ اپنی کوتاہیوں، غلطیوں اور لغزشوں پر نادم ہوں۔ دل ہر وقت اس کے حضور میں سجدہ ریز رہے۔ زبان سے ہر لمحہ اس کی حمد و ثنا بیان ہوتی رہے۔ دماغ اس کی حکمتوں اور رموزِ کائنات کا متلاشی رہے۔ کائنات میں غور کریں۔ مشاہدات سے دل کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ!

اِمروز سعید یکشنبہ ۱۹، جمادی الآخر ۱۳۸۷ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

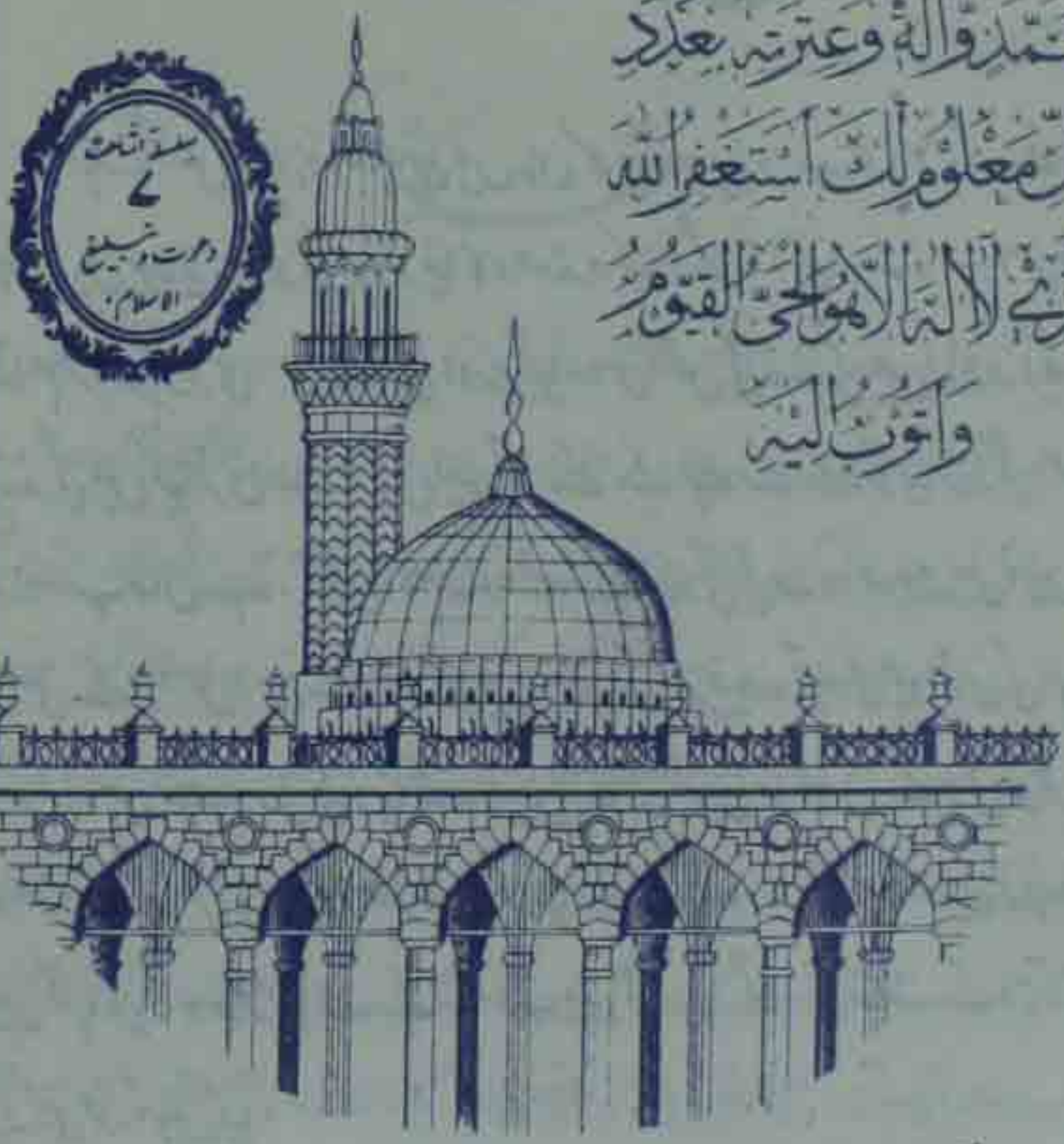

سلسلۃ اشاعت ۷
دعوت و تبلیغ
اسلام

اَللّٰہُ مَعِیْ

از: ابن محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الثجاف الصحاف المقبول لمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَللّٰہُ حَافِظِی اَللّٰہُ نَاصِرِی

اَللّٰہُ حَافِظِی اَللّٰہُ نَاظِرِی **اَللّٰہُ مَعِی** فَاللّٰہُ خَیْرٌ لَّحَافِظًا

ایک شخص پیدا ہوا۔ بچپن میں ماں کا دودھ پیا۔ جب خود کام کرنے کے قابل ہوا۔ ہل چلایا۔ یا کوئی اور دنیا کا دھندہ کیا۔ کھانا، پینا۔ کمانا — اسی دھندہ میں تمام عمر بسر کر دی۔ موت آئی اور مر گیا۔ اس شخص کی زندگی میں، اور ایک بیل کی زندگی میں کیا فرق ہے۔ بیل یعنی گائے کے بچے کے لئے تو یہ زندگی اس کے مناسب حال ہے۔ لیکن آدم زاد کے لئے زندگی کی حدود صرف یہی نہیں۔ حیاتِ اصلی کے مراحل اس سے آگے ہیں۔ دنیا کی ستر فیصد آبادی حیوانوں کی سی زندگی بسر کر رہی ہے۔ دل کی دنیا تک انہیں آگاہی نہیں، انہوں نے دل کو خون کا ایک لوتھڑا سمجھ کر اس کی دنیا کو نظر انداز کر دیا۔ اور اپنے دماغ کو عناصر کی ترتیب و تنظیم میں کھپا دیا۔ وہ جزئیات کے تناسب میں ڈوب گئے۔ کائنات کے اجتماعی نظامِ کار پر کبھی غور نہیں کیا۔

انہوں نے اپنی زندگیاں ایک ذرّے کی تحقیق میں کھو دیں۔ اور ابھی تک وہ ایک ذرّے کی پوری قوتوں کا بھی ادراک نہیں کر سکے۔ جتنا کچھ پتہ چلا سکے۔ وہ آپ کے سامنے ہے۔ ہر ایک ذرہ ایک الگ کائنات ہے۔ ایک ذرہ میں ملک کو فنا کرنے کی طاقت موجود ہے۔ جس کی مثال ایٹم بم، ہائیڈروجن بم ہیں۔ ایک ذرّہ

marfat.com

میں اس قدر توانائی ہے۔ کہ وہ آنِ واحد میں دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ اور اتنی روشنی ہے۔ کہ تمام دنیا کو روشن کر سکتا ہے۔ ملک کے ہزارہا کارخانوں کو چلانے کے لئے اس کی توانائی کافی ہے۔ ذرّہ کی اور کتنی توانائی باقی ہے۔ جس کا احاطہ وہ ابھی تک نہیں کر سکے۔ مجھے ڈر ہے۔ کہ مادّہ کے پرستار کہیں ذرّہ کی خدائی پر قناعت نہ کر لیں۔

تدبّر و تفکّر

خدا آگاہی سے پہلے خود شناسائی کی منزل ہے ـــــ خود آگاہی یا خود شناسائی کا مطلب یہ ہے۔ کہ انسان زمین و آسمان پر نگاہ ڈالے، ان کی تخلیق پر غور کرے۔ کہ کس غالب حکمت کے تحت یہ نظام چل رہا ہے۔ اپنی ذات سے مخلوقات کا موازنہ کرے۔ اور دیکھے۔ کہ دیگر مخلوقات پہ اسے کیا امتیاز حاصل ہے۔ مخلوقات میں سے افضل حیوان ہے۔ اور حیوان سے اسے کس چیز میں فضیلت ہے؟ حیوان میں قوتِ تخلیق نہیں، آپ میں یہ قوت موجود ہے۔ آپ نے ـــــ پانی سے بجلی پیدا کر لی۔ حیوان اس پر قادر نہیں۔ آپ دو چیزوں کی ترتیب سے ایک تیسری چیز پیدا کر لیتے ہیں۔ حیوان میں یہ صفت نہیں ـــ میں جس درخت کے نیچے بیٹھا ہوں۔ اس پر مجھے ہر قسم کی تسخیر حاصل ہے، میں اس کی لکڑی سے فرنیچر تیار کر سکتا ہوں۔ اس کی دو لکڑیاں لے کر ان سے آگ پیدا کر سکتا ہوں ـــ جب انسان کو حیوانات پر اپنی فضیلت کا احساس ہو جائے وہ جلد ہی یہ بھی محسوس کر لیتا ہے۔ کہ مخلوق کا آخری اور بہترین نقطہ انسان

marfat.com

ہی ہے۔ اشیاء کی ماہیت پر غور کرے، تو اسے تمام اشیاء اپنی خدمت پر مامور نظر آئیں گی۔ ہر ایک چیز ہیں اس کے لئے کوئی نہ کوئی فائدہ ضرور ہوگا۔ جسے دیکھنے سے وہ بآسانی اندازہ کر لیتا ہے۔ جب وہ تمام جہان کو اپنے ساز گار دیکھے گا۔ تو اسے یقیناً اس امر کا یقین ہو جائے گا۔ کہ ان اشیاء کا خالق انسان کے لئے کس قدر مہربان اور رحمٰن ہے۔ کائنات کی ہر شے میں صانع کی کاریگری کا حیرت انگیز کرشمہ نظر آئے گا — اور آپ — **خالق کی حقیقت** کے شناسا بن جائیں گے ——— اپنی جھونپڑی کے سامنے دُور بندھی بھینس کی طرف دیکھتا ہوں۔ اس کے سامنے سبز رنگ کا چارہ رکھا ہے اور پانی کا تالاب ہے۔ ان دونوں چیزوں پر اس کا گذارہ ہے۔ کوئی سفید اور دودھیا چیز اس کی غذا میں شامل نہیں۔ مگر صبح و شام اس کے تھنوں سے ایک سفید سیال مادہ نکلتا ہے۔ جس میں بہترین لذت، عمدہ غذائیت ہے — دودھ کی مناسبت نہ چارہ میں ہے۔ نہ پانی میں — میں (انسان) اس بات کا پختہ ادراک کر چکا ہوں۔ کہ تمام کائنات سے اشرف و ممتاز ہوں حالانکہ نہ ایسی کوئی مشین بنا سکتا ہوں، جس میں چارہ اور پانی ڈال دیا جائے، اور دودھ جیسی چیز اس سے برآمد ہو جائے۔ اور نہ ہی اس مشین کو سمجھ سکا ہوں۔ **یہ** تخلیق بہر حال انسانی عقل و فہم سے بالاتر ہے۔ تمام دنیا کے انسان مل کر اس کی تخلیق پر قادر نہیں ہو سکتے — پھر میں دیکھتا ہوں ——— کہ وہ دودھ جو بھینس دیتی ہے۔ میرے لئے مفید ہے۔ طبیعت کے عین مطابق ہے۔ اس میں کوئی ضرر نہیں، کائنات کے

marfat.com

بارے میں یہ تدبّر، یہ غور و خوض میرے ایمان کو یقین عینی کی صورت عطا کرتا ہے۔ اور انہی اشیاء سے مجھے اپنے رب کی رحمت کا ادراک بھی ہوتا ہے —

اسی طرح — کائنات کی جس چیز کا تجزیہ کیا جاوے۔ خالق کی صفات آشکار ہوتی چلی جائیں گی۔ قرآن مجید نے بارہا اس امر کی دعوت دی ہے، کہ

مظاہرِ قدرت میں غور کیوں نہیں کرتے ؟

بار ہا ارشاد ہوتا ہے :—

" کون ہے، جو آسمانوں سے بارش برساتا ہے ؟ خشک زمینوں کو سبزہ زار بنا دیتا ہے ؟ زمین و آسمان کا مالک کون ہے ؟ "

بس — خدا آگاہی کے لئے یہ چند سوالات کافی ہیں۔

خدا آگاہی کے بعد

صرف ان قواعد و ضوابط کا علم باقی رہ جاتا ہے۔ کہ جن کے ذریعے اس کی رضا حاصل ہو جائے۔ وہ دستور انبیاء علیہم السّلام کی معرفت حاصل ہوتا ہے —— نبوّت کی آخری کڑی —— دینِ حق کی آخری حُجّت —— خدا کا آخری پیغام

حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم

ہیں۔ ان کے طرزِ فکر و عمل کو اختیار کر کے ہم اپنے معبودِ حقیقی کے صحیح وفادار اور امین بنکر اس کی خوشنودی اور انعام حاصل کر سکتے ہیں

اس ساری تقریر کا ماحصل

یہ رہا — کہ حیاتِ انسانی کا مقصدِ وحید اپنے خالق و مالک کی خوشنودی

marfat.com

اور — رضاجوئی ہے — اس کا آسان طریقہ یہ ہے — کہ :-

★ اپنی رضا چھوڑ دیں۔ اور اس کی رضا مان لیں

★ اپنی بات چھوڑ دیں، اس کی فرمانبرداری کرتے رہیں

★ اس کا فرمان اور اس کا کلام قرآنِ عظیم ہمہ وقت پیشِ نظر رہے اور

ہادیٔ کامل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرزِ معاشرت پر گامزن رہیں،

دینِ اسلام کی دعوۃ و تبلیغ

کے لئے محض علم و حکمت کی باتیں کافی نہیں، عملی نمونہ ضروری ہے۔ جب تک آپ اپنے علم پہ عمل نہیں کرتے، آپ کی کوئی تعلیم کسی پہ اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ دین کی بقا کا انحصار صرف تین باتوں پہ ہے:-

۱ - امر بالمعروف یعنی نیکی کا حکم دینا اور خود اس پہ کاربند رہنا

۲- نہی عن المنکر یعنی برائی سے روکنا اور خود اس سے باز رہنا

۳- ذکر الٰہی - ہر وقت ہر حال میں ذکر الٰہی میں مشغول رہنا، اور ہر کسی کو ہر حال میں ذکر الٰہی میں مشغول رہنے کی تلقین کرنا

یہ تینوں باتیں شریعت کی اصل، طریقت کی جان اور واصل الی المرام ہیں جب تک آپ ان تینوں باتوں کو نہیں اپناتے تب تک آپ کی کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی۔ علم و حکمت کی باتیں سیکھنا اتنا مشکل نہیں، جتنا کہ ان پہ عمل کرنا مشکل ہے — علم و عمل لازم و ملزوم ہیں۔

marfat.com

علم بغیر عمل کے ناقص اور عمل بغیر علم کے تشنۂ تکمیل ہے۔ چنانچہ حضور اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال"

یعنے "علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی"

بحث و مباحثہ کے لئے بے شمار علم و حکمت کی باتیں دنوں میں سیکھی جا سکتی ہیں۔ اور ہر کوئی سیکھ سکتا ہے۔ لیکن کسی علم پہ عمل کرنا اربابِ ہمم کا کام ہے۔

مثال

کے طور پر آپ نے سالہا سال قرآن کریم کی تفسیر، حدیث اور فقہ کی کتابوں کے دفتر کے دفتر پڑھنے میں گذارے، لیکن اس کے باوجود آپ نہ تو جھوٹ بولنا ترک کر سکے، نہ غیبت چھوڑ سکے۔ نہ حسد دل سے نکال سکے۔ اور نہ ہی دنیا کی محبت ـــ اس صورت میں یہ تمام پڑھنا پڑھانا اور اکتساب علم و فضل آپ کے کچھ کام نہ آسکا۔ اگر قرآن عظیم و سنتِ مطہرہ کے علم حاصل کر لینے کے بعد بھی آپ اپنے طرز تمدن، خورد و نوش اور بود و باش کے طریقوں میں اخلاقِ حمیدہ نہیں ظاہر کرتے۔ اور عملی طور پر حضورِ اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل جائم فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ حیات کو نہیں اپناتے ـــ تو یہ تحصیل علم سعی لاحاصل کے مترادف ہے۔

چونکہ قرآن و حدیث کا مطمح نظر، جس کے لئے علمِ دین حاصل کرنا چاہیئے یہی مذکورہ بالا تین باتیں ہیں۔ اس لئے آپ ہر وقت ان تین باتوں کو پیشِ نظر

marfat.com

رکھیں۔ ان پہ عمل کرنا آپ کو نیکی کے قریب اور بدی سے دُور کر دے گا۔ انشاءاللہ

تبلیغ الاسلام اور مبلغینِ اسلام

جیسے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے، کہ یوں تو امتِ مُسلمہ کا ہر فرد مُبلّغ ہے۔ لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جن کو اس دعوت کے لئے خاص کر لے۔ ان کے لئے اس سے بڑی اور کوئی سعادت نہیں ہو سکتی۔ داعیٔ الی اللہ اور مصلح حقیقی کی سعی دو قسم پر ہے :-

- اصلاحِ نفس
- اصلاحِ معاشرہ

سب سے پہلے آپ اپنے نفس کی اصلاح کیجئے۔ جب تک آپ کا اپنا نفس مزکّی نہیں ہوتا۔ آپ کا افادہ عام میں مصروف ہونا کار آمد نہیں۔ جب تک آپ کا اپنا نفس اصلاح یافتہ نہیں، آپ معاشرہ کی کیا اصلاح کر سکیں گے اور کیسے کر سکیں گے۔ معاشرہ کی اصلاح میں مصروف ہونے سے پہلے آپ اپنی اصلاح کریں۔ اور ازبر کر لیں۔ کہ

اصلاحِ نفس تعلیمِ غیر پہ موقوف ہے

یعنی آپ خود اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتے۔ آپ کے نفس کی

marfat.com

اصلاح دوسرے کی تعلیم پہ موقوف ہے۔ یا حیٌّ یا قیّوم

نمونہ کے طور پر

ہم دینِ اسلام کے مایۂ ناز سپوت حضرت خواجہ غریب نواز

مُعِیْنُ الْحَقّ وَالدِّیْنْ حَسَنْ سَنْجَرِیْ

ثُمَّ اجمیری رضی اللہ تعالیٰ عَنْہُ

کی زندگی کی مثال پیش کرتے ہیں۔ جو ہر مبلغ کے لئے **مشعلِ راہ** ہے۔

آپ کا تن تنہا مدینہ منورہ سے پیدل سفر کر کے اجمیر پہنچنا اور ہندو راجہ (رائے پتھورا) کے پایۂ تخت میں وارد ہو کر اسلام کی تبلیغ کرنا، اور ہندو ازم کی حد کو توڑنا (راجہ کی رکھی ہوئی رام گوؤں میں سے ایک گئو ماتا کو پکڑ کر ذبح کر دینا) اور پھر ہندوؤں کو مسلمان بنانا کوئی آسان کام نہ تھا — اسلام کے اس سچے اور نڈر مبلغ کو ہندو راجے کی کوئی شان و شوکت، کوئی حشم و دولت، اور سپاہ و صولت کسی بھی طرح مرعوب نہ کر سکی۔ اور نہ ہی ان کے پائے ثبات کو ڈگمگا سکی۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اسلام کے حقیقی مبلغ اور سُنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عملی نمونہ تھے۔ یعنی ان کا ہر قول و فعل حضور اقدس و اکمل جناب رسولِ اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی حقیقت تھی۔ سُنّت کی جیسے اتباع انہوں نے کی، آپ بھی کریں۔ **تبلیغ** کے میدان میں محض علم

marfat.com

کافی نہیں، عمل بھی ضروری ہے۔

استغفر اللہ من قول بلا عمل — یعنی "میں اللہ سے استغفار کرتا ہوں اس قول کی، جس پر عمل نہ ہو۔"

عمل قوموں کی زندگی اور سربلندی کا واحد ضامن ہے

قومیں جب عمل ترک کر دیتی ہیں۔ پست ہو جاتی ہیں۔ بلندی سے گر جاتی ہیں۔ اور اغیار کی سازشوں کا تختۂ مشق بن جاتی ہیں۔ یہاں تک کہ صفحۂ ہستی سے ان کی عظمتِ پارینہ کے نشان تک مٹ جاتے ہیں۔

اغیار کے ظلم و ستم کی ستائی ہوئی مقہور و مغلوب قومیں جب قہر و غلبہ کے عذاب سے تنگ آجاتی ہیں۔ تو اپنی تمام برائیوں کو دور کر کے ایک بار پھر سے عمل کی راہ پہ گامزن ہو کر اپنی کھوئی ہوئی بلندی و عظمت کو دوبارہ حاصل کر لیتی ہیں — آج ہم سب عقائد و نظریات کی زبانی جنگ لڑے جا رہے ہیں۔ اور یہ مورچہ اپنی جگہ ایک مدت سے بدستور قائم ہے۔ محض مطالعہ اس مورچے کو کبھی سر نہیں کر سکتا۔ اسے سر کرنے کے لئے ہمیں کسی ایک زندگی کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ دین میں صحیفہ (یعنی قانون) اور شخصیت (یعنی عامل) دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ اور ایک دوسرے سے وابستہ اور پیوستہ ہیں —

صحیفۂ شخصیت کا آئین اور شخصیت صحیفہ کی ناطق ہے

اہلحدیث اور اہلسنت ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں۔ سُنّت حدیث ہے، اور حدیث سُنّت۔

marfat.com

حدیث کی اتباع جیسے اسلام کے نامور صوفیائے کرامؒ نے کی: ہر لحاظ سے مستند اور قابلِ تقلید ہے ـــــ مطالعہ محض آپ کو کہیں نہیں پہنچا سکے گا ـــ اور کوئی بھی بات بننے نہ دے گا جب تک آپ کسی ایسے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بندے کا اتباع نہیں کرتے، جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اتباع کی ہو۔ آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اگر آپ سرکارِ دو عالم حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا نہیں سمجھتے۔ جیسے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے ان بندوں نے سمجھا تھا۔ تو آپ کا علم ناقص اور آپ کی تمام کوششیں ناکارہ ہیں۔

آپ کی دینی خدمات کا سب سے پہلا مستحق آپ کا اپنا کنبہ ہے۔ پھر آپ کے پڑوسی، پھر آپ کے محلہ والے اور پھر بازار والے اور پھر شہر کے باشندے اور پھر دیگر اشخاص، اپنے ملک کی سلامتی اور سالمیت کے لئے دعائیں مانگا کریں، نیز اپنے ملک کے باشندوں کو نیکی کے راستوں پر چلنے کی دعوت دیں۔ اپنے تمام اوصاف اور کمالات اپنے ملک کی بہبودی کے لئے صرف کریں۔ پھر جب آپ اللہ کے ملک میں اللہ کے بندوں کو اللہ کے لئے اللہ کا حکم سنانے نکلیں گے۔ تو ماشاء اللہ سکے جما دو گے۔ اور کبھی ناکام اور بے نیل و مرام واپس نہ لوٹو گے۔ ہزاروں کو اپنے رنگ میں رنگ دو گے۔

معاشرہ انسانی اجتماع کا دوسرا نام ہے۔ اس اجتماع میں افراد ایک دوسرے سے متاثر ہوتے ہیں۔ انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ کہ یہ جبلّی طور پر اثر قبول کرتی ہے۔ لہٰذا معاشرے کا ہر فرد شعوری یا غیر شعوری طور پر اپنے ماحول

marfat.com

سے اثر قبول کرتا ہے۔ اور اس پر اثر ڈالتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر فرد اصلاح کن بھی ہے۔ اور اصلاح پذیر بھی

فرد معاشرے کا نہایت اہم جزو ہے، فرد کی اصلاح دراصل معاشرے کی اصلاح، اس کی تعمیر معاشرے کی تعمیر، اور اس کی تخریب معاشرے کی تخریب ہے۔ لہٰذا فرد معاشرے کی اصلاح کا ضامن اور ذمہ وار ہے — محض اصلاح نفس کی دعوت بھی تبلیغ کا ایک اہم جزو ہے جب اصلاحِ نفس کی دعوت اور عملی ترقی کے ساتھ ساتھ اس دعوت کا دائرہ وسیع کر کے اسے بطریقِ احسن اللہ سبحانہٗ کے بندوں تک پہنچایا جائے، تو بہت جلد معاشرہ مبلغ کے تیار کردہ سانچے میں ڈھل جاتا ہے۔ مبلغین کی ایک چھوٹی سی جماعت بھی اس دعوت کے ذریعے دیگر افراد کو بہت جلد متاثر کر سکتی ہے۔ اور جو فرد بھی اس جماعت کے احاطۂ اثر میں آجاتا ہے۔ وہ اس کے رنگ میں رنگا جاتا ہے —— یہی حکمت

اللہ کے ذکر کی مجلس

کی ہے۔ اجتماعی ذکر سے ایک دل کے اثرات اور انوار دوسرے دل پر مرتسم ہوتے ہیں۔ مبلغین کے اس گروہ میں جتنے افراد بھی آکر ملتے ہیں۔ وہ بہت جلد انہی کے رنگ میں رنگے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مبلغین کا یہ گروہ وسعت اختیار کر لیتا ہے۔ افراد، قبائل اور اقوام اس صالح نظام میں ضم ہوتے جاتے ہیں۔ رفتہ رفتہ ایک عالمگیر اسلامی معاشرہ وجود میں

marfat.com

آجاتا ہے۔ اور وہ ایسا مثالی معاشرہ ہوتا ہے۔ جس کا اندازِ فکر و عمل ان مبلغین کے اصول و مبادیات سے کبھی تجاوز نہیں کرتا۔ مبلغین کا یہ معاشرہ جب تک ان بنیادی اصولوں، یعنی

* امر بالمعروف
* نہی عن المنکر ـــ اور
* یادِ حق

کے ساتھ مختص رہے گا۔ ترقی کرتا رہے گا۔ اور اخلاقی، معاشرتی اور سماجی غرضیکہ ہر قسم کی بلندیوں، رفعتوں اور عظمتوں کو اپنے اندر جذب کرتا رہے گا۔

میں پھر اعادہ کرتا ہوں۔ کہ اسلامی تبلیغ کا دار و مدار

صَالحیّت

پر مبنی ہے۔ نہ کہ علمیت پر، کوئی کچھ کہے، صالحیت، یعنی ظاہر و باطن کی پاکیزگی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کو عنایت کی جاتی ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی رحمت شاملِ حال نہیں ہوتی۔ کوشش ناکام اور ناتمام رہتی ہے ـ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اسلام کے مبلّغ بے شک جمیع اوصافِ حمیدہ سے متصف ہوا کرتے تھے۔ یہی وجہ تھی۔ کہ جہاں جاتے تھے۔ سکّے بٹھا دیتے تھے۔ کفر کی بنیادیں ہلا کر حق کے پرچم لہرا دیتے تھے۔ لیکن ہم جہاں جاتے ہیں۔ ناکام واپس آتے ہیں ـ وہ

marfat.com

آپس میں متحد و متفق اور — ہم ایک دوسرے کے خلاف اور متضاد — وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے طالب تھے، اور ہم محض نام و نمود کے — یہی ہماری کمی اور یہی ہماری کم نصیبی ہے۔

جن نیک باتوں کی آپ تبلیغ کریں۔ پہلے خود بھی ان پر عمل کریں، اسی طرح جن بری باتوں سے دوسروں کو روکیں، ان سے خود بھی باز رہیں — ہر معاملہ میں آپ کی زندگی آپ کے ساتھیوں کے لئے ایک نمونہ ہو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائیگا۔ اور اس کو آگ میں ڈال دیا جائیگا۔ (یعنی دوزخ میں) اسکی انتڑیاں آگ میں جاتے ہی فوراً اس کے پیٹ سے نکل پڑیں گی۔ اور وہ اپنی ان انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا۔ جس طرح پن چکی یا خراس کا گدھا آٹا پیستا ہے۔ دوزخی یہ دیکھ کر اس کے گرد جمع ہو جائیں گے۔ اور اس سے کہیں گے، اے فلاں شخص! تیرا کیا حال ہے۔ تُو تو ہم کو نیک کاموں کا حکم دیتا اور برے کاموں سے منع کیا کرتا تھا۔ وہ جواب دیگا — ہاں! میں تم کو امر بالمعروف کرتا تھا۔ اور خود اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ اور تم کو بری باتوں سے منع کرتا تھا۔ اور خود باز نہیں رہتا تھا۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

دُعا

اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام سے دعا ہے — کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے زمانے کا پانسہ بدل دے — تمدّنِ حاضرہ کا رخ موڑ دے۔ تہذیب موجودہ کی روش بدل دے۔ زمین سے ظلمتوں

marfat.com

کو مٹا کر انوار سے بھر دے۔ انسانیت کے ضمیر کو بیدار کر دے، لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھلا دے۔ بدی کے تمام راستے مسدود کر دے۔ عقائد اور نظریات کے اختلافات کو مٹا دے، مسلمانوں کے دلوں سے حسد، کینہ، نفرت لدورت اور دیگر تمام صفات رذیلہ کو نکال دے، اور ان کو وحدت اور یگانگت کی عالمگیر برادری کے رشتے میں منسلک اور باہم شیر و شکر کر دے

یا حیّ یا قیّوم — آمین

اللہ تبارک و تعالےٰ ہمارے نفوس کو ہر قسم کی آلائشوں، قباحتوں، خباثتوں اور کثافتوں سے پاک و صاف اور مبرّا اور منزّہ کر کے ہمیں اپنے دین کی تبلیغ پر مامور فرمائے — آمین! — اور ہمیں ایسا قابل بنائے جیسا کہ ہمارے اسلاف کو بنایا تھا۔ آمین! - وما توفیقی الا باللہ!

اے اللہ! اے ربّ ذوالجلال والاکرام! میں تیری عزت اور عظمت والی بارگاہ میں تیرے اس بندے کو تیرے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ تو اس کو قبول فرما، اور مقبول بنا دے۔ آمین! - اور اسے ہر قسم کے ایسے جوہر عطا فرما، جو کہ ایک اعلیٰ درجہ کے کامیاب اور کامران مبلغ کے لئے ضروری ہیں

آمین — یا حیّ یا قیّوم!

پھر اس سے ہر قسم کی ہر بُری چیز کو، جو کہ مبلغ میں نہیں ہونی چاہیئے۔ دور کر دے — آمین — یا حیّ یا قیوم!

اور اس سے ہر بُری شئے کو اس طرح پر دور کر دے، کہ یہ مجسّم نیکی بن جائے، اور نیکی کو پھیلانے اور برائی کو مٹانے والی جماعت کا تیرا یہ بندہ

marfat.com

تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں تیری راہ پر تیرے لئے گامزن ہو۔ یاحیّ یاقیوم! آمین!

اے میرے ربِّ ذوالجلال والاکرام! تیرے بندوں میں سے تیرا یہ بندہ گویا سمندر کی تہہ سے نکالا ہوا ایک ہیرا ہے۔ جواہر ہے، موتی ہے، لعل ہے، تو اسے اگرچہ یہ ایک ناقص پتھر ہے۔ گوہر قبول فرمالے۔ یاحیّ یاقیوم! تو اس کے دل کو بدل دے، پھیر دے۔ اس میں دورِ جدید کی ہر اچھی شئے ڈال دے، اور ہر شئے سے منوّر فرمادے۔ اور کوئی بھی ایسی چیز، جس کی کہ اس کو ضرورت ہو۔ باقی نہ چھوڑ۔ اور پھر اس کو اپنے دینِ اسلام کی تبلیغ کے لئے کون و مکاں کی ہر شئے سے مستغنی و بے نیاز کردے۔ یاحیّ یاقیوم. آمین!

شیطان رجیم کو اس سے دور کردے — اور جنات وہمزات الشیاطین سے محفوظ کردے۔ یاحیّ یاقیوم۔ آمین۔ اور — پھر یاربِ ذوالجلال والاکرام! اسکو اوصاف حمیدہ سے موصوف کردے۔ وہ اوصاف حمیدہ، جو ضروری ہیں ایک مبلّغ کے لئے۔ یاحیُّ یاقیومُ! آمین!

امروز سعید چہارشنبہ ۶ رجب المرجب ۱۳۸۷ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یاحی یاقیوم

دار الاحسان

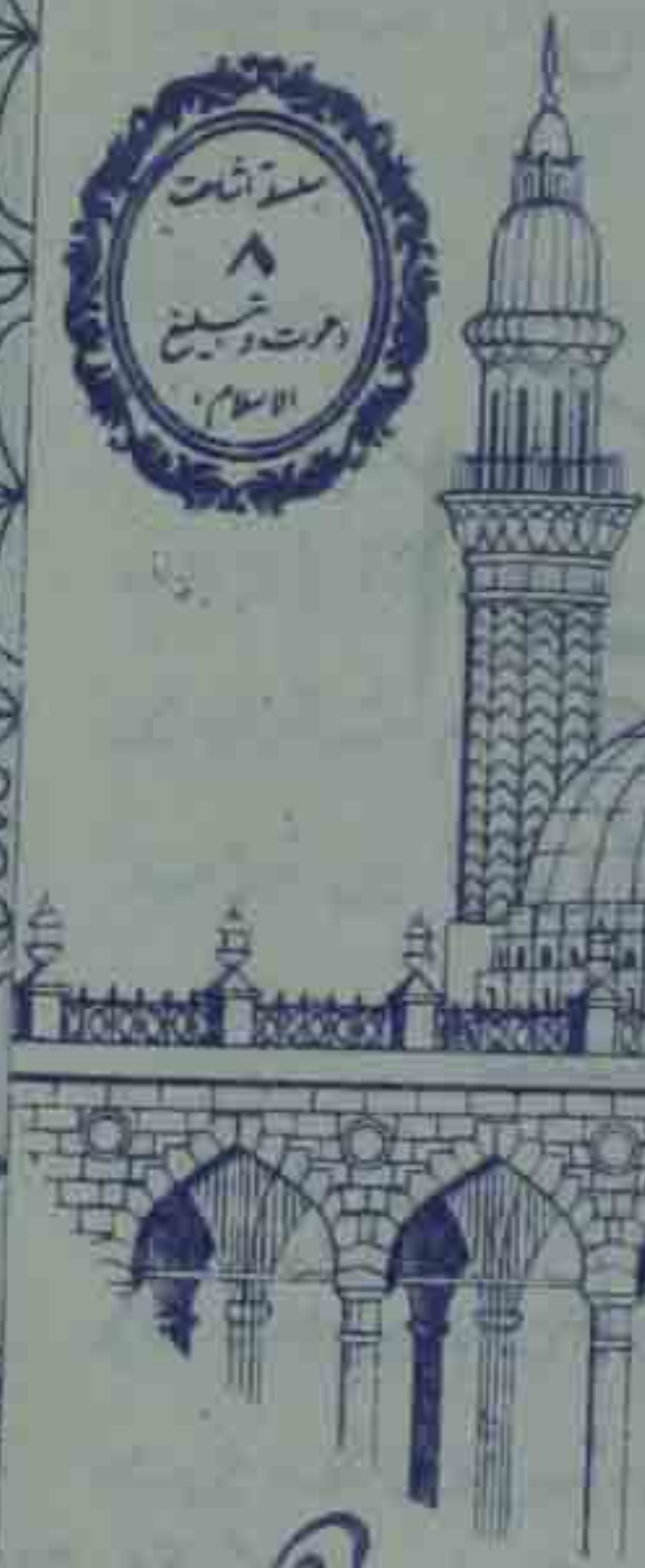

اللھم صل علی سیدنا

محمد وآلہ وعترتہ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

العلم نقطہ

از: محمد برکت علی لدھیانوی عفی عنہ

المقام الشجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اللہ حافظی اللہ ناصری اللہ حافظی اللہ ناظری

اَللّٰہُ مَعِیْ

فاللہ خیرًا حافظا

○

اَلْعِلْمُ نُقْطَۃٌ

علم ایک نقطہ ہے

سارا قرآن کریم اور احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم علم ہے!

قرآن عظیم کی ۶۶۶۶ - آیات، جو تیس پاروں میں منقسم ہیں۔ اور احادیث شریف جو لاکھوں طرق سے مروی ہیں۔ ان سب کا سیکھنا اور یاد رکھنا بہت مشکل ہے۔ اور کوئی ایک آدمی تمام آیات قرآنی اور تمام احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کماحقہٗ عبور حاصل نہیں کر سکتا

ورد فی الخبر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہٗ قال

marfat.com

كلّ ما فی الكتُب المنزلة فهو فی القرآن وكلّ ما
فی القرآن فهو فی الفاتحة وكلّ ما فی الفاتحة فهو
فی بسم الله الرّحمٰن الرّحيم - وورد كل ما فی بسم الله
الرّحمٰن الرّحيم، فهو فی البآء وكل ما فی البآء فهو
فی النّقطة الّتی تحت البآء

"الكهف والرّقيم" للشيخ العارف عبد الكريم الجيلی ابن سبط الشيخ
عبد القادر الجيلانی قدس سرّہٗ)

تمام کتب منزلہ کا مطلب قرآن میں ہے۔ اور سارے قرآن کا مطلب
سورۃ فاتحہ میں، اور پوری سورۃ فاتحہ کا مطلب بسم اللہ شریف میں
اور پوری بسم اللہ شریف کا مطلب شروع کی "ب" میں اور "ب"
کا مطلوب "ب" کے نیچے والے نقطے میں ہے۔

ترجمہ:- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں وارد ہے۔ آپؐ نے
فرمایا۔ کہ جو کچھ آسمانی کتب منزلہ میں تھا۔ وہ قرآن مجید میں ہے۔ اور جو کچھ
قرآن مجید میں ہے۔ وہ (اختصار کے ساتھ) سورۃ فاتحہ میں ہے
اور جو کچھ سورۃ فاتحہ میں ہے۔ وہ (ایجاز کے ساتھ) بسم اللہ الرحمٰن
الرحیم میں ذکر ہے۔

اور یہ بھی وارد ہے۔ کہ جو کچھ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے۔
وہ بآ میں ہے، اور جو کچھ بآ میں ہے۔ وہ بآ کے نیچے نقطہ میں منظوی
کیا گیا ہے۔ (الکہف والرقیم ص۵)

marfat.com

بڑے بڑے نامور صوفیائے کرام نے بھی اپنی جد وجہد کو بس ایک نقطہ
ہی پہ ختم کیا ہے (صوفیائے کرام کے ہاں نقطہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور
بعض صوفیاء نے اس پر بڑی تفصیل سے کلام کیا ہے۔ جن میں سے سید عبدالکریم
الجیلی خاص طور پر قابل ذکر ہیں) کسی نے اس نقطہ کو کسی زبان میں بیان کیا۔ کسی
نے کسی میں۔ چونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ تک پہنچنے کے لئے شریعت ہی کے تحت
بے شمار راہیں (طرق الوصول الی اللہ بعدد الانفاس) یعنی
اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے طریقے لوگوں کے شمار کے برابر ہیں) ہیں۔ جو بھی راہ جس پہ
کھلی، وہی راہ اس نے بیان کی۔

مثلاً

ایک ہی زمانے میں دو اللہ کے بندے ہمعصر تھے۔ اور ایک کا
طریق دوسرے سے بالکل مختلف اور دونوں مقرب الی اللہ تھے

حاصل کلام

یہ۔ کہ جو راہ کسی کے دل پہ وارد ہوئی، وہی اس نے بتا دی۔
اسی طرح اس

نقطہ

کو اس منزل میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اور یہ
نقطہ ہو سکتا ہے۔ سب کے نزدیک ایک ہی ہو۔ لیکن
آج سب ایک پہ متفق نہیں۔

marfat.com

مثلاً :-

بندہ گنہگار و خطا کار، نا اہل ـــــ اس نقطہ سے یہ مراد لیتا ہے۔ کہ جب تک کوئی طالب اپنے اللہ کو ایک مان کر اسے حاضر و ناظر نہیں تسلیم کرتا وہ کسی بھی طرح نہ برائی سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور نہ ہی اسے نیکی پہ استقامت حاصل ہو سکتی ہے۔

قربِ عام

اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرب عام ہر کسی کو حاصل ہے۔ کائنات کی ہر شئے اللہ کے سامنے ہے، اور کوئی بھی شئے کسی بھی وقت اس کی نظر سے اوجھل نہیں۔

قربِ خاص

یہ دو طریقوں سے حاصل ہوتا ہے ـــ ایک

وھبی

اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے جسے بھی چاہیں

بلا مجاھدہ

عنایت فرمائیں

marfat.com

دوسرے

کسبی

یعنی

کوئی بندہ اللہ کی توفیق سے حصولِ قرب کے لئے کوئی مشق کرے۔
اور پھر ایک مدت باقاعدہ مشق کرنے کے بعد اللہ اس بیچارے کے حال پر
ترس کھائے۔ اور اسے وہ عنایت فرمادے۔

اور

یہ بھی وہبی ہی کی ایک قسم ہے۔ حقیقتاً ہر شئے وہبی ہے۔ اور کسب بنفسہٖ
وہب ہی کی ایک قسم ہے ـــ اللہ جب کسی کو کوئی چیز عنایت فرمانا
چاہتے ہیں۔ اسے اسی قسم کی منزل بخش دیتے ہیں ـــ کسب عین منزل ہے

وہ نقطہ یہ ہے، کہ :-

آپ ہر وقت یہ سمجھیں۔ کہ جو کچھ
آپ کہتے ہو۔ اللہ سُنتا ہے۔ جو کرتے ہو اللہ
دیکھتا ہے۔ اور جو سوچتے ہو اللہ جانتا ہے۔
جب آپ نے یہ تسلیم کر لیا، کہ آپ
ہمہ اوقات اللہ کے روبرو ہو۔ پھر آپ سے نافرمانی
کی کوئی بھی کلام اور کوئی بھی کام نہیں ہوسکتا۔ تھانے دار
کے سامنے کسی چور کو کسی برائی کی جرأت نہیں ہوسکتی

یہ مشق کوئی معمولی درس نہیں

marfat.com

آپ شب و روز اس خیال میں رہیں۔ کہ

آپ اگرچہ ان آنکھوں سے اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات باری کو نہیں دیکھ رہے۔ اللہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اور ہر وقت ہر حال میں دن ہو یا رات ۔ آپ کا ہر قول و فعل اللہ سبحانہٗ کے روبرُو ہے۔ کسی وقت اور کوئی بھی حرکت اللہ سے اوجھل نہیں۔ جب آپ نے اللہ کو حاضر و ناظر تسلیم کر لیا۔ پھر کیونکہ آپ کو کسی وقت خلوت میسر ہو سکتی ہے۔ اور کیسے بے خوفی سے نافرمانی کی کوئی کلام یا اور کوئی کام کر سکتے ہو

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

ذکر کی اصل اور افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے۔ اسے اصطلاح میں نفی اثبات کہتے ہیں۔

صلوٰۃ الوسطیٰ کی ایک تفسیر یہ بھی ہے۔ کہ آپ ایک نماز سے دوسری نماز تک اپنے آپ کو نماز ہی میں تصور کرتے ہوئے اللہ کے ذکر میں مصروف رہیں۔ ذکرِ دوام فی الحقیقت صلوٰۃ دوام ہے۔ اگرچہ ہر مسلمان کو ہر ذکر کی عام اجازت دی گئی ہے ـــــ پھر بھی کسی سے

marfat.com

اجازت حاصل کرنا

بے شک برکت کا موجب اور استقامت کا باعث ہوتا ہے۔ بہترین ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اس لئے۔ کہ — جو مطلب مدعا اور تاثیر اس کلمے میں ہے۔ کسی اور میں نہیں — اس

کلمۂ توحید

کا مسلسل ذکر آپ کے دل کو صیقل کر دے گا۔ اور اس کلمۂ طیب کے ذکر کے نور سے آپ کے دل کی دنیا منور ہو جائے گی۔ انشاء اللہ! — جوں جوں آپ کو اس پر استقامت ہوتی جائے گی۔ حجابات اٹھتے چلے جائیں گے حتےٰ کہ دنیا کی ہر چیز آپ کی نظروں میں بے وقعت اور ذلیل ہو گی۔

آپ

اپنے اللہ کو حاضر و ناظر جان کر اس کا ذکر کریں۔ جیسے کوئی غلام اپنے مالک کے حضور میں حاضر ہو کر عجز و نیاز کیا کرتا ہے

آپ کا معبود آپ کے اور آپ اپنے معبود کے روبرو ہیں

لا الٰہ الا اللہ

کا ظاہری مطلب یہ ہے۔ کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود عبادت کے لائق نہیں —— اور

حقیقی یہ — کہ اللہ کے سوا کوئی اور موجود ہی نہیں — ہر موجود کا

marfat.com

وجود اللہ سے ہے، اور اللہ کے سوا کسی شَے کا اپنا کوئی وجود نہیں اور نہ ہی کسی شَے کو کسی بھی شَے پر کسی بھی قسم کا تصرف یا کوئی قدرت حاصل ہے. مگر اللہ کے حکم سے — اور اللہ کا حکم سدا جاری ہے۔ اور ہر جا جاری ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ہر شَے اللہ ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ کہ ہر شَے میں اللہ ہے۔ اور ہر شَے ہر حال میں معذور و مجبور اور محکوم و مقدور ہے۔ پس ہر شَے اللہ کے نور سے قائم اور موجود ہے۔ کائنات کی ہر شَے میں اللہ — اور کوئی بھی شَے اللہ سے خالی نہیں

جسطرح

بادشاہ کی موجودگی میں کسی بھی غلام کو کسی بھی حرکت پہ کوئی جرآت نہیں ہوتی۔ اسی طرح —— اس طالب کو — جو اللہ کو حاضر و ناظر جان اور مان لیتا ہے۔ نافرمانی کی جرأت نہیں رہتی

ہر شَے

کے دو وجود ہیں — ایک **فانی**، ایک **باقی** — جو آپ دیکھتے ہیں، فانی ہے. اور جس کے نور سے ہر شَے موجود اور قائم ہے۔ اور آپ دیکھ نہیں سکتے۔ باقی ہے۔

پہلی لاالہ اور

دوسری الا اللہ ہے۔

marfat.com

* لا الٰہ نفی الاّ اللہ اثبات —
* لا الٰہ مقامِ فنا۔ الا اللہ بقا ہے —
* لا الٰہ سے ہر شئے کی نفی کر! اور الاّ اللہ سے قائم کر! کائنات کی ہر شئے میں کائنات کے خالق و مالک کو دیکھ، ہر شئے اللہ نہیں، ہر شئے میں اللہ ہے — گھاس کے اس سوکھے ہوئے تنکے اور گلاب کے اس مہکتے ہوئے پھول میں ایک ہی نورِ جلوہ گر ہے۔ صنعت میں صانع کو دیکھ۔ اور صانع صنعت میں ایسے پوشیدہ ہے۔ جیسے "گنے میں گڑ"

کاریگر

کی کسی کاریگری کو حقیر مت جانیں، نہ ہی کوئی نقص نکالیں۔ کاریگر نے ہر شئے نہایت و کمال سے بنائی ہے۔ کائنات کی کسی بھی شئے کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ ہر شئے کا موجود کرنے والا اللہ ہے۔

لا الٰہ مقامِ نیست و نابود اور
الاّ اللہ مقامِ ہست و بود ہے —!

نیستی میں ہستی

تلاش کر۔ آپ کے اس قلبوت کی اقلیم میں آپ کا معبود جلوہ گر ہو۔ اور آپ سدا اپنے معبود کے حضور میں سجدہ ریز رہیں — یعنی

تَن نگری میں اور من نگری میں

marfat.com

نگری کا بادشاہ رونق افروز رہے۔ اور آپ اس کے حضور میں
سجدہ ریز رہیں۔ ہر وقت ہر حال میں یہ سوچیں
"جو میں کہتا ہوں، اللہ سنتا ہے۔ جو کرتا ہوں، اللہ دیکھتا
ہے۔ اور جو سوچتا ہوں۔ اللہ جانتا ہے۔"

پس

اللہ تبارک و تعالےٰ کے حضور میں ——

آپ کا بولنا —— گستاخی

تدبیر —— نفاق

اور

ہستی —— عین شرک ہے

مراقبۂ معیّت

جب کہ اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام ہر شے کا خالق،
ہر شے کا مالک، احد الصمد جل جلالہٗ اور ہر شے پہ قادر المقتدر
آپ کے پاس —— اور

marfat.com

آپ کے ساتھ حاضر و ناظر ہے :

پھر

آپ کو کسی بھی مخلوق سے، جن ہو یا انسان، پرند ہو یا

چرند، درند ہو یا خزند۔ کیا ڈر و خوف ــــ!

آپ اس بات پر یقین لائیں ــــ کہ

کُل کائنات کا کُلّی نظام

اَللّٰہُ تبارک و تعالیٰ

عزّ و جلّ ذوالجلال وَالاکرام

کے قبضۂ قدرت میں ہے

اور

کسی مخلوق کو کسی مخلوق پہ کسی بھی قسم کا کوئی تصرّف و

قدرت حاصل نہیں، مگر اللہ کے حکم سے ــــ

marfat.com

جب تک حکم نہیں ملتا۔ کسی کو کسی حرکت پہ کوئی

قُدرت نہیں ہوتی!

ہر چیز

کا ہونا نہ ہونا اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے

آپ کی ہر شَے

معین ہے۔ جینا، مرنا، رزق، اولاد، کشائش، تنگی، عزّت، ذلّت — غرضیکہ چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک۔ لکھی جا چکی ہے۔

جو جو کسی کے لئے لکھ دیا ہے — ہوتا ہے۔

تقدیر کی موافقت

آپکو قادر کے قریب تر کر دے گی!

آپ ہر حال میں — اچھا ہو یا بُرا — یہ تسلیم کریں،

marfat.com

کہ اسی طرح ہونا عین حکمت پہ مبنی ہے۔ اسلئے کہ:

اللہ حکیم ہے — اور

حکیم کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا!

یہی توحید کی اصل ہے۔

کہ بندہ مولائے حکیم کے کسی امر پہ کوئی اعتراض نہ کرے

بسر و چشم تسلیم کرے

اعتراض عبدیّت کی موت ہے!

خالق اپنی مخلوق پہ ماں سے سو گنا زیادہ مہربان ہے

ماں اپنے کسی بچہ کو کسی بُرے حال میں رکھنا گوارا نہیں کرتی

اَللّٰہُ

احد الصّمد، قوی العزیز اور قادر المقتدر ہے

marfat.com

اس کے حضور میں

ہر مخلوق بے کس و بے بس، ذلیل و زبوں، مجبور و معذور اور محکوم ہے
کسی بھی مخلوق کو نوری ہو یا ناری، خاکی ہو یا آبی، درند ہو یا
پرند، چرند ہو خرند — کسی بھی مخلوق پر کسی بھی قسم کا
کوئی تصرف و تسلّط حاصل نہیں۔ مگر اللہ کے حکم سے —

اللہ کی قسم

جب تک اللہ کا حکم نہیں ملتا۔ کوئی بھی کچھ کرنے پہ ہرگز استطاعت نہیں
رکھتا! — اگر

مخلوق خود سر ہوتی، سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ جو جس کے دل میں
آتا — کرتا۔ ایسے ہرگز نہیں، ہر چیز کے پیشانی کے بال قدرت
کے ہاتھوں میں مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں۔ اور ایسے جکڑے
ہوئے ہیں۔ کہ بدوں ارادتِ الٰہی کسی بھی حرکت پہ کسے بھی گذر نہیں!

یا حیّ یا قیّوم!

جب تک آپ

ہر خوف و خطر سے بے خطر ہو کر سینہ تان کر نہیں چلتے، اس
اتنی بڑی وادی کو کیونکر طے کر سکتے ہو —— یا حیّ یا قیّوم!
اور یہ اسی حال ہی میں ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ آپ اپنے اللہ کو ایک
مان لیں۔ اور یہ تسلیم کر لیں — کہ آپ جہاں بھی ہیں — ہر وقت ہر

marfat.com

حال میں اللہ آپ کے پاس ہے۔ آپ جو کہتے ہو۔ اللہ سنتا ہے۔ جو کرتے ہو، دیکھتا ہے۔ اور جو سوچتے ہو۔ جانتا ہے۔ آپ کی کوئی بھی شے اور کسی بھی وقت اللہ سے اوجھل نہیں ـــــ یاحیّ یاقیّوم!

اور

پھر آخر میں اپنے تمام معاملات، ظاہری ہوں یا باطنی اللہ تبارک و تعالےٰ کے سپرد کر دیں، جس طرح اس کی مرضی ہو کرے۔ اور ہر معاملہ کے فکر سے بے فکر ہو کر اللہ کی راہ میں چلیں ـــ پس اس طرح

اللہ دُوقدم ہے

یاحیّ یاقیوم!

اِمروز سعید پنجشنبہ ۱۷ رجب المرجب ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

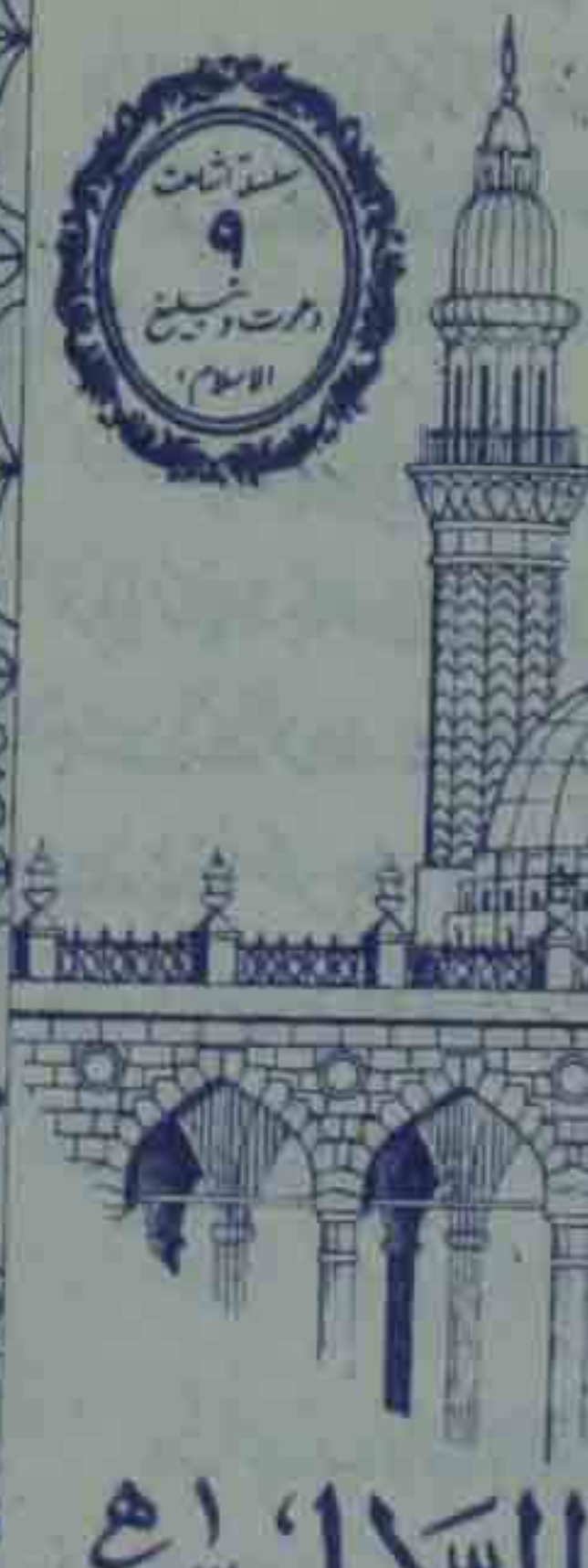

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

خاکپائے محمد برکات علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الضحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر و طاعت اللہ ہی کی توفیق و عنایت پہ موقوف ہے،
یہ کلمہ معرفت کی اصل اور عظیم المرتبت ہے!

○

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا نہ بتاؤں میں تم کو ایک کلمہ، جو انزا ہے۔ عرش کے نیچے سے۔ اور جنت کے خزانہ سے (اور وہ یہ ہے) لاحول ولا قوۃ اِلا باللہ (جو وقت کہتا ہے بندہ اسکو) فرماتا ہے اللہ تعالےٰ (اس کے جواب میں) اطاعت گذار ہوا بندہ میرا۔ یا نجات پائی میرے بندے نے۔ اور فرمانبردار ہوا۔ یا سپرد کر دیئے اس نے تمام کام اللہ کی طرف (بیہقیؒ)

○

اللہ تبارک و تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی بندہ نہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر و طاعت کر سکتا ہے، نہ ہی گناہ کے کاموں سے بچ سکتا ہے۔ ہر بندہ ہر حال میں اللہ سبحانہٗ کی توفیق کا محتاج ہے۔ جب تک اللہ سبحانہٗ کی طرف سے کسی کو توفیق عنایت نہیں ہوتی۔ ذکر و طاعت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح جب تک اللہ تبارک و تعالیٰ کسی کو گناہ کے کاموں سے نہیں بچاتا۔ کوئی بندہ برائی سے

marfat.com

نہیں رک سکتا۔

اللہ جلّشانہٗ نے ہر انسان کو فطری اور جبلّی طور پر خیر و شر کی تمیز کا ملکہ عطا فرمایا ہے۔ پھر معروفات اور منکرات کی مزید تشریح و تفسیر ہر زمانہ میں بذریعہ وحی بوساطت انبیاء علیہم السلام انتظام فرمایا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے

انسان کو خیر و شر، فسق اور تقویٰ دونوں متضاد قوتیں عطا فرمائی ہیں، ان دونوں راستوں میں طبعی اور فطری طور پر انسان کے اندر فسق اور تقویٰ ہر طریق پر چلنے کی قوت اور صلاحیت موجود ہے۔ اس بات میں کوئی بھی شک نہیں، کہ خیر و شر ہر دو خصوصیات کا خالق اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام ہے۔ اور اللہ سبحانہٗ کی ہر تخلیق کسی غالب حکمت پر مبنی ہے۔ شر کا وجود بھی دراصل کسی مفید مطلب کے لئے ہے۔ ورنہ اگر اللہ سبحانہٗ کا منشا صرف یہ ہوتا۔ کہ تمام انسان ہمہ وقت اسی کی اطاعت میں لگے رہیں۔ تو کسی انسان کو اس سے گریز کی طاقت نہ تھی۔ انسان کو قوتِ تمیز و اختیار اللہ سبحانہٗ کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے انسان کو اس اختیار کے ساتھ ہر دو راستوں کے نفع و نقصان سے بھی آگاہ کر دیا ہے۔ ان دو راستوں کے

انتخاب کا اختیار

بلاشبہ ہمیں حاصل ہے۔ اور ان میں سے ہم اپنے لئے جس راستے کو بھی منتخب کریں۔ اس کا انجام بھی اسی کے مطابق ہوگا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی خصوصی رحمت اور کرم نوازی یہ ہے۔ کہ انسان کے فکر و نظر میں

marfat.com

اَللّٰہ سُبْحَانہٗ

اس قدر توازن پیدا کر دے، کہ اسے ہر چیز کی حقیقت سے آگاہی ہو، اسے ہر چیز اپنی اصلی کیفیت میں نظر آئے۔ اصلی اصلی نظر آئے اور نقلی نقلی — اور

دِل و نِگاہ

کے اس نور کی روشنی میں وہ اپنے لئے فائدہ مند، مناسب خیر کی راہ پہ گامزن رہے۔ اس کے دینی و دنیوی فوائد سے مستفید ہو۔ اور مزید ترقی کی طلب اللہ ہی سے کرے۔

اِس کے برعکس اللہ سے دعا کرے، کہ وہ اپنے لطف و کرم سے اس کے حال پہ ترس کھائے۔ اور شر کی راہ کے انتخاب سے بچائے —

خیر کی توفیق

سے مراد یہ ہے — کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے بندے کو خیر کی طرف راجع کر دے۔ اس کا جھکاؤ اور میلان خیر کی طرف ہی رہے۔ اور شر کو اس سے دُور کر دے۔ اور اس کے قلب و نظر سے شر کے رجحانات و میلانات ختم کر دے

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ — آمین!

اِسی کو اللہ تبارک و تعالےٰ کی خصوصی رحمت اور نیکی کی توفیق کہتے ہیں

آپ یہ دعا کریں

کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے حصے میں صرف خیر یعنی معروف کر دے اور

marfat.com

ذرمسنکر کو ہم سے دور کر دے — یاحیّ یاقیّوم — آمین!

ہمارے فکر و نظر میں

کسی جگہ کوئی کجی نہ آئے۔ ہمیں سیدھی راہِ حق صاف دکھائی دے۔ اور ہم سب اسی پر استقامت کے ساتھ گامزن رہیں۔

انسان اللہ تبارک و تعالیٰ کی اشرف المخلوقات تخلیق ہے — تاہم خصوصیات کے اعتبار سے انسان اکثر جلد باز اور کوتاہ بین ثابت ہوا ہے۔ انسان ہی وہ اللہ کی مخلوق ہے۔ جو تربیت کا سب سے زیادہ محتاج ہے اور تربیت ہی سے اس کے قلب و نظر میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی قوتِ تمیز و انتخاب پروان چڑھتی ہے۔

آپ دیکھتے ہیں

کہ انسان کی تعلیم و تربیت کے لئے بے شمار درس گاہیں بنائی گئی ہیں۔ یہ درسگاہیں اس کی تربیتی کمی کی دلیل ہیں۔ جن کی تلافی خود ان درسگاہوں کا وجود ہے —

اِسلام

ایک دائرہ بھی ہے اور ایک ادارہ بھی

جہاں کہ انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے، اور جملہ انسانی خصوصیات کی صحیح نشوونما ہوتی ہے!

انسان نورِ بصیرت کی روشنی میں حق کو حق دیکھتا ہے — !

marfat.com

ہر درستی اور خیر کو اپنے لئے راہِ عمل تجویز کرتا ہے۔

پورے فہم و ادراک کے ساتھ

بالیقین

اس پر استقامت اختیار کرتا ہے

اپنے فکر و نگاہ کو

اسی صحیح روش پہ ڈال دیتا ہے۔ اور اپنے ذہن کو اس کا حامی بنا لیتا ہے۔ اور یقین کو مستحکم کر لیتا ہے۔ اس کے تمام اعضاء و جوارح، دل و نگاہ کے تابع ہیں۔ آپ کے تمام افعال جو آپ کے اعضاء و جوارح سے صادر و سرزد ہوتے ہیں۔ دل و نگاہ کے آئینہ دار ہیں — صرف زبانی جمع خرچ کہیں بھی قابل قبول نہیں!!

انسانی قلبوں

میں صرف دو ہی مقام قابلِ توجہ ہیں:—

★ ایک دِل — اور

★ دوسرے نگاہ

دِل میں یقین، تصدیق اور پختگی ہو —!

نگاہ میں وسعت اور حیا —!!

اِن دو مقامات کی اصلاح پہ تمام جسم کی اصلاح موقوف ہے۔ ان کی تربیت گویا جسم کی تربیت ہے۔ ان میں مندرجہ بالا خصوصیات کی

marfat.com

تکمیل سے زندگی متوازن ہو جاتی ہے۔ بصورتِ دیگر انسان ساری عمر

افراط و تفریط

کے گھناؤنے چکر میں پھنس کر رہ جاتا ہے!

وُسعتِ نگاہ

سے مراد یہ ہے — کہ

انسان کی نگاہ میں ضیق، کج بینی، کوتاہ نظری نہ ہو۔ وقتی اور ہنگامی معمولی منفعتوں کی طرف میلان نہ ہو۔ اس کی نگاہ دور رس فوائد پہ ہو۔ عاقبت اندیشی اس کا شعار ہو۔ ہمیشہ انجام پہ نگاہ رکھے — وسعت سے مراد یہ ہرگز نہیں — کہ دین میں ہر کمی و بیشی، جائز و ناجائز، حلال و حرام کی گڈمڈ کو برداشت کر لیا جائے

اور

اس سے قطع نظر کر لی جائے

یہ مفہوم وسعت کی تعریف سے خارج ہے!!

حَیاء

سے مراد یہ ہے۔ کہ

منکرات کی طرف رغبت باقی نہ رہے۔ خواہ کتنی ہی دلکش و دلفریب کیوں

marfat.com

نہ ہو۔ کسی چیز کے ظاہر سے مبتلائے فریب نہ ہو۔ بلکہ نگاہ انجام کار پر ہو۔

اگرچہ

بندوں کو فعل مختار ٹھہرایا گیا ہے۔ پھر بھی ہر انسان ہر حال میں مجبور و لاچار اور اللہ ہی کی توفیق کا محتاج ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی توفیق و عنایت ہی سے انسان اللہ کے ذکر و طاعت میں مصروف ہوتا ہے۔ جب تک اللہ کی طرف سے توفیق نہیں ملتی، کوئی بندہ نیکی کا کوئی کام نہیں کر سکتا۔!

صُوفیائے کرام

نے اس راہ میں جو کارہائے نمایاں کئے۔ یہ سب کے سب اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کی توفیق و عنایت سے ہوئے۔ ورنہ ایسے کٹھن مراحل کی کون تاب لا سکتا ہے!

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی كَلِمَةٍ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَسْلَمَ عَبْدِیْ وَاسْتَسْلَمَ

ترجمہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا — کیا نہ بتاؤں میں تجھے ایک کلمہ۔ جو عرش کے نیچے سے جنت

marfat.com

کے خزانہ سے اترا ہے۔ (وہ کلمہ طیبہ یہ ہے) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
جب بندہ یہ کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تابعدار ہوا میرا بندہ اور بہت
فرمانبردار ہوا ـــــ (بیہقی شریف / مشکوٰۃ شریف اول ص ۲۰۲)

○

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَنْ قَالَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کَشَفَ اللّٰہُ عَنْہُ سَبْعِیْنَ
بَابًا مِنَ الضُّرِّ اَدْنٰھَا الْفَقْرُ

ـــــ ترجمہ ـــــ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، کہ جو شخص کہے ـــ لاحول ولا
قوۃ اِلّا باللہ ولا منجا من اللہ اِلا الیہ ـــ اللہ تعالیٰ
اس سے نقصان کی ستر قسموں کو دور کرتا ہے۔ ان میں سے ادنیٰ
قسم افلاس ہے: (ترمذیؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۴۹)

○

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ دَوَاءٌ مِّنْ تِسْعَۃٍ وَّ تِسْعِیْنَ دَآءً اَیْسَرُھَا
الْھَمُّ

marfat.com

ترجمہ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے۔ جس میں معمولی بیماری غم ہے۔

دین اسلام کی

دعوت و تبلیغ

کا اہم کلمہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ ہے۔ جسے جتنی توفیق ملتی ہے، کرتا ہے۔ اگر اس کے مفہوم پر غور کیا جائے۔۔ تو یہی کلمہ

لاحول ولا قوۃ اِلَّا باللہ

توحید کی اصل بھی یہی ہے۔!

اللہ تبارک و تعالےٰ جسے توفیق بخشتے ہیں۔ وہی راہِ راست پر آتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں بندوں کا اللہ سبحانہٗ کی راہ کی طرف آنا۔ نیکی کرنا۔ اور برائی سے بچنا اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔ صرف تین باتیں ہی اسلام کی دعوت و تبلیغ کا

لب لباب ہیں!

marfat.com

* امر بالمعروف ـــ نیکی کرنا اور نیکی کرنے کا حکم دینا ؛
* نھی عن المُنکر ـــ برائی سے رکنا، اور برائی سے باز رہنے کا حکم دینا

اور

* ھر حال میں اللہ تبارک و تعالےٰ ہی کے ذکر میں رہنا۔ اور دوسروں کو ذکر کی تلقین کرنا۔

اِن تینوں میں سے حقیقتاً کوئی بھی بندے کے بس میں نہیں۔ اللہ سبحانہٗ کی توفیق ہی سے بندہ انہیں کر سکتا ہے۔ یہی حقیقت مسلّمہ ہے کہ ہر بندہ عاجز و مسکین، بے بس و بے کس، مجبور و مقدور ہے۔ جب تک اللہ سبحانہٗ کی عنایت سے بندے کو ذکر و طاعت کی توفیق نہیں دی جاتی۔ نہ ذکر کر سکتا ہے۔ نہ ہی برائی سے رک سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ باوجود اس قدر درس و تدریس، تبلیغ و اشاعت کے ظاہری سب کچھ ہے۔ اور باطنی کچھ بھی نہیں ـــ سارا دن باتوں میں گذر جاتا ہے۔ اور باتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ بات سے بات نکلے چلی جاتی ہے۔ اور دل سخت سے سخت ہوتے چلے جاتے ہیں۔ کسی کو کسی کا کوئی ادب و پاس نہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ
ھمارے حال پہ ترس کھا کر
ھمیں اپنے ذکر و طاعت کی توفیق بخشیں!

marfat.com

جب آپ کو

ذکر و طاعت کی توفیق عنایت ہوگی۔ باتیں ختم ہو جائیں گی۔ زندگی سراپا عمل بن جائیگی۔ دل انوار کا گنجینہ بن جائیگا۔ روح کو تسکین و تشفی حاصل ہوگی۔ مقدر روشن ہو جائیں گے۔ اور باتوں کی جگہ ذکر لے لے گا۔

آپ یاد رکھیں!

باتیں اگرچہ کتنی بھی حکمت آمیز ہوں، خاموشی سے کبھی افضل نہیں ہو سکتیں۔

خاموشی سراسر حکمت اور پر از حکمت ہے!

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ۔

— یعنی —

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ جو خاموش رہا۔ اس نے نجات پائی — (ترمذی شریف۔ دارمی شریف۔ احمدؒ۔ بیہقیؒ؛ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم۔ صفحہ ۴۷۸)

○

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ مَقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً

(بیہقیؒ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۴۸۳)

marfat.com

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدمی کا خاموش رہنا ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے!

○

سلف صالحین کے تمام شہ نشین ستاروں صوفیائے کرام نے خاموشی کے متعلق بہت کچھ کہا ہے۔ سب کا مفہوم ایک، اور الفاظ مختلف ہیں۔ جن کا لب لباب یہ ہے۔ کہ ——— بندے کا خاموش رہنا افضل عمل ہے۔ اور خاموشی عین حکمت ہے۔ اس لئے کہ بندہ جب باتیں کرتا ہے۔ بلاخوف کئے جاتا ہے۔ اور اتنی تمیز تک کا اہل نہیں ہوتا۔ کہ جھوٹ ہے یا سچ ہے۔ اس کا ان پہ اپنا عمل بھی ہے یا نہیں!۔ پس

آپ یاد رکھیں

آپ کی ہر بات میں کوئی نہ کوئی آفت ہے!

آپ کسی ایک دن خاموش رہ کر اس کی لذت دیکھیں۔ شام کو آپ اپنے تئیں تر و تازہ پائیں گے۔ دن بھر کام کرنے کے باوجود ہرگز نہ تھکیں گے۔ آپ کا ضمیر آپ کو ملامت نہ کرے گا۔ انسان کی زندگی میں زبان و کلام کو سب سے بڑا اختیار ہے۔ اور تقریباً تمام فتنے زبان ہی سے پھیلتے ہیں۔

اگر

کوئی چپ رہے۔ اور سوچ سمجھ کر کلام کرے۔ تو کبھی بھی کوئی فتنہ پیدا نہ ہو۔ تمام فتنے دب جائیں!

marfat.com

خاموشی صبر کا دوسرا نام ہے

آپ کسی ایسی بات کو سنتے ہیں، جسے سُن کر آپ کا دل رنجیدہ ہو جاتا ہے اگر آپ سن کر خاموش رہتے ہیں، اور کوئی جواب نہیں دیتے، یہی صبر ہے۔

پھر دیکھیں — آپ کی خاموشی اور آپ کا صبر کیا رنگ لاتا ہے — !

آپ کا یہ صبر، آپ کی عزت و فتح کا موجب ہو گا —— !

سارا دن باتیں کرنا اگرچہ علم و حکمت کی ہوں۔ کسی بھی طرح نافع نہیں — اور نہ ہی کوئی ان سے کچھ حاصل کر سکتا ہے

سمندر

میں سیپ تیرا کرتے ہیں۔ موسم برسات میں جب مینہ برستا ہے۔ تو بارش کا قطرہ جب سیپ کے مُنہ میں جاتا ہے۔ جو سیپ اسی وقت ایک ہی قطرہ کو مُنہ میں ڈال کر اپنا مُنہ بند کر لیتا ہے۔ سمندر کی تہہ میں ڈوب جاتا ہے۔ اس میں لعل پیدا ہوتا ہے۔ لیکن جو سیپ اپنا منہ کھولے رکھتا ہے۔ وہ سطح آب پہ ڈبکیاں لیتا رہتا ہے۔ کبھی سیر نہیں ہوتا —— حتٰی کہ — برسات کا موسم ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اسی حال میں ڈانواڈول رہتا ہے !

اُس سیپ میں

کوڑی پیدا ہوتی ہے، جو ایک پیسے کی آٹھ ملتی ہیں۔ !

اللہ سبحانہٗ اپنے لطف و کرم سے باتوں کی بجائے عمل کی توفیق بخشے !

اور — خاموشی عمل کی جان ہے

marfat.com

آپ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں، کر کے دکھائیں ۔ کسی ایک خصلت کا عملی نمونہ دیں۔

وہی آپ کی ایک مقبول تبلیغ ہے!

حضرت باوا صاحب یادش بخیر تقدس مآب

فریدالدین مسعود شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ قدس سرہ العزیز

نے اپنی حیات مبارکہ میں بہت کم کلام فرمائی۔ ان گنت لوگ حضور کے جمال پر انوار سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جو بھی سرکارِ عالی مقام کا جمال پاتا۔ یا جس پہ سرکار عالی مقام کی نظر پڑ جاتی۔ کایا پلٹ جاتی۔ جسے بھی چاہتے اپنے رنگ میں رنگ لیتے کوئی ازلی بدنصیب بچ جاتا تو بچ جاتا۔ ورنہ بچنے کی امید نہ ہوتی ــــ!

ہر مبلغ کے لئے ایک کامیاب عمل

آپ رات کو ۱۱۱ بار سورۃ الم نشرح پڑھیں، انشاء اللہ آپکی زبان میں اثر ہو گا ــــ!

محض فصاحت مطلوب نہیں، عمل درکار ہے۔ نمونہ مطلوب ہے۔ آپ کا عملی نمونہ تشریح طلب امور کی وضاحت کرے، اللہ کرے، ہماری یہ تن آسانیاں ختم ہو جائیں ــــ **بندہ بول کر پچھتایا** ــ جب بھی کوئی پچھتایا بول کر پچھتایا۔ اور بول کر ہی نادم و پشیمان ہوا۔ جو خاموش رہا۔ سلامت رہا۔ شاد رہا۔ کبھی نہ پچھتایا ــ بول بولنا آسان ہے ــ پورا کرنا مشکل ہے۔

آپ پہلے اپنا محاسبہ کریں!

آیا جو باتیں آپ کہتے ہیں۔ خود بھی اس پہ عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ ــ اگر نہیں، تو پھر آپ ایسی بات کیوں کہتے ہیں۔ جو کرتے نہیں۔ اللہ تبارک و

marfat.com

تعالیٰ کی ناراضگی کے لئے یہی کافی ہے، کہ آپ ایسی بات کہیں، جو کرتے نہیں!

آپ ہر بات میں — اور بات بات میں

اپنی کمی کا اظہار کیا کریں۔ اور اقرار کیا کریں۔ کہ آپ کی یہ سب باتیں لوگوں ہی کو سنانے کے لئے ہیں۔ ورنہ اپنا حال ایسا نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کو آپ کے اس اصرار بالتکرار پہ ترس آئے۔ اور حال بدل جائے — بندہ گنہگار و خطاکار، نااہل ——— یہ سب اپنے ہی سے مخاطب ہے۔ آپ ہی کو کہا ہے۔ آپ سے بندہ کی مراد بندہ کا اپنا نفس ہے۔ اگر یہ کلام آپ کو نفع دے اس سے استفادہ کریں!

دُعا کی، آپ بھی کریں — ہم جیسے بھی ہیں، تیرے ہیں۔ اور تو اپنے حبیب اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم سے درگذر فرما — اور ہمیں جو بھی ناز ہے۔ تیری رحمت پہ ہے۔ اور تیرے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت پہ ہے۔ یا حیّ یا قیّوم! برحمتک استغیث۔ آمین

امروز سعید دوشنبہ ۱۸ رجب المرجب ۱۳۸۷ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی　　یا قیوم

اللھم صل علی سیدنا

محمد وآلہ وعترتہ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

دار الاحسان

سلسلہ اشاعت ۱۰ دعوت و تبلیغ الاسلام

حبِ رسولِ اکرم واجمل صلی اللہ علیہ وسلم

ناصر محمد برکت علی لودھیانوی مفتی عشہ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

حُبِّ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زندہ باد

○

ہمارے سلسلہ عالیہ کے خواجگان کی تعلیمات میں
سینکڑوں برس سے یہ مقولہ سینہ بسینہ رائج چلا آرہا ہے
اور — ہمارے ہاں اس کی ہر جا اور ہر رنگ میں تعلیم دی جاتی رہی ہے
ہر تحریر میں اور ہر تقریر میں یہی ایک کلمہ ہماری طریقت کا موضوع خاص ہے۔ کہ

نجات، قرب اور ولایت کا واحد ذریعہ

اتباعِ سنّتِ مطہّرہ پہ مبنی اور موقوف ہے!

ہر زمانے میں
ہمارے خواجگانِ عالی مقام یہی ایک عزم لیکر طریقت کے

marfat.com

میدان میں اترتے رہے کہ ہم نے سنّت رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے باہر کوئی قدم نہیں رکھنا اور کبھی نہیں رکھنا۔

واضح ہو کہ سنّت مطہرہ کی اتباع کی حقیقت حضور اقدس و اکمل جناب رسُول اکرم واجمل اطیب واطہر محمّد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ تاجدار مدینہ، سرور سینہ حبیب کردگار، مولائے غمگسار صلی اللہ علیہ وسلّم کی

حُبّ

کا دُوسرا نام ہے اور حُبّ ہی دُنیا کی تخلیق کا باعث ہے۔ یعنی دُوسرے کھلے لفظوں میں نجات قرب اور ولایت سنّت مطہرہ پہ اور سُنّت مطہرہ کی اتباع حضور اقدس واکمل جناب رسُولِ اکرم واجمل، اطیب و اطہر، جانم فدا و روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی

حُبّ

پہ موقوف ہے۔ یاحیّ یاقیّوم،

اللہ تبارک و تعالےٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام کی ذات بابرکات شکل، جسم اور جہت سے پاک ہے۔ حضور اقدس واکمل جناب رسولِ اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلّم اللہ تبارک و تعالےٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام کی توحید کے واحد معلّم اور علم بردار ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم کائنات کی ہر شے کے لیے رحمت اور اللہ کے بعد ہر شے کے سب سے بڑھ کر محسن و مربّی ہیں۔ آپ کے دل میں ہرگز ان کی شان کے خلاف کبھی بھی اور کسی حال میں بھی کوئی گستاخی نہ آئے۔

marfat.com

آپ اس ایک ہی بات کو ذہن نشین کرلیں کہ رسُول ہی رسُول کے منصب کو سمجھ سکتا ہے۔ کوئی دوسرا رسالت کے حقیقی منصب کو نہیں سمجھ سکتا۔ جس طرح کہ کسی مشین کو بنانے اور چلانے والا ہی اس مشین کی چال سے واقف ہوتا ہے۔ دُوسرے کو اس کی کوئی خبر نہیں ہوتی۔ صرف اس کے حاصل کا پتہ ہوتا ہے۔ جیسے کہ کپڑا بنانے والی مِل کی لاکھوں روپوں کی لاگت کی ساری مشینوں کا ہم کو صرف اتنا ہی پتہ ہے کہ یہ مشینری کپڑا تیار کرتی ہے۔ یہ کسی کو بھی نہیں پتہ کہ روئی سے کیونکر کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح ہمیں رسُول کے منصب کی پُوری سمجھ نہیں۔ نہ ہی ہم وحی کی کیفیت سے آگاہ ہوسکتے ہیں۔ وحی کی کیفیت کے حال کا صرف رسُول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم ہی کو پتہ ہو سکتا ہے جن پہ کہ وحی اترتی۔ ہم ناقص العقل، عاجز و مسکین اپنے اتنے عظیم المرتبت محسن و مربّی کی شان اقدس بھلا کیونکر سمجھ سکتے ہیں۔ محمود ایک بادشاہ تھا وہ اپنے ایک غلام ایاز کی کسی ایک ادا پہ فریفتہ ہوگیا۔ اہل کاروں کو اسکی قربت خاص پہ حسد ہوا۔ ایک دن محمود نے ایاز سے کہا کہ ایاز یہ سلطنت یہ تاج و سپاہ، یہ مُلک یہ ولایت، یہ حکومت یہ مال یہ خزانے، یہ سب کچھ کس کا ہے۔ ایاز نے کہا یہ سب آپ کا ہے۔ محمود نے کہا یہ سب میرا ہے اور میں تیرا ہوں فقط۔

یہ ایک بندے کی بندے سے محبّت کا حال ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم

marfat.com

کی محبت کا کیا مقام ہوگا۔

قیامت کے دن

اللہ تبارک و تعالےٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام

اپنے کسی بندہ کو محض اس جُرم کی سزا میں کہ وہ اللہ کے حبیب کو محبُوب رکھتا تھا کبھی دوزخ میں نہ بھیجیں گے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کو محبوب رکھنے والے کسی بندے کو مشرک قرار نہیں دیں گے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کو محبوب رکھنے والے کسی بندے کو عذاب نہیں دیں گے۔

اللہ تبارک و تعالےٰ اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم کو محبوب رکھنے والے کسی بندے کو سرِ محفل رسوا نہیں کریں گے اور نہ ہی اے جانِ من اللہ تبارک و تعالےٰ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے چاہنے والوں سے ایسے ہوتا دیکھا جائے گا۔ بھلا آپ یہ گمان کر سکتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام اپنے حبیبِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں سرشار رہنے والوں کو عذاب دیگا۔ اور محض اس لیے کہ وہ اسکے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت کرتے تھے۔ توبہ توبہ،

اللہ تبارک و تعالےٰ ذوالجلال والاکرام نے

اپنے حبیب اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیبؐ اطہر

marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن عظیم میں بے شمار القابات سے خطاب کیا۔ کہیں طٰہٰ۔ کہیں لیٰسٓ۔ کہیں حٰمٓ۔ کہیں مزّمّل۔ کہیں مدّثّر۔ منجملہ القابات کے ایک عمدہ ترین لقب کریم ہے۔ آج بندہ آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لقب کریم کی تشریح عرض کرتا ہے۔

کریم وہ ہے جو کرم کی ہمہ صفات سے متصف ہو اور وہ صفات یہ ہیں۔

کہ جس سے جو مانگا جائے دے۔

جب مانگا جائے دے۔

جتنا مانگا جائے دے۔

ضرورت سے زائد دے۔

بلا مانگے بھی دے۔

ہر کسی کو دے۔

کسی کو دے کر کسی معاوضہ کی کوئی امید نہ رکھے۔

جس کے در سے کوئی خالی نہ لوٹے۔

اور کبھی خالی نہ لوٹے۔

جس کا در ہر سائل کے لئے ہر وقت کھلا رہے۔

کبھی بند نہ ہو۔

جس کے خزانے بھرپور ہوں۔

marfat.com

کبھی کم نہ ہوں۔
اور کبھی ختم نہ ہوں۔
جو ایسا نہیں کریم کیونکر کہلا سکتا ہے۔
اگر ہمارے مولا جانم فدا صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نہ ہوتے تو اللہ سبحانہٗ وکریم اپنی کتاب قرآن کریم میں انہیں کریم کیونکر خطاب فرماتے اور وہ خود کریم کیسے کہلاتے۔ اور دُنیا انہیں کریم کیونکر کہتی۔ ہمارے مولا و ملجا روحی فدا صلی اللہ علیہ وسلم بے شک کرم کی ہمہ صفات سے موصوف کریم بے مثال ہیں۔ اور ازل سے ابد تک ہر زمانے میں ہر کسی کے لئے نوری ہو یا ناری خاکی ہو یا آبی کریم ہیں۔

نبی الکریم ماشاء اللہ۔ بہ اذن اللہ۔ یاحیّ یاقیوم

لاریب

حق۔ حق۔ حق ۔ ھو۔ ھو۔ ھو

ہمیں اپنے کسی عمل پر کوئی ناز نہیں اور نہ ہی ہم اپنے کسی عمل کی قبولیت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ ہمارے اعمال ناقص اور سب کے سب اللہ سبحانہٗ کی رحمت کے محتاج ہیں۔ ہمیں جو ناز ہے اور جو بھی ناز ہے۔ اللہ تبارک و تعالےٰ عزوجل ذوالجلال ولاکرام کی رحمت پہ ناز ہے۔ اور اللہ کی رحمت کے بغیر کوئی دم بھر کے لئے بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اللہ کی قسم اللہ کے رسُول، رسُولِ اکرم واجمل

marfat.com

اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ کی سب سے بڑی رحمت اور رحمت کے موجب ہیں۔ یا حیّ یا قیّوم

میں اپنے اللہ تبارک و تعالیٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام سے اس کی رحیمی کریمی کے صدقے اس کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت کا طالب ہوں۔ آمین۔ اللہ کریم اپنے کرم کے صدقے مجھے اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کرے۔ آمین۔ ان کی محبت میرے ہر درد کا درماں اور میرے ہر غم کی دوا ہے۔ ان کے فراق میں گھلنا میری زندگی اور انہی کے فراق میں مرنا میری زندگی کا حاصل ہے۔ یا حیّ یا قیّوم

اللہ تبارک و تعالےٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام کی یہ شان کے شایان ہی نہیں کہ وہ اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت رکھنے والوں سے ایسے پیش آئے۔

حبّ رسُول زندہ باد

جب کہ ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم اطیب و اطہر صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک و تعالیٰ عزّوجل کے حبیب ہیں تو غور کریں اگر کسی دوست کے بس میں کوئی قدرت ہو تو کوئی دوست اپنے دوست سے دم بھر کے لیے بھی جدا ہونا گوارا نہیں کرتا۔ اور اللہ کے بس میں ہر شے ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک دوست عرش پہ ہو اور دوسرا فرش پہ۔ دوست دوست سے دُور رہنا گوارا نہیں کرتا۔

marfat.com

اللہ ربّ العالمین ہے اور اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلّم رحمۃ اللعالمین ہیں جہاں ربّ ہے وہاں رحمت ہے۔ ربّ ہر جا ہے رحمت بھی ہر جا ہے۔ جیسے کوئی بھی عالم رب سے خالی نہیں، رحمت سے بھی خالی نہیں۔ آپ اس بات کو دل وجان سے تسلیم کریں کہ اللہ تبارک وتعالےٰ عزّ وجل ذوالجلال والاکرام کے حبیب اقدس محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی محبّت کے نور پہ کوئی نار کبھی غالب نہیں آسکتی۔ یہی ہمارا دین اور یہی ہمارا ایمان ہے۔

اگر اے جانِ من دین سے حضور اقدس واکمل جناب رسول اکرم واجمل اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلّم کی

محبّت

نکال لی جائے بتائیں کیا باقی رہے۔ کچھ بھی نہ رہے۔ نہ ذوق نہ شوق نہ سوز نہ گداز۔ زندگی ایک بوجھ بن جائے بے لذت وبے کیف اور بزم ہستی میں کوئی رونق باقی نہ رہے اور کوئی مستی نہ رہے۔ یاحیّ یا قیّوم

آپ کا کمال اپنے تئیں ان (صلی اللہ علیہ وسلّم) کے در اقدس تک لے جانا اور پہنچانا ہے۔ جو وہاں تک پہنچا وہی اللہ تک پہنچا۔ ان کی راہ پہ چل کے اور ان کا پہنچایا ہوا پہنچا۔ جو وہاں نہیں پہنچا کہیں بھی نہیں پہنچا راہ ہی میں رہا اور راہ ہی میں ہلاک ہُوا۔

ان کی محبت زندگی کا حاصل وکمال ہے اور دل ان ہی کی محبّت سے مخمور ومسُرور ہیں۔ یاحیّ یا قیّوم

marfat.com

اللہ

سے ان کی محبت مانگ!

طیّب و مبارک

محبّت

بے شک ان کی محبت ہی سے دل سینوں میں زندہ
اور روشن ہوتے ہیں، نہ مانو تو کر کے دیکھو!

یہ کلمہ، یہ نماز، یہ روزے، یہ حج،
یہ زکوٰۃ، یہ امُور، یہ منہیات، یہ شریعت،
یہ حقیقت یہ معرفت، سب انھوں نے ہی
تو سِکھلائے اور وہی ان کے معلّم ہیں،

اگر یہ سب ہوں اور
اُن کی محبّت نہ ہو تو پھر کیا ہو؟

marfat.com

سات مکرّم و معظّم درود شریف

پہلے پانچ ہر نماز کے بعد پڑھیں،

۱

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ

الٰہی درود شریف بھیج ہمارے سردار حضرت محمّد (صلی اللہ علیہ وسلّم) پر

وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَ

جو دریا ہیں نوروں کے اور کان ہیں تیرے بھیدوں کے اور زبان ہیں تیری دلیل روشن کے اور

عُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ

دولھا ہیں تیرے ملک کے اور پیشوا تیری درگاہ کے اور آرائش

مُلْكِكَ وَخَزَآئِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ

تیرے ملک کی اور خزانے تیری رحمت کے اور راہ تیرے دین کی

marfat.com

شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ

لذّت پانے والے تیری توحید سے پتلی موجودات کی آنکھ کے اور واسطہ

عَيْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ عَيْنِ

پیدا ہونے آنکھ تیرے بزرگانِ خلقت کے پہلے پہل ظاہر برائے نور

اَعْيَانِ خَلْقِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُّوْرِ ضِيَآئِكَ

سے تیری تجلّی ذات کی ایسا درود کہ ہمیشہ رہے ساتھ تیری

صَلٰوةً تَدُوْمُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقٰى بِبَقَآئِكَ

ہمیشگی کے اور باقی رہے ساتھ تیری بقا کے نہ ہو

لَا مُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً

انتہا اس کی سوائے تیرے علم کے ایسا درود کہ خوش

تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا

کرے تجھ کو اور خوش کرے ان کو اور راضی ہووے تو اس کے سبب ہم سے

يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

اے پروردگار تمام عالموں کے۔ (بعد ہر نماز ایک بار)

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمۃ مؤلف دلائل الخیرات نے اور ذکر کیا گیا ہے بعض اولیاء اکابر سے کہ یہ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

marfat.com

سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَنْوَارِكَ سے یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ
تک برابر چودہ ہزار درود کے ہے اور پایا گیا ہے بعض پتھروں
پر بخطِ قدرت۔

۲

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر

عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً

بہ شمار اس کے جو علم الٰہی میں ہے ایسا درود کہ ہمیشہ

دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

رہے ساتھ ہمیشگی ملک اللہ کے۔

بعد ہر نماز ۱۱ بار

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمۃ مؤلف دلائل الخیرات نے ثواب
اس درود پڑھنے کا برابر چھ ہزار درود کے ہے۔

marfat.com

۳

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

الٰہی درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ہمارے سردار حضرت

وَّسَیِّدِنَا اٰدَمَ وَسَیِّدِنَا نُوْحٍ وَّ

آدم علیہ السلام اور ہمارے سردار حضرت نوح علیہ السلام اور ہمارے سردار حضرت

سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَسَیِّدِنَا مُوْسٰی

ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے سردار حضرت موسےٰ علیہ السلام اور ہمارے

وَسَیِّدِنَا عِیْسٰی وَمَا بَیْنَھُمْ مِّنَ

سردار حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان لوگوں پر جو درمیان ان کے

النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ صَلَوَاتُ

ہیں تمامی انبیاء علیہم السلام اور رسولوں سے درود اللہ کے

اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ۔

اور سلام اس کا ان سب لوگوں پر۔

بعد ہر نماز ۳ بار

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمہ مؤلف دلائل الخیرات نے جو شخص

marfat.com

اس درود کو تین بار پڑھے گویا اس نے تمام دلائل الخیرات پڑھی۔

۴

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی بَدْرِ التَّمَامِ

اے اللہ درود بھیج چودھویں رات کے چاند پورے پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الظَّلَامِ

اے اللہ درود بھیج روشنی اندھیروں پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ السَّلَامِ

اے اللہ درود بھیج کھولنے والے بہشت دارالسلام پر

* اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مِفْتَاحِ دَارِ الْاِحْسَانِ

اے اللہ درود بھیج کھولنے والے دارالاحسان پر

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الشَّفِیْعِ فِیْ جَمِیْعِ

اے اللہ درود بھیج شفاعت کرنے والے

الْاَنَامِ۔

سب عالم پر۔

بعد ہر نماز ۱۴ بار

marfat.com

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمہ مؤلف دلائل الخیراۃ نے کہ یہ چار درود چودہ بار پڑھے جاتے ہیں۔ تحقیق اس کے پڑھنے میں بزرگی ہے اور اللہ سے توفیق ہے۔

* اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔ یہ چار دُرود شریف چار کلموں پہ مشتمل تھا۔ میں نے اس کی خوبصورتی اور زینت کو دوبالا کرنے کے لئے ایک کلمہ اور بڑھا دیا اور یہ ہو گئے پانچ۔ ماشاء اللہ (مؤلف)

۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً

الٰہی دُرود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ

پر ایسا دُرود کہ بچاوے تو ہم کو بسبب اس کے سب

وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ

خوفوں اور بلاؤں سے اور پوری کرے تو بسبب اس کے سب

الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ

حاجتیں ہماری اور پاک کرے ہم کو اس کے سبب سے سب

marfat.com

السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا أَعْلَى الدَّرَجَاتِ

گناہوں سے اور بلند کرے تو اس کے سبب سے بڑے درجے

وَتُبَلِّغُنَا بِهَا أَقْصَى الْغَايَاتِ

ہمارے اور پہنچا دے تو ہم کو اس کے سبب سے پہلے سے

مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ

کی نہایتوں پر تمام نیکیوں سے زندگی میں

وَبَعْدَ الْمَمَاتِ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ

اور بعد مرنے کے بے شک تو ہر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ ط

چیز پر قادر ہے۔ بعد ہر نماز ایک بار

روضۃ الاحباب اور تفسیر روح البیان میں ہے کہ ایک بزرگ جہاز پر سوار تھے۔ وہ جہاز طوفان سے غرق ہونے لگا اور سب مضطر ہوئے۔ دفعۃً ان کو غنودگی آئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ جہاز کے سواروں سے کہو کہ ہزار بار مجھ پر یہ صلوٰۃ تنجینا پڑھیں۔ وہ بزرگ بیدار ہوئے اور سب کو اس درود پڑھنے کا

marfat.com

حکم کیا۔ ہنوز تین سو بار نہ پڑھا تھا کہ ہوائے تند موقوف ہوئی اور سب نے خلاصی پائی اور جو کوئی اس درود کو بوقتِ خواب ہزار بار پڑھے گا رویت حق تعالےٰ یا زیارت سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ ایک ہفتہ یا چالیس روز میں اس دولت سے بہرہ ور ہوگا۔

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمۃ مؤلف دلائل الخیرات نے جو شخص اس درود کو ہزار بار پڑھے اللہ تعالیٰ تمام اس کی آفات اور بلیات کو دفع کرے ببرکت نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

۶

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَ

اے پروردگار حلال اور حرام کے اور اے

رَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ

پروردگار مشعر حرام کے اور اے پروردگار

الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

بیت الحرام کے اور اے پروردگار رکن اور مقام کے

marfat.com

اَبْلِغْ لِسَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

پہنچا ہمارے سردار ہمارے مولا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مِّنَّا السَّلَامَ۔

کو ہمارا سلام۔

{ آپ کی رہنمائی کے لئے مثلاً ۱۰۰ بار یا کم بار
یا بیسیوں بار کہ آپ آسانی سے پڑھ سکیں۔ }

فرمایا حضرت شیخ علیہ الرحمۃ مؤلف دلائل الخیرات نے جو شخص سونے کے وقت چند بار اس درود کو پڑھے اس کو رویت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہو۔

۷

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ

اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو

الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ۔

نبی اُمّی ہیں اور آپ کی اولاد پر اور سلامتی نازل فرما۔

روایت ہے حضرت اعرج رضؓ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضؓ سے کہ کہا فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جمعہ کی

marfat.com

رات میں دو رکعت نماز پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی ایک بار اور پندرہ بار قُل ھواللہ احد پوری سورۃ اور کہے اپنی نماز کے آخر میں ہزار بار اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمّد ن النبیّ الامی وعلیٰ آلہٖ وسلّم پس بے شک وہ مجھے دیکھے گا خواب میں اور نہ تمام ہوگا اس کے لئے جمعہ دوسرا مگر بے شک وہ مجھے دیکھے گا اور جو شخص مجھے دیکھے گا سو اس کے لئے بہشت ہے۔ اور بخشے جاویں گے اس کے لئے جو آگے گزرے اس کے گناہوں سے اور جو پیچھے گزرے۔ ذکر کیا اس کو حدیث میں۔

(غنیۃ الطالبین)

marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بھولیو لوگو کیہڑی بھل وچہ پے گئے او۔ بندے کی مجال ہی کیا کہ کون و مکان کے خالق و مالک کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کر سکے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو اللہ ہی کو پتہ ہے۔ کوئی دوسرا ان کی شان سے پوری طرح واقف نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ایک نام کی تاثیر کا کوئی اندازہ نہیں لگا سکتا۔ ذات کی شان کا کیسے لگا سکتا ہے

آپ سراپا اللہ کے نور کے مظہر

سرور کون و مکان

محبوب کبریا

نور انبیاء

خواجہ دوسرا

اوڈر

(اہل بصیرت کے لئے) کائنات کی ہر شے میں آپ کا نور جلوہ گر اور آپ کی ہستی ہی سے کائنات کی ہستی اور آپ ہی کی بدولت عشق میں مستی ہے، دونوں عالم آپ ہی کی ذات سے روشن اور آپ کے نور سے کوئی ایک جگہ بھی خالی نہیں اور آپ کے جمال و جلال و کمال کی کائنات میں کوئی مثال نہیں شمس و قمر میں آپ ہی کے نور کی تابانی ہے۔ اس مٹی میں آپ کا نور اور اس دل میں آپ کا عشق جلوہ گر ہو۔

marfat.com

زہے نصیب السائلؐ مکرمًا مشرفًا ماشاء اللہ۔

آپ کے نام ہی کی برکت سے تو حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی جب انہوں نے آپ کا نام لیا۔ اللہ نے قبول کیا۔ چھنا ہوا حُلہ پھر سے عطا ہوا۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی جب جودی پہاڑ پر گرداب میں پھنسی، تو انہوں نے آپؐ ہی کا نام لیا۔ جونہی یوں کہا اے اللہ! محمدؐ کا صدقہ بچالے اُسی وقت بچالیا۔

ازل کے روز سے ہر جگہ ہر کسی نے آپؐ ہی کے نام کی برکت سے ہر مراد پائی۔ آپؐ کا نام جس نے بھی لیا۔ جب بھی لیا۔ بگڑی ہوئی بنی۔ آپؐ ساری خدائی کے کھیون ہار ہیں۔ جس بھی بیڑے میں آپؐ کا نام لیا گیا۔ صحیح وسلامت پار اُترا۔ دریا کی کوئی گرداب اسے ڈبو نہ سکی۔ آپؐ کے نام کی اللہ کو بڑی لاج ہے۔ اللہ آپؐ کے نام کے وسیلے کو کبھی بھلا رد فرما سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپؐ ہی کے لئے تو اللہ نے یہ کائنات بنائی۔ کیا آپ نے نہیں سنا

لولاکؐ لما خلقت الافلاکؐ

یعنی (اے میرے حبیب) اگر میں تجھ کو پیدا نہ کرتا۔ تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ حضرت امام قسطلانی علیہ الرحمۃ مواہب لدنیہ میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالےٰ نے سیدنا و ابینا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ تو ان کے دل میں ڈالا کہ اے رب تو نے میری کنیت ابو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کیوں رکھی ہے؟ تو اللہ نے فرمایا "اے آدم (علیہ السلام) اپنا سر اٹھا" حضرت آدم علیہ السلام نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش کے پردوں میں ایک نور دیکھا عرض کی اے رب! یہ نور کیسا ہے؟ فرمایا یہ نور ایک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے۔ جو تیری اولاد میں سے

marfat.com

ہوں گے۔ اُن کا نام آسمان میں احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور زمین میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو میں نہ تمہیں پیدا کرتا۔ نہ زمین و آسمان کو۔

فقیر آپ کے نام ہی کے خمار سے مخمور رہتا ہے۔ لاکھ سبیل ایک طرف اور ایک خمار ایک طرف، سبیل اور خمار کی کیا نسبت۔ آپ کے نام کا خمار ایک بار چڑھ کر پھر کبھی نہیں اترتا۔ اور مخمور پہ کوئی تعزیر نہیں آتی۔

ویسے تو ہر کوئی آپ کی محبت کا دعویدار ہے۔ جس دل میں بھی آپ کی محبت جلوہ گر ہوئی۔ مسرور ہوگیا۔ مخمور ہوگیا۔ شاد ہوگیا۔ آباد ہوگیا۔ سرفراز ہوگیا۔ بے نیاز ہوگیا۔

جن تینڈے درتے پتنگ بھتی جلیاں
میں جندڑی وے ڈھولا ہاں ویلاں گھلیاں

جس دل میں آپ کی محبت آجاتی ہے۔ سما جاتی ہے۔ پھر کبھی دُور نہیں ہوتی۔ پھر کسی بھی طرح اس دل سے نہیں نکلتی، وہی دل دل ہے۔ جس دل میں کہ آپ کی محبت ہو اور آپ کی محبت ہی سے دل سینوں میں زندہ اور بے دار رہتے ہیں۔ اگر کسی کے پاس ہر شئے ہو، آپ کی محبت نہ ہو۔ گویا اس کے پاس کچھ بھی نہیں اور اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو آپ کی محبت ہو۔ اس کے پاس ہر شئے ہے۔ آپ کی محبت ہر شے پہ حاوی زندگی کا حاصل اور دونوں جہانوں کا سرمایہ ہے۔ کوئی محبت کی جو تشریح چاہے کرے۔ اصل یہ ہے کہ محبّ، محبوب میں جذب ہوتا ہے۔ من و تو کی تمیز نہیں ہوتی۔

marfat.com

واضح ہو کہ جو نورِ اس کائنات کو معرضِ وجود میں آنے سے پانچ ارب چار کروڑ سال پہلے چمکتا رہا۔ کیا وہ اسی آب و تاب سے اب نہیں چمک رہا۔

محبت جس دل میں جلوہ گر ہوتی ہے وہ دل اپنے محبوب کو ملنے کے لئے بیقرار ہو جاتا ہے۔ شب و روز ایک ہی دُھن میں محو و مستغرق رہتا ہے۔ کسی اور کی طرف کبھی رجوع نہیں ہوتا۔ نہ ہی کسی شے کو پا کر خوش ہوتا ہے اپنے محبوب کے خیالوں میں گُم رہتا ہے اور اسی کی یاد سے راحت حاصل کرتا ہے۔ آپ کے نام سے فقیر کا سینہ بھر جاتا ہے۔ اللہ کرے آپ کا بھی بھر جائے۔ آمین!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کے نزدیک میں (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں (بخاری و مسلم)

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ حَبِیْبِکَ آمین

اِمروز سعید یکشنبہ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۸۷ ہجری مقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

دار الاحسان

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

الانفاق فی سبیل اللہ

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام الناشر: الصحاف المقبول للمصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(۱)

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ ۚ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ ۚ (البقرہ : ۲۲ ع)

ترجمہ۔ سارا کمال اِسی میں نہیں (ہے) کہ تم اپنا منہ مشرق کو کر لو، یا مغرب کو۔ لیکن (اصل) کمال تو یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں اور (اللہ کی) کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں مال دیتا ہو اپنے رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں اور (بے خرچ) مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو (قیدیوں اور غلاموں کی) گردن چھڑانے میں اور نماز کی پابندی رکھتا ہو اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہو۔

(۲)

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚ (البقرہ، ع ۲۴)

ترجمہ۔ اور تم لوگ اللہ کے راستے میں خرچ کیا کرو۔ اور اپنے

marfat.com

آپ کو اپنے ہاتھوں تباہی میں نہ ڈالو۔

(۳)

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۬ قُلِ الْعَفْوَ ؕ (البقرہ، ع ۲۷)

ترجمہ: اور لوگ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ (خیرات میں) کتنا خرچ کیا کریں۔ آپ فرما دیجئے کہ جتنا (ضرورت سے) زائد ہو۔

(۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ؕ (البقرہ، ع ۳۴)

ترجمہ: اے ایمان والو، خرچ کرو اُن چیزوں میں سے جو ہم نے تم کو دی ہیں۔ قبل اس کے کہ وہ دن آئے جس میں نہ تو خرید و فروخت ہو گی، نہ دوستی ہو گی اور نہ کسی کی (اللہ کی اجازت کے بغیر) سفارش ہو گی۔

(۵)

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ، ع ۳۶)

marfat.com

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ اُن کے خرچ کئے ہوئے مالوں کی حالت ایسی ہے جیسے ایک دانہ کی جس سے سات بالیں اُگیں (اور) ہر بال کے اندر سَو دانے ہوں۔ اور یہ افزونی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔

(۶)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

ترجمہ: جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ تو (جس کو دیا اس پر) احسان جتلاتے ہیں۔ اور نہ (برتاؤ سے) اس کو آزار پہنچاتے ہیں۔ ان لوگوں کو ان (کے اعمال) کا ثواب ملے گا۔ ان کے پروردگار کے پاس اور (قیامت کے دن) نہ اُن پر کوئی خطرہ ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔ (البقرہ، ع ۳۶)

(۷)

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ط (البقرہ، ع ۳۸)

ترجمہ: جو لوگ خرچ کرتے ہیں اپنے مالوں کو رات میں اور دِن میں

marfat.com

(یعنی بلا تخصیص اوقات) پوشیدہ اور آشکارا (یعنی بلا تخصیص حالات)
سو ان لوگوں کو ان کا ثواب ملے گا ان کے رب کے پاس اور (قیامت
کے دن) نہ اُن کو کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ مغموم ہوں گے۔

(۸)

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ط (البقرہ، ع ۳۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سُود کو مٹاتا (بے برکت) بناتا ہے۔ اور صدقات
(کی برکت) کو بڑھاتا ہے۔

(۹)

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط (آل عمران ع ۱۰)

ترجمہ: تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے جب تک کہ اپنی پیاری
چیز کو خرچ نہ کر دو گے۔

(۱۰)

وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ
اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ط (الانفال ع ۸)

ترجمہ: اور جو کچھ تم اللہ کے راستے میں خرچ کرو گے اس کا ثواب
تم کو پُورا پُورا دیا جائے گا اور تمہارا ذرا نقصان نہیں کیا جائے گا۔

(۱۱)

قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُنْفِقُوْا

marfat.com

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خِلٰلٌ ۝ (ابراهیم ع ۵)

ترجمہ: جو میرے خالص ایمان والے بندے ہیں، اُن سے کہہ دیجئے کہ وہ نماز کی پابندی رکھیں۔ اور ہم نے جو کچھ اُن کو دیا ہے اُس میں سے پوشیدہ اور آشکارا خرچ کیا کریں۔ ایسے دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہو گی اور نہ دوستی ہو گی۔

(۱۲)

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ (التوبۃ ع ۶)

ترجمہ: اور وہ لوگ جو (زیادہ حرص سے) سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اُن کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ سو آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔

(۱۳)

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ (سبا ع ۵)

ترجمہ: اور جو کچھ تم (اللہ کے راستے میں) خرچ کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس کا بدل عطا کرے گا اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔

(۱۴)

وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۔ (الذاریات ع ۱)

marfat.com

ترجمہ : یعنی ان (مالداروں) کے مالوں میں سوال کرنے والے اور (سوال نہ کرنے والے) مفلس کا حق ہے۔

(۱۵)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَلَهٗۤ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ (الحدید ع ۲)

ترجمہ : کون شخص ہے جو اللہ تعالےٰ کو قرضِ حسنہ دے۔ پھر اللہ تعالےٰ اس کے ثواب کو اس کے لئے بڑھاتا جائے اور اس کے لئے بہترین بدلہ دے۔

(۱۶)

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۚ (الحدید ع)

ترجمہ : بے شک صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والی عورتیں اللہ تعالےٰ کو قرض حسنہ دے رہے ہیں۔ ان کا ثواب بڑھایا جائے گا اور ان کے لئے نفیس اجر ہے۔

(۱۷)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ (والضحیٰ)

ترجمہ : اور سوال کرنے والے کو مت جھڑک۔

marfat.com

(۱۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَّا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْءٌ اِلَّا شَیْءٌ اُرْصِدُهٗ لِدَیْنٍ۔

(بخاری / مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل، صفحہ ۴۳۷، شمارہ ۱۷۶۵)

marfat.com

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے، اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو تو مجھ کو یہ امر پسند نہ ہو کہ اس پر تین دِن گذریں اور اس کے بعد اس میں سے کچھ میرے پاس باقی رہے۔ مگر صرف اس قدر کہ مَیں اس میں سے قرضہ ادا کر سکوں۔

(۲)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ حَاجَۃً یُرِیْدُ اَنْ تَسُرَّہٗ بِھَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰہَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰہَ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ۔

(بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، صفحہ ۵۱۴، شمار ۴۷۷۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہٗ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری امّت میں سے کسی شخص کی (دینی یا دنیوی) حاجت کو پُورا کرے اور اس سے اُس کا منشا اُس کو خوش کرنا ہو تو اُس نے مجھ کو خوش کیا۔ اور جس نے مجھ کو خوش کیا اُس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اُس کو جنّت میں داخل کرے گا۔

marfat.com

(۳)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَغَاثَ مَلْھُوْفًا کَتَبَ اللّٰہُ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ مَغْفِرَۃً وَاحِدَۃٌ فِیْھَا صَلَاحُ اَمْرِہٖ کُلِّہٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَہٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

(بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۱۴ شمار ۴۷۰۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے، جو شخص کسی مظلوم کی فریاد رسی کرے اللہ اس کے لئے تہتر ۷۳ بخششیں لکھ دیتا ہے۔ جس میں ایک بخشش وُہ ہے جو اس کے تمام کاموں کی اصلاح کی ضامن ہے اور بہتر ۷۲ بخششیں قیامت کے دن اس کے درجات بلند کرنے کا سبب ہوں گی۔

(۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔

(بیہقیؒ / مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم، صفحہ ۵۱۴، شمار ۴۷۰۹)

ترجمہ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ

marfat.com

کہتے ہیں فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام مخلوق اللہ کا کنبہ ہے، تو اللہ کو وہ شخص زیادہ محبوب ہے جو اسکے ساتھ احسان کرے۔

(۵)

عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْھَمًا وَّلَا شَاۃً وَّلَا بَعِیْرًا وَّلَا اَوْصٰی بِشَیْءٍ

(مسلم / مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد سوم، صفحہ ۲۸۷، شمار ۵۷۱۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے بعد نہ تو کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی بکری چھوڑی اور نہ کوئی اونٹ اور نہ کسی چیز کی وصیّت کی۔

(۶)

عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَادِرُوْا بِالصَّدَقَۃِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا یَتَخَطَّاھَا۔ (رزین / مشکوٰۃ مترجم اوّل صفحہ ۴۴۶، شمار ۱۷۹۳)

ترجمہ: حضرت علی کرّم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو۔ اس لیے کہ بلا صدقہ کو پھاند نہیں سکتی۔

marfat.com

(۷)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اَنْ تُشْبِعَ کَبِدًا جَائِعًا۔

(بیہقی فی شعب الایمان، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۴۵۹ شمار ۱۸۵۰)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے، بہترین صدقہ یہ ہے کہ پیٹ بھر دے تو بھوکے جگر (یعنی پیٹ) کا۔

(۸)

عَنْ اُمِّ بُجَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّآئِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُّحْرَقٍ

(مالکؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ، ابوداؤدؒ، مشکوٰۃ اوّل مترجم صفحہ ۴۵۸، شمار ۱۸۴۶)

ترجمہ: حضرت اُمِّ بُجَیدؓ کہتی ہیں، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے کہ واپس کرو سائل کو کچھ دے کر اگرچہ وہ جلا ہوا سُم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یُبْلِغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ یَا ابْنَ اٰدَمَ اَنْفِقْ عَلَیْکَ وَ قَالَ یَمِیْنُ اللّٰہِ مَلْاٰی وَقَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ مَلْاٰنُ سَحَّآءُ

marfat.com

لَا يُغِيْضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

(مسلم جلد سوم صفحہ ۲۵)

ترجمہ۔ حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بیٹے آدمؑ کے خرچ کر کہ میں بھی تیرے اُوپر خرچ کروں اور فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ رات دِن کے خرچ کرنے سے کچھ کم نہیں ہوتا۔

(۱۰)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ یَّوْمٍ یُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِیْهِ اِلَّا مَلَکَانِ یَنْزِلَانِ فَیَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَّ یَقُوْلُ الْاٰخِرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِکًا تَلَفًا۔

(بخاری و مسلم، مشکوٰۃ شریف جلد اوّل مترجم، صفحہ ۴۳۷، شمار ۱۷۶۶)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا، فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) نازل ہوتے ہیں۔ ایک دُعا کرتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو بدل عطا فرما۔ اور دُوسرا دُعا کرتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر۔

marfat.com

(۱۱)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِیْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِیْنِ كَالسَّاعِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَآئِمِ لَا یَفْتُرُ وَكَالصَّآئِمِ لَا یُفْطِرُ۔

(بخاریؒ و مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد دوم صفحہ ۵۰۴، شمار ۴۷۲۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیوہ عورت اور محتاج آدمی کی حاجت روائی میں کوشش کرتا ہے وہ ثواب میں اس کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ کو گمان پڑتا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ وہ کوشش کرنے والا ثواب میں ایسا ہے جیسے تہجد کی نماز پڑھنے والا جس کی کبھی نماز نہ چھوٹے اور جیسے روزہ رکھنے والا جس کا کبھی روزہ نہ ٹوٹے۔

(۱۲)

عَنْ اَسْمَاءَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفِقِیْ وَلَا تُحْصِیْ فَیُحْصِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ وَلَا تُوْعِیْ فَیُوْعِیَ اللّٰهُ عَلَیْكِ اِرْضَخِیْ مَا اسْتَطَعْتِ (بخاریؒ، مسلمؒ، مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اوّل صفحہ ۴۳، شمار ۱۷۶۷)

marfat.com

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ خوب خرچ کیا کر اور شمار نہ کر اور (ایسا کرے گی) تو اللہ تجھ پر شمار کرے گا۔ اور محفوظ کر کے نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ بھی تجھ پر محفوظ کر کے رکھے گا۔ عطا کر جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔

(۱۳)

عَنْ حُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِلسَّآئِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ۔ (ابوداؤد اوّل صفحہ ۳۶۰، شمار ۱۴۶۳)

ترجمہ: حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سائل کو حق ہے اگرچہ گھوڑے پر آوے۔

(۱۴)

عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِیْتَ شَیْئًا مِّنْ غَیْرِ اَنْ تَسْئَلَہٗ فَکُلْ وَتَصَدَّقْ۔

(ابوداؤد شریف، جلد اوّل، صفحہ ۳۶۴ شمار ۱۴۴۷)

ترجمہ: حضرت عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تجھ کو بدوں مانگے کچھ ملے تو اس کو کھا اور

marfat.com

اللہ کی راہ میں دے۔

(۱۵)

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہِ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ (ترمذی شریف جلد دوم ص ۴۵/۲۲۴)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیے کوئی چیز کل کے لیے جمع کر کے نہ رکھتے تھے۔

(۱۶)

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ کَانَ یَاْتِیْ عَلَیْنَا الشَّھْرُ مَا نُوْقِدُ فِیْہِ نَارًا اِنَّمَا ھُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحِیْمِ۔

(بخاریؒ / مسلمؒ۔ مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد دوم صفحہ ۳۴۸/۳۴۹، شمار ۴۰۰۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں بعض مہینہ ہم پر ایسا گزر جاتا تھا کہ ہم اس میں آگ نہ جلاتے تھے اور کھانا صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا مگر جبکہ کہیں سے تھوڑا سا گوشت لایا جاتا۔

(۱۷)

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰی بِلَالٍ وَعِنْدَہٗ صُبْرَۃٌ مِّنْ تَمْرٍ فَقَالَ مَا ھٰذَا یَا بِلَالُ قَالَ شَیْءٌ اَدَّخَرْتُہٗ لِغَدٍ فَقَالَ اَمَا تَخْشٰی اَنْ تَرٰی لَہٗ غَدًا بُخَارًا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنْفِقْ بِلَالُ وَلَا

marfat.com

تُخْشَ مِنْ ذِی الْعَرْشِ اِقْلَالًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور اُن کے پاس کھجُوروں کا ڈھیر لگا ہُوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے پُوچھا، بِلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ایک چیز ہے جس کو مَیں نے کل کے لئے جمع کیا ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کیا تو اُس سے نہیں ڈرتا کہ اس کا بخار بنے دوزخ کی آگ میں قیامت کے دِن۔ بلالؓ اس کو خرچ کر دے اور عرشِ عظیم کے مالک سے افلاس و فقر کا خوف نہ کر۔

(بیہقی رح / مشکوٰۃ شریف مترجم، جلد اوّل، صفحہ ۴۴۵، ۴۴۶، شمار ۱۷۹۱)

صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ الْکَرِیْمُ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَاٰلِہٖ اَبَدًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

حاصل مطلب یہ کہ ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ علیہ وسلّم نے شاہِ کُل ہوتے ہوئے اپنی ساری زندگی فقیرانہ بسر کی۔

ساری رات کبھی نہ سوئے

سونے کے لئے پلنگ نہ بچھایا

نہ عمدہ بچھونا بچھایا نہ تکیہ لگایا۔

marfat.com

بوریا آپ کا پسندیدہ بستر تھا

شب بھر اللہ کی یاد میں کھڑے عبادت میں مصروف رہتے

کھانا روز نہیں کھایا اور پیٹ بھر کر کبھی بھی نہیں کھایا۔

کئی کئی دن گزر جاتے اللہ اللہ۔ آپ کے چولھے میں آگ نہ جلتی اور آپ کا کھانا کھجور اور پانی ہوتا۔

معمولی کھانے کو پسند فرماتے اور ایک سے زیادہ قسم کا سالن نہ کھاتے۔

میرے مولائے کریم کا دستر خوان طرح طرح کی طشتریوں سے کبھی کسی بھی دن مزیّن نہ ہوتا۔

زینت کا کوئی سامان اپنے گھر میں نہ رکھتے۔ نہ ہی زینت کو پسند فرماتے۔ یہاں تک کہ ایک دن کوئی عمدہ یمنی چادر جس پر بیل بوٹے تصاویر وغیرہ کشیدہ تھے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے دروازے پر لٹکی دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔ ضرورت سے زائد کوئی مال پاس نہ رکھتے۔ یہاں تک کہ وصال شریف کے بعد حضرت عائشہ صدیقہؓ نے میرے مولائے کریم کے دو کپڑے ہاتھوں میں اٹھا کر لوگوں سے فرمایا کہ آپ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وفات پائی اور وہ دو کپڑے ایک چادر اور ایک تہ بند تھا جو پیوند لگ لگ کر غدے کی طرح بنا ہوا تھا۔

بہت معمولی اور بہت کم کپڑا پہنتے

جو کپڑا پہنا ہوتا وہی کپڑا گھر میں ہوتا۔ فالتو کپڑوں کو صندوقوں

marfat.com

میں بند کر کے نہ رکھتے نہ ہی آپ کے پاس کوئی صندوق ہوتا۔
اپنے پہنے ہوئے کپڑوں کو پیوند پہ پیوند لگاتے رہتے اور جب تک کوئی کپڑا پیوند لگانے کے قابل رہتا کبھی نہ بدلتے۔
آپ کی مسجد کی چھت کھجور کی ٹہنیوں کی تھی۔ آپ جب سجدہ کرتے پیشانی مبارک پہ مٹی لگ جاتی۔ جب بارش پڑتی۔ مسجد کی چھت سے پانی ٹپکتا۔
نہ صف نہ دری نہ غالیچہ۔ جیسی بھی حالت ہوتی نماز ادا فرما لیتے۔
آپ کے پاس کوئی مال نہ تھا
نہ بھیڑ نہ بکری نہ اونٹ نہ گھوڑی نہ گائے نہ بھینس
اسی طرح سواری کا کوئی بھی ذاتی سامان اپنے پاس نہ رکھتے
نہ یکہ نہ گاڑی نہ بیل نہ بگھی
آپ کل کے لیے کوئی مال اور کوئی سامان جمع کر کے نہ رکھتے۔ جو روزی اللہ دیتا اللہ کی مخلوق میں تقسیم فرما دیتے اور کل کے لئے کوئی ذخیرہ نہ کرتے۔ یہاں تک کہ ایک پیسہ بھی اپنے پاس نہ رکھتے۔
آپ کی کوئی جائداد نہ تھی۔
آپ کے گھر میں چاندی سونے کا کوئی زیور نہ تھا۔
آپ کے گھر میں معمولی قسم کے چند ضروری برتن ہوتے
آسائش و زیبائش کا کوئی سامان گھر میں نہ رکھتے
کپڑے خود ہی لیتے یہاں تک کہ جوتی کا تسمہ اگر ٹوٹ جاتا تو خود گانٹھ لیتے۔
کئی کئی دن فاقہ رہتا

marfat.com

اپنے ہاتھ سے اپنا کام کرنے کو عار نہ سمجھتے
اپنے کپڑے خود دھو لیتے
معمولی سے معمولی آدمی کی دعوت قبول کر لیتے
جو بھی کوئی ملنے آتا خندہ پیشانی سے ملتے
دل نوازی آپ کی میراث تھی۔ کسی کی بھی دِل آزاری نہ کرتے
کبھی کسی سے سوال نہ کرتے
آپ کے در سے کوئی سائِل کبھی خالی نہ جاتا۔ ہر سائل کے سوال کو پُورا فرماتے
آپ کبھی کسی سائِل کو نہ جھڑکتے اور کسی کو بھی دھکا نہ دیتے
ہر کسی کے سوال کو پُورا فرماتے
ساری دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے آپ کی نظروں میں کچھ بھی نہ تھی
آپ لوگوں کو اللہ کا دین اسلام پہنچانے اور پھیلانے میں اس قدر محو و منہمک رہتے کہ دعوت و تبلیغ کے سوا آپ کو کوئی اور کام نہ تھا
آپ کسی اور طرف متوجّہ نہ ہوتے
کسی نمائش کی طرف اگرچہ کتنی ہی دلکش ہوتی آپ دیکھتے تک بھی نہ تھے، سنّت کی اتباع محض وضع و لباس ہی کا نام نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پُوری زندگی کی اتباع کا نام ہے
اب آپ اپنا خود جائزہ لیں کہ آپ ان معاملات میں اپنے مولائے کریم جانِ جاں فدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کس حد تک اتباع کرتے ہیں اگر نہیں کرتے

marfat.com

تو کریں

یہ ہے اصل اتباع

دین اور دُنیا دو چیزیں ہیں۔ ایک نظر دونوں پہ کبھی جم نہیں سکتی۔ جب آپ نے اپنی نظر دُنیا سے اٹھالی تب ہی دین پہ جمے گی۔

جب تک ہم اپنا پیارا مال اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر دیتے

آپ رسُول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے

وَارث

کیونکر کہلا سکتے ہیں

اور ان کی اتباع کے کیسے دعویدار ہو سکتے ہیں

اللہ ہمیں توفیق بخشے کہ ہم اپنے مولائے کریم کی سنّت کی صحیح اتباع کریں

marfat.com

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے۔ کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرلو ایسا بھروسہ، جیسا کہ بھروسہ کا حق ہے۔ تو وہ تم کو اس طرح رزق دے گا۔ جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے۔ وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں۔ اور شام کو پیٹ بھرے اپنے گھونسلوں میں جاتے ہیں۔ (ترمذیؒ۔ ابن ماجہؒ)

پلّے خرچ نہ بنھ دے پنچھی تے درویش
جنہاں توکل رب دا اُنہاں رزق ہمیش

واللہ اعلم یہ کس اللہ کے بندے نے دو کلمے فرمائے ہوں گے جو بندے بندے کی زبان پہ جاری ہیں۔

اس اللہ کے بندے نے اپنی زندگی میں شاید اسی ایک بات پہ عمل کر کے دو کلمے کہے اور دونوں کو کیا تھا حاصل ہوئی۔ ہر کس و ناکس کی زبان پہ ہمیشہ جاری ہیں اور ہر کسی کے لیے مشعل راہ بھی تقوے سے یہاں مراد توکّل ہے

اگر ہمیں بھی یہ توکّل نصیب ہو جائے۔ جیسے کہ بچّے کو ماں پہ ہوتا ہے۔ ہمیں پرندوں کی طرح روزی عطا ہو۔ پرندے صبح گھونسلوں سے بھوکے اُڑتے اور شام کو سیر ہو کر لوٹا کرتے ہیں۔

marfat.com

کوئی پرندہ کل کے لئے کوئی شے ذخیرہ کر کے نہیں رکھتا۔ اسے اپنے رازق پر کلی توکل ہوتا ہے کہ اسے جیسے روزی آج ملی ہے کل بھی ملے گی۔ یہ خصلت مومن کا ورثہ تھی۔ مومن کا کمال یہ ہے کہ وہ اس حال میں شام کرے کہ اس کے پاس کل کے لیے نہ ذخیرہ ہو نہ کوئی فکر اور نہ ہی جی اٹھنے کی امید۔ ورنہ وہ بے شمار حسنات سے محروم رہتا ہے۔

آپ اس کی جو تاویل چاہیں کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ روزی روز ملتی ہے۔ اللہ دیتا ہے۔ ہر ذی روح کو ہر روز دیتا ہے۔ جسے ضرورت سے زائد دے وہ جمع کرنے کے لئے نہیں بلکہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرنے کے لیے دی جاتی ہے۔ اگر آپ نے اپنی ضرورت سے زائد رزق کو ضرورت مندوں سے روک لیا اور ذخیرہ بنایا تو آپ نے غلطی کی۔

گویا رازق پہ یقین نہیں۔ جس نے آج دیا ہے کل بھی دے گا۔

اللہ کے لیے اللہ کی مخلوق کو دے کر تو دیکھ۔ جمع کر کے دیکھ لیا خرچ کر کے بھی دیکھ۔ جو راحت اور برکت خرچ کرنے کے بعد نصیب ہوتی ہے جمع کر کے نہیں ہوتی۔

اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بھی ایک تجارت ہے اسے بھی کریں۔ ہر شے کا بدلہ دیا ہے۔ کسی شے کو ذخیرہ کر کے رکھنے کا کوئی بدلہ نہیں۔

آپ کے گھر میں درجنوں فالتو بستر اور عمدہ کپڑوں سے صندوق

marfat.com

بھرے پڑے ہیں۔ جنہیں استعمال کرنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ کیا ہی خوب ہو جو انہیں صندوقوں سے نکال کر ننگوں کو پہنا دیں۔ یقیناً جو راحت کسی ننگے کو پہنا کر حاصل ہو گی۔ صندوق میں رکھنے سے کبھی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ کے ہاں غلّہ کا ذخیرہ ہے۔ سارا نہیں اس کا ایک حصّہ ضرور تقسیم کریں۔ بھوکوں کو کھلائیں اور دیکھیں مال میں کیسی برکت ہوتی ہے آپ کا کوئی پڑوسی یا محلّہ دار شام کو بھوکا بستر پہ نہ جائے۔

غریب اللہ کی پیاری مخلوق ہے اور اللہ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں غریب پروری کی بڑی تاکید فرمائی ہے اور بار بار تاکید فرمائی ہے۔ جیسے کہ کوئی ماں جب گھر سے باہر کسی کام کے لیے جاتی ہے تو گھر والوں کو اپنے ننھے کی دیکھ بھال کی تاکید کر کے جاتی ہے۔ بعینہٖ اللہ نے اپنی ساری خدائی کو اپنی غریب مخلوق کی خدمت و پرورش کی تاکید فرمائی ہے۔ غریب و نادار مخلوق کی خدمت بے شک اللہ کو محبوب و پسند ہے۔ یاحیّ یا قیّوم

اِمروز سعید یکشنبہ ۲۱ رجب المرجب ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

سلسلہ اشاعت ۱۲
دعوت و تبلیغ الاسلام

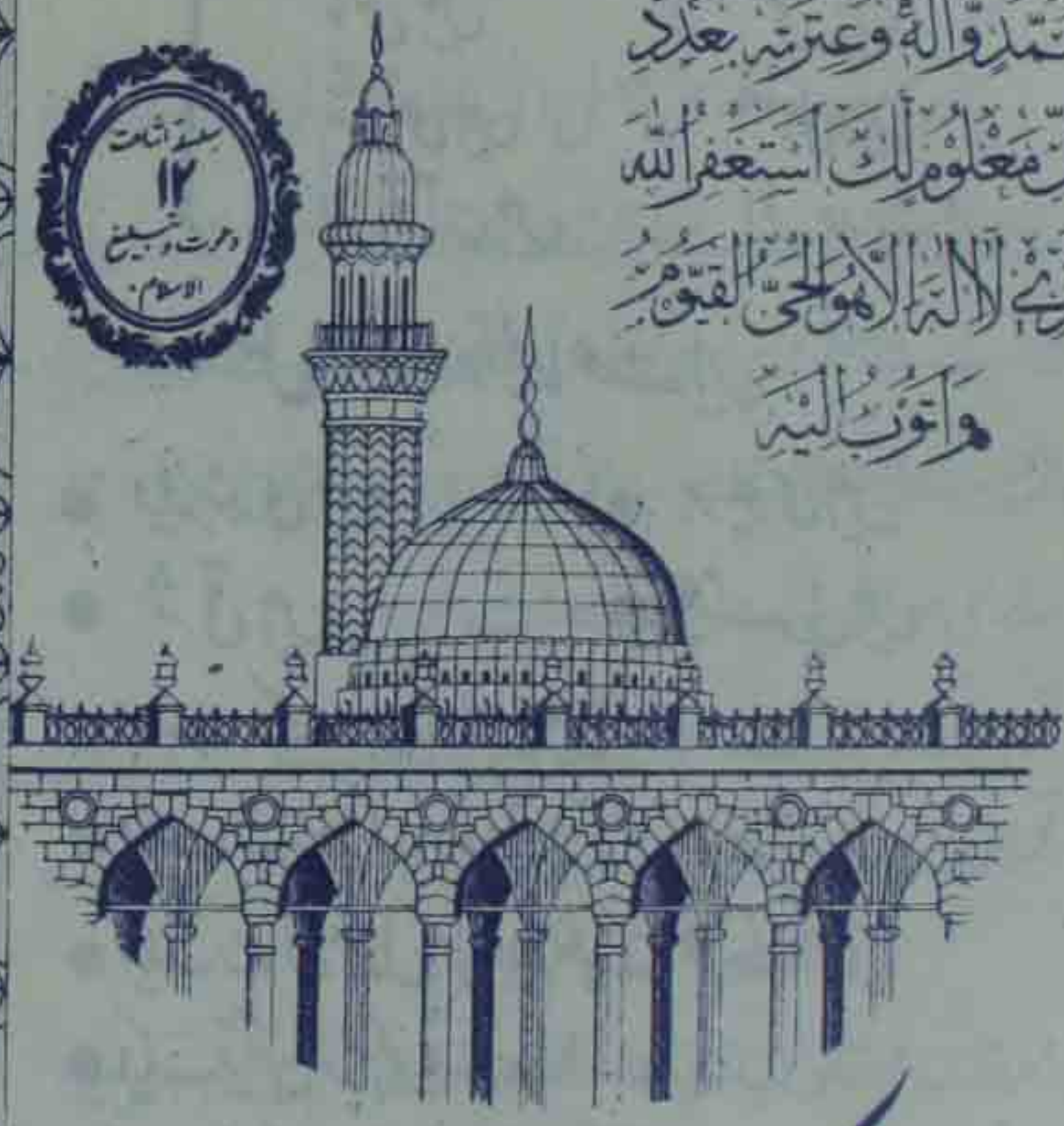

ہم کون ہیں؟

از: محمد برکت علی لودھیانوی مفتی حنفی

المقام الثجاج الصحاح المقبول للمصطفیٰ ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

ہم

قادری ہیں — چشتی ہیں
نقشبندی ہیں — سہروردی ہیں
مالکی ہیں — حنفی ہیں
شافعی ہیں — حنبلی ہیں
اہل قرآن ہیں — اہل حدیث ہیں

• اہل سنّت والجماعت ہیں

• دیوبندی ہیں • بریلوی ہیں
• شرقی ہیں • غربی ہیں
• سب کے سب مسلمان ہیں۔
• ایک اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ کے بندے
• ایک رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلّم کے اُمّتی
• ایک قرآن کریم کو ماننے والے
• آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اور سب سے چنی ہوئی امّت کے فرد ہیں
• اُن کے ہو کر، اور اُن کو پا کر سب کچھ ہیں — ورنہ کچھ بھی نہیں!

marfat.com

یَا اَللّٰہ یَا رَحْمٰن یَا رَحِیْم یَا حیّ یَا قیّوم یَاذَا الْجَلَالِ
وَالْاِکْرَام

- اپنے لطف و کرم سے
- اپنے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت کے

دلوں میں ایک دوسرے کی محبّت بھر دے! آمین! جو دل ایک دوسرے سے متنفر و بیزار ہو کر منہ موڑ بیٹھے ہیں۔ ان کے دلوں میں ایک بار پھر سے محبت بھر دے۔ اور تُو بھر دے! یا حیُّ یا قیّوم! آمین!

- ساری خدائی کے دل تیرے قبضے میں ہیں
- تو جیسے چاہتا ہے، دلوں کو پھیرتا رہتا ہے
- تو ہمارے حال پہ رحم فرما۔ اور ہمارے دلوں کو پھیر کر اپنے دینِ اِسلام کی طرف لا!

یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علیٰ دینک! آمین!

- یا اللہ! ہمیں ہماری کھوئی ہوئی پونجی پھر سے عنایت فرما۔

اور وُہ ہے "رحمت"

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اٰمِیْن!

marfat.com

- محبّت دلوں کو سینوں میں زندہ اور بیدار رکھتی ہے اور
- محبّت ہی ضمیروں کو روشن اور قوموں کو بلند کیا کرتی ہے یاحیّ یاقیّوم

برحمتك استغیث اصلح لی شانی کلّه ولا تکلنی الیٰ نفسی طرفة عینٍ

اور ہم کُچھ بھی نہیں

مگر

- ہر مسلمان کی تعظیم و تکریم کرنے والے
- اسے اپنے سے بہتر اور افضل سمجھنے والے
- اسے دل و جان سے عزیز رکھنے والے
- بے لوث، محض اللہ کے لئے محبت کرنے والے
- ترقیات کی دعائیں مانگنے والے
- ہر کسی کے خادم، خیر خواہ، دُعاگو

marfat.com

• ایک سے دوسرے کو ملانے والے

• نفاق کو مٹانے — اور

• محبّت کو پھیلانے والے

اور

• حضور اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل

صلّی اللہُ علیہ وسلّم

کی اُمّت مرحومہ کے کمترین خادم !

گنہگار و خطاکار

لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ کی رحمت اور

• اللہ کے حبیب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت

کے امیدوار

مَاشَاءَ اللہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ یاحیّ یاقیّوم

marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق نیک کام کرنے کی اور بُرے

الۡمُنۡکَرَاتِ وَحُبَّ الۡمَسَاکِیۡنِ وَاَنۡ تَغۡفِرَ لِیۡ

کام چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبّت کرنے کی اور یہ کہ بخش دے

وَتَرۡحَمَنِیۡ وَاِذَا اَرَدۡتَّ بِقَوۡمٍ فِتۡنَۃً

تو مجھے اور رحم فرما تو مجھ پر اور جب تو ارادہ کرے کسی قوم

فَتَوَفَّنِیۡ غَیۡرَ مَفۡتُوۡنٍ وَّاَسۡئَلُکَ حُبَّکَ وَ

کی آزمائش کا تو اٹھالے مجھے بغیر آزمائش کے اور مانگتا ہوں

حُبَّ مَنۡ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُ

میں تجھ سے تیری محبّت اور ان کی محبّت جو تجھ سے محبّت کرتے ہیں

اِلٰی حُبِّکَ ۔ ۱ بار

اور اس عمل کی محبّت جو قریب کر دے تیری محبّت کے ۔

اٰمین

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ فِعۡلَ الۡخَیۡرَاتِ وَتَرۡکَ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق نیک کام کرنے کی اور بُرے کام

marfat.com

الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَّ

چھوڑنے کی اور مسکینوں سے محبت کرنے کی اور جب تو چاہے

فِی النَّاسِ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ

لوگوں کو آزمانا تو قبض کرلے رُوح میری اپنی طرف

مَفْتُوْنٍ۔ ۱ بار

بغیر آزمائش کے۔

اٰمین

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

اے اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے تیری محبت اور محبت ان کی جو تجھ

یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلِ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ

سے محبت کرتے ہیں اور اس عمل کی محبت جو پہنچا دے مجھے تیری

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ

محبت تک اے اللہ بنادے تو اپنی محبت زیادہ محبوب مجھے میری اپنی

نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ ۱ بار

جان سے اور اپنے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے۔

marfat.com

اٰمین

آمین!

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ

اے اللہ عطا کر مجھے اپنی محبت اور ان کی محبت

یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَكَ اَللّٰھُمَّ فَكُمَا

جن کی محبت نفع دے مجھے تیرے ہاں اے اللہ جیسا کہ تو نے

رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ

دی ہیں مجھے میری پسند کی چیزیں اسی طرح بنا دے انکو میری قوت

فِیْ مَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ وَمَا زَوَیْتَ عَنِّیْ

اپنی پسند کے کاموں میں اے اللہ اور جو کچھ دور رکھا ہے تو نے

مِمَّآ اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا

مجھ سے میری پسند کی چیزوں میں سے تو ان کو بنا دے باعثِ فراغت

تُحِبُّ

میرے لیے اپنی پسند کی باتوں میں

اٰمین

آمین!

marfat.com

• اے مخاطب

• اے میری جان

• پھر غور سے سنیں

ہم سب کے سب

ایک اللہ کے بندے، آخری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی آخری امّت کے ایک فرد اور سب کے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں

فرقہ دارانہ کشیدگی،

نے ہماری

مِلّت

کے شیرازے بکھیر دیئے۔

• بندہ گنہگار و خطاکار کسی اور کا تو کیا ذمّہ لے

marfat.com

سکتا ہے۔ تیری عزّت اور عظمت والی بارگاہ
میں قول و اقرار کرتا ہے کہ تیرے حبیب اقدس
واکمل جناب رسُول اکرم واجمل اطیّب واطہر
صلی اللہ علیہ وسلّم کی ساری امّت کا وفادار
خادم ہے اور ساری عمر ساری امّت کے

مابین

محبّت کو پھیلانے

اور

نفاق کو مٹانے میں

سرگرم رہے گا یا حیّ یا قیوم۔ اس سے
زیادہ تیرے اس عاجز و مسکین بندے کے
بس میں اور کوئی چیز نہیں۔

● انا یعنی مَیں یا میری برتری نفس کی سب سے

marfat.com

مرغوب شے ہے۔ یہی اس کشیدگی کا باعث ہے۔

- ایک مسلمانوں کے پنڈ میں دو عیسائیوں کے گھر ہیں۔ وہ زمینداروں کے ساتھ کھیتی باڑی کا کام کر کے اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ سال میں ایک دو دفعہ

عیسائی مشنری کے مبلّغ

اس پنڈ کا دورہ کیا کرتے ہیں۔ عیسائی مشنری کی عورتیں کیسے کیسے ان کے بچّوں سے پیار کرتی ہیں۔ ان کے سروں میں میل جم جانے سے بدبُو آتی ہے اور وہ ان کے بدبودار سروں کے بالوں کو نہایت محبّت سے بوسہ دیتی اور کیا کیا دِل آویز کلمات کہتی ہیں۔ یہ خصلت ہماری میراث تھی۔ ہم میں نہ رہی۔ نصرٰنی اس خصلت کو ہم سے لے گئے۔ شیطان ہر وقت

marfat.com

ہر بندے کے ساتھ اور گھات میں ہے۔ جب
بھی کوئی

دینِ اسلام

کا کام کرنے لگتا ہے کسی نہ کسی انداز میں کود پڑتا ہے۔ اور کسی بات کو بھی پایۂ تکمیل تک پہنچنے نہیں دیتا۔

- اے او مخاطب!
- اے میری جان!

تو زمین پہ اللہ کا خلیفہ اور اقوام عالم کی رہنمائی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ تیری اس فرقہ وارانہ کشیدگی نے ساری

ملّت کے شیرازے

بکھیر دیئے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ ورنہ

marfat.com

جب تک تو مُتحد تھا۔ غالب تھا۔ اور
ہر کسی پہ غالب تھا۔

تیرے اتحاد کی تاریخ

کے قصّے اب تک دنیا کو نہیں بھولے۔ اس کشیدگی نے تیری قوّت اور تیری عظمت کو بڑی ٹھیس پہنچائی۔ ہر کسی کو جو ڈر ہے، تیرے اتحاد کا ہے، اور تجھے کوئی متحد دیکھنا پسند نہیں کرتا۔ اغیار کو اسلام کی عبادات و مقامات سے کوئی خوف نہیں۔ اسلام کے اتحاد کا خوف ہے۔

اللہ کرے، مسلمان پھر سے متحد ہوں۔ اور

عالمگیر اسلامی اتحاد ہو!

یا حیُّ یا قیّوم

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ سارے مومن ایک شخص واحد کی مانند ہیں، (یعنی ایک شخص کے جسم کے اعضا کے مانند) جب اس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا جسم دکھتا ہے، اور سر میں درد ہوتا ہے، تو سارا بدن اس کی تکلیف محسوس کرتا ہے۔" (مسلمؒ)

حضرت ابو موسیٰؓ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

marfat.com

ہے، مسلمان مسلمان کے لئے مانند مکان کے ہے، یعنی سارے مسلمان ایک مکان کے مانند ہیں، کہ مکان کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے، یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے بتایا، کہ سارے مسلمان اس طرح ملے اور جکڑے ہوئے ہیں (بخاریؒ و مسلمؒ)

○

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ تو کوئی مسلمان کسی مسلمان پر ظلم کرے، اور نہ اس کو ہلاکت میں ڈالے۔ اور جو شخص کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں مدد کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی کریگا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج و غم یا مصیبت و مشکل کو دور کرے گا۔ اللہ اس کی مصیبت اور رنج و غم کو دور کرے گا۔ (خصوصاً) روز قیامت کی مصیبت۔ اور غم کو۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے گا۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا۔ (بخاریؒ و مسلمؒ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ کوئی مسلمان کسی مسلمان پر نہ تو ظلم کرے، نہ اس کو رسوا ہونے دے۔ اور نہ اس کو ذلیل و حقیر سمجھے۔ تقویٰ اس جگہ ہے۔ یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ سینہ کی طرف اشارہ کیا۔ اور پھر فرمایا۔ انسان کے لئے اتنی برائی کافی ہے۔ کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و

marfat.com

ولیل جانے۔ مسلمان کی ساری چیزیں مسلمان پر حرام ہیں۔ یعنی مسلمان کا خون، مسلمان کا مال اور مسلمان کی آبرو"۔ (مسلمؒ)

ہمیں یہ انتہائی افسوس کے ساتھ تسلیم کرنا پڑے گا، کہ زمانہ حال میں ہم مسلمان ایک دوسرے سے علیحدہ اور دور ہیں۔ اگر ہم ان احادیث کی روشنی میں اپنے آپ کو جانچیں، تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا، کہ ہم مسلمان تو ہیں، پر مومن کہلانے کے قطعاً مستحق نہیں، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کے مطابق مسلمان ہاتھ کی انگلیوں کی طرح ملے اور جکڑے ہوتے ہیں، اور۔ زمانۂ حال میں ملنا اور جکڑے رہنا تو درکنار۔ دوری اور بکھرنا ہمارا شیوہ بن گیا ہے،

(اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجلّ ذوالجلال والاکرام اپنے لطف وکرم سے ہمارے وہ گناہ، جن کے باعث ہم ایک دوسرے سے متنفر و بیزار ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں ایک دوسرے کی الفت ومحبت بھر دے تاکہ ایکبار پھر جیسے کہ کبھی ہوا کرتے تھے، متحد ہو جائیں ــــ یا حیُّ یا قیّوم ــ آمین!

اپنے اپنے مسلک پہ ہر کوئی سیدھی راہ پہ ہے ــ!

اتحاد میں کیا کچھ نہیں ــ راحت ہے، عزت ہے، قوت ہے، عظمت ہے، رفعت ہے، بلندی ہے، نصرت ہے، فتح ہے، ہر شے ہے اور سب کچھ ہے

یا اللہ! یا رحمٰن! یا رحیم! یا حیّ یا قیّوم

ہم سب کی تیرے حضور میں یہی ایک دعا ہے، کہ تو ہمارے مولائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری امت کو ایک مرکز پہ متحد کر دے، اور تیرے سوا کون

marfat.com

ایسا کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ یاحیُّ یاقیّوم۔

لا الٰہ الاّ انت و لا الٰہ غیرک

ساری خدائی کے دل تیرے قبضۂ قدرت میں مقدور و محکوم ہیں، اور تو جیسے چاہتا ہے، دلوں کو پھیرتا رہتا ہے، ہمارے دلوں کو ایک بار پھر سے پھیر کر ان میں ایک دوسرے کی محبت بھر دے، سچی اور پکی محبت

یاحیّ یاقیّوم۔ آمین!

اتحاد بین المسلمین ـــــ زندہ باد

یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم یاحیّ یاقیّوم یاذاالجلال والاکرام

ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے بلاوجہ اتنا دور ہو چکا ہے، کہ ایک کو دوسرے سے ملانے کیلئے اتحاد کے پُل کی ضرورت ہے اپنے لطف و کرم سے بندہ گنہگار، نااہل و نابکار کے یہ چند مذکورہ کلمات اتحاد بین المسلمین کے پُل کی بنیاد ثابت ہوں!۔ یاحیُّ یاقیّوم۔

اِمروز سعید یکشنبہ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۸۷ ہجری المقدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حیّ　　یا قیّوم

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ
کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

دار الاحسان

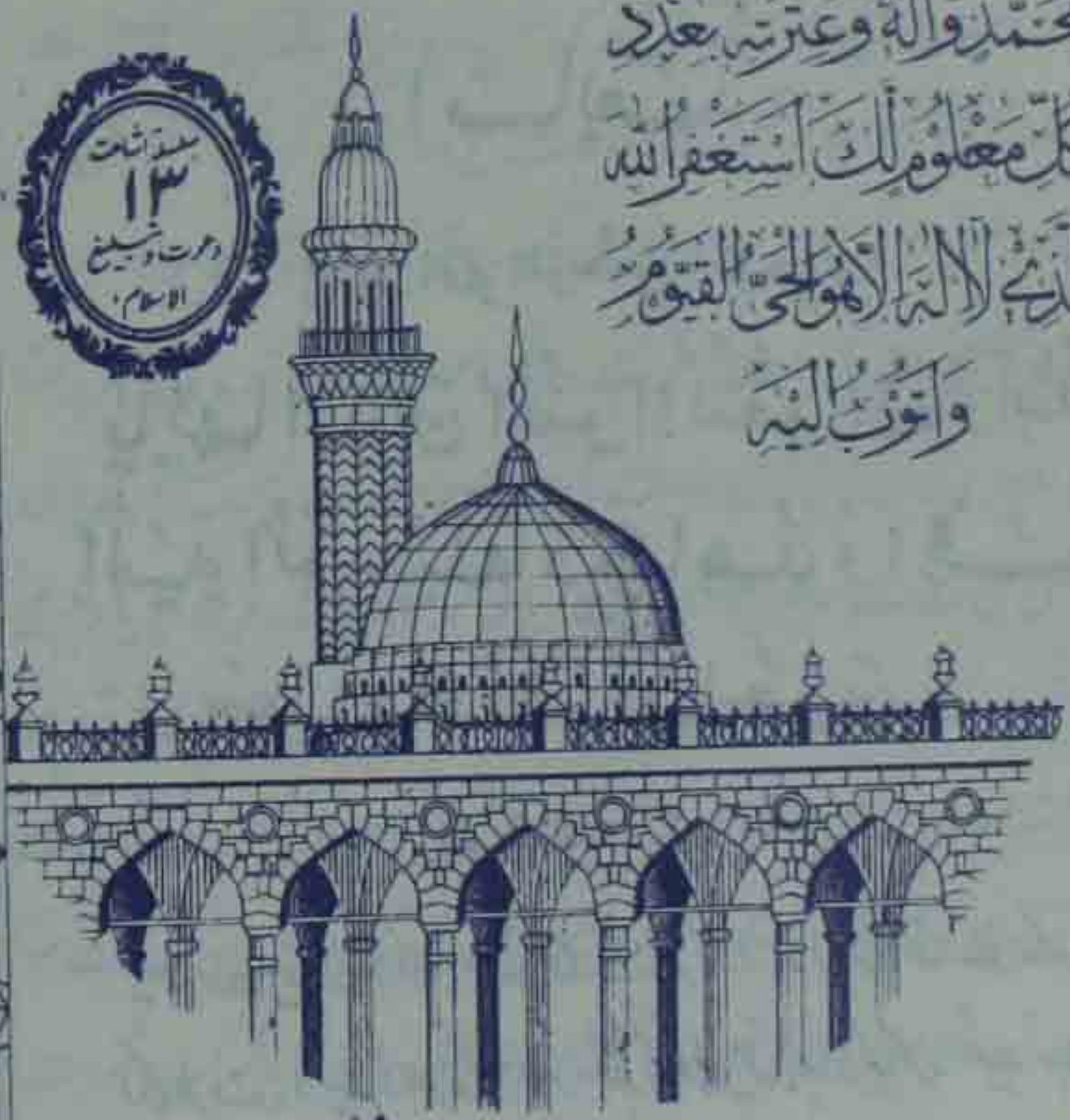

وسیلۂ شیخ

از: محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ

المقام النجاف الصحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ڈ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ہ

اَمَّا بَعْدُ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ڈ

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا
اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ
سَبِیْلِهٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ط

المائدہ : ۳۵

یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ سے ڈرو اور اللہ تعالےٰ کے قرب (کی طرف) وسیلہ ڈھونڈو اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرو اُمید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ گے۔

اِس آیت کی تفسیر میں صوفیائے کرام نے وسیلہ سے مراد شیخ کامل لی ہے۔ واضح ہو کہ انسان اگرچہ کتنا ہی عالم و فاضل ہو اپنے آپ اپنی اصلاح کبھی نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی آج تک کوئی ایسی مثال موجود ہے کہ کسی نے اُستاد

marfat.com

کے بغیر کسی فن میں کوئی کمال حاصل کیا ہو۔ جس طرح دنیاوی ہر فن استاد کا محتاج ہے اسی طرح سلوک میں ہر سالک بدرجہ اولیٰ شیخ کامل کا محتاج ہے۔ اگرچہ آپ دنیا بھر کے علوم ازبر کرلیں پھر بھی اس راہ میں شیخ کے بغیر کبھی اپنی اصلاح نہیں کرسکتے نہ ہی کسی منزل پہ پہنچ سکتے ہیں۔ شیخ سے مراد زندہ شیخ ہے جو ہر قسم کے معاملات میں راہنمائی کرسکے۔ کسی بھی فن میں مطالعہ محض کافی نہیں ہوتا۔ مطالعہ کے ساتھ ساتھ اُستاد کا ہونا بھی لازم ہے۔ شیخ اللہ کی راہ کا معلّم ہے۔ دیگر امور میں کوئی قدرت نہیں رکھتا آپ کو اوامر و نواہی یعنی ذکر و طاعت کی تعلیم دے سکتا ہے۔ پس شیخ کے پاس تزکیہ نفس ہی کے لئے حاضر ہونا چاہیئے۔ باقی تمام حاجات دینی ہو یا دنیوی بَر لانا اللہ ہی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ شیخ اور مرید میں مقام کا فرق ہے مرید ناپسند معاملات میں اعتراض کرتا ہے اور شیخ ہر معاملہ کو خندہ پیشانی سے تسلیم کرتا ہے۔ تمام امور مقدر ہیں جیسے جیسے کسی کی قسمت میں لکھا ہے ہوتا رہتا ہے۔ آپ کا کمال اعتراض نہیں تسلیم ہے۔ آپ اللہ کا ذکر کریں ثمرات کے پیچھے نہ پڑیں۔ جوں جوں آپ اللہ کے قریب ہوتے جائینگے دُنیا سے دُور ہوتے جاؤ گے اور جوں جوں دنیا سے دُور ہوتے جائینگے مسرور ہوتے جائینگے۔ ایک اور جگہ قرآن کریم میں فرمایا ہے :-

الرَّحْمٰنُ فَسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا الفرقان (۵۹)

marfat.com

یعنی وہ رحمٰن ہے پوچھ اس سے جسے کہ (اس کی) خبر ہے

ایک اور جگہ فرمایا :

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط

یعنی "سو اگر تم کو علم نہیں، تو اہلِ ذکر سے پوچھو" !

(النحل : ۴۳)

اِن سب سے اصل مراد حضور نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین ہیں۔ خلفاء راشدین میں شیخ کامل بھی شامل ہے۔ اس لئے کہ شیخ درجہ بدرجہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی فیض یاب ہے۔ پوری خبر تو صرف حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور پھر اس کو ہے جس نے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سے فیض حاصل کیا ہو۔ جسے خود خبر نہیں وہ کسی دوسرے کو کیا خبر دیگا اور خبر سے مراد پوری خبر ہے ظاہری بھی اور باطنی بھی۔ اسی طرح اہلِ ذکر کے سوا کون اللہ تبارک وتعالیٰ کی خبر دے سکتا ہے۔

اہلِ ذکر اہل اللہ ہیں اور اہل اللہ ہی کو اللہ کی خبر ہو سکتی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ عزّوجل ذوالجلال والاکرام ہمیں اپنا ایسا بندہ ملائے جو ہمیں اللہ تک پہنچائے اور سیدھی راہ پہ چلائے۔ آمین۔

فرمایا اللہ تبارک وتعالےٰ عزّوجل نے

marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ
اللّٰہَ ط یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ج فَمَنْ
نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ ج وَمَنْ
اَوْفٰی بِمَا عٰھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ
اَجْرًا عَظِیْمًا ط
(الفتح : ۱۰)

یعنی جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں تو وہ (واقعہ میں) اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے پھر (بعد بیعت کے) جو شخص عہد توڑے گا سو اس کے عہد توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا اور جو شخص اس بات کو پورا کرے گا جس پر (بیعت میں) اللہ سے عہد کیا ہے تو عنقریب اللہ اس کو بڑا اجر دے گا۔

پس معلوم ہوا کہ کسی سے بیعت کر چکنے کے بعد طالب پہ شیخ کی اطاعت واجب ہو جاتی ہے اپنی مرضی نہیں رہتی کہ جس امر کو جب چاہا اور جتنا چاہا مان لیا۔ جب چاہا چھوڑ دیا جیسے کہ کوئی کسی کو پوچھنے والا ہی نہیں ہوتا۔

marfat.com

شیخ کی مثال حکیم کی سی ہے۔ جو نسخہ حکیم بیمار کے لئے تجویز کرے بیمار اسے کھائے، جو پرہیز بتائے کرے۔ ورنہ اگر حکیم کا بتایا ہوا نسخہ نہیں کھانا اور جو پرہیز وہ بتائے اسے نہیں کرنا حکیم کے پاس کیا لینے جانا ہے اور یہ مرض جسمانی امراض سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔

دنیادی اغراض کے لئے شیخ کا وسیلہ معتبر نہیں جیسے کئی بار پہلے بتایا جا چکا ہے آپ کے پیدا ہونے سے ہزاروں برس پہلے آپ کی تقدیر لکھی گئی اور دنیا کے تمام امور اسی تقدیر کے ماتحت خود بخود ہوتے رہتے ہیں اور یہ دعاؤں کا سلسلہ بھی تقدیر ہی میں لکھا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی کا کسی کے حق میں دُعا مانگنا اور اللہ کا اس دُعا کو قبول فرمانا بھی تقدیر ہی کے ماتحت ہوتا ہے۔ شیخ کامل کا کمال یہ ہے کہ وُہ دنیا کی محبت کو تیرے دل سے نکال دے۔ اس کی بجائے اللہ تبارک و تعالےٰ اور اللہ کے رسول مقبول جانم فدا صلّے اللہ علیہ وسلّم کی محبت تیرے دل میں ڈال دے۔ غفلت کے پردے کو چاک کردے اور امر بہ کمر بندھوا دے۔

یا حیُّ یا قیُّومُ

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

(آمین)

marfat.com

شیخ کامل

دنیا میں جتنی کلیں ہیں سب کے بنانے والے اللہ کے بندے ہیں۔ جن کے دماغ اللہ کے نُور سے روشن ہوئے۔ انہیں فہم عنایت ہوُا اور انہوں نے خالق کے عطا کردہ فہم سے مخلوق کے لئے کار آمد کل (مشینری) تیار کی مثلاً ریل۔ ریڈیو۔ تار۔ بری و بحری جہاز۔ کپڑا سینے کی مشین۔ کپڑا بُننے کی مشین غرضیکہ ہر قسم کی مشین تیار کی۔ پھر ہر مشین پہ ایک جامع کتاب لکھی جس میں ہر مشین کا ہر پُرزہ جو بھی کام کرتا ہے اس کی وضاحت کی اور یہ بھی بتایا کہ اس پُرزے کو کہاں لگانا اور کتنا کُسنا ہے۔ جب تک کوئی مشین کاریگر کی عین مرضی کے مطابق کسی نہیں جاتی کبھی چل نہیں سکتی۔ اگر ساری مشین ہر طرح سے کسی ہوئی ہے مگر ایک معمولی سا پُرزہ ڈھیلا ہے جس میں سے کہ ہوا اور بھاپ اندر سے باہر اور باہر سے اندر آجا سکتی ہے تو پھر وہ مشین صرف اس ایک ناچیز و بے قدر پُرزے کی بدولت رُکی رہے گی اور کاریگر کو ساری مشینری کا پُرزہ پُرزہ اور بند بند کا معائنہ کرنا پڑے گا آیا وہ کونسا پُرزہ ہے جس کے ڈھیلا پن کی بدولت ساری مشینری رُکی پڑی ہے جب تک وُہ پُرزہ کسا نہیں جاتا مشین نہیں چل سکتی — پس معلوم ہوُا

marfat.com

ہر پُرزہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر مشین کا ایک ضروری جُزہے جس کے بغیر مشین پُوری نہیں کہلا سکتی اور نہ ہی چالُو ہو سکتی ہے

جب تمام پُرزے اپنی جگہ ٹھیک لگا دِئے گئے۔ پھر مشین کو چلانے کے لئے ایک خاص قسم کے تیل کی ضرورت پڑتی ہے۔ مشین بنانے والا اپنی کتاب میں جو بھی تیل مشین میں استعمال ہونا ضروری ہوتا ہے پوری تفصیل سے لکھتا ہے کہ اِس مشین میں فلاں قسم کا تیل جو فلاں ملک کی فلاں کمپنی تیار کرتی ہے ڈالیں اور اس کمپنی کی دنیا بھر میں جگہ جگہ ایجنسیاں ہیں ورنہ اگر نقلی تیل استعمال کیا گیا تو مشین معیار کے مطابق نہیں چلے گی۔ تھوڑی بُہت چلنے کے بعد تیل کی کثافت مشین کی نالیوں کو مسدود کر دے گی اور مشین رُک جاوے گی۔

واضح ہوا ہر مشین کو کاریگر کی تجویز کے مطابق کسا جائے اور پھر اس میں وُہی تیل جس کا کہ کاریگر نے حکم دیا ہو ڈالا جائے تو مشین ماشاءاللہ ہر خوف وخطر سے بے خطر ہو کر چلائیں اور چلانے والا ڈرائیور مشین کے انجن سے پُورا واقف ہو

حاصل کلام یہ کہ ہر مشین کو چلانے کے لِئے تین چیزیں ضروری ہیں

۱۔ مشین کے پُرزوں کو کاریگر کے نقشے کے عین مطابق کسا جائے۔

۲۔ جیسا تیل کاریگر کہے اسی قسم کا تیل اس میں ڈالا جائے۔

marfat.com

۳۔ مشین کو چلانے والا ڈرائیور سند یافتہ ہو کہ وُہ یہ مشین چلا سکتا ہے

عموماً آپ نے دیکھا ہوگا کہ ہر آسامی کے امیدواروں کے انتخاب میں

پرانے تجربہ کاروں کو ہمیشہ اور ہر جگہ ترجیح دی جاتی ہے۔

آپ کے اس

اقلیمِ قلبوت کا کاریگر (خالق)

اللہ

ہے — اور آپ کو — اپنے

تن و مَن

کا بہت کم علم ہے، بہت ہی کم — آپ کو تو اتنا بھی پتہ نہیں، کہ آپ کون ہیں، کہاں سے آئے اور کہاں جانا ہے؟ کل کیا کرنے والے ہو اور کیا ہونے والا ہے!

تن و من کو منظوم کرنے والے کو اصطلاحِ دین میں

شیخ کامل

اور

اکلِ حَلال

کو بہترین تیل کہتے ہیں —— اور —

marfat.com

شیخ کامل وُہ ہے

جو تیرے تن و من کو منظوم کر دے اور جب تک میری جان تیرا تن و من منظوم نہیں ہوتا اور اس میں اکلِ حلال نہیں ڈالا جاتا، آپ کی مشین کیسے چل سکتی ہے اور جب تک آپ اپنے تن و من کو

شیخ کامل

کے پُوری طرح حوالے نہیں کر دیتے شیخ بیچارہ کیا کر سکتا ہے اور کوئی بھی کیا کر سکتا ہے۔ جب بھی کسی نے اپنے تن و من کو کسی کے حوالے کر دیا اور کسی بھی معاملہ میں اپنی رائے کو دخل نہ دیا۔ ہر معاملہ سے دینی ہو یا دُنیوی ظاہری ہو یا باطنی کلیتاً بے نیاز و دستبردار ہُوا کامیاب ہُوا

ماشاءاللہ

شیخ کو اللہ توفیق دے گا کہ تیرے تن کی ساری ڈِھنبریاں کس دے

انشاء اللہ تعالیٰ العزیز

تیری آنکھ

تیرے کان

تیرا ناک

marfat.com

تیرا مُنہ

تیری زبان

تیرے ہاتھ

تیرے پاؤں

تیرے وہ

تیرا دل

تیرا دماغ

تیرا ذہن

تیرا خیال

تیرا فکر

تیرا دھیان

تیری توجہ

تیری پرواز

سب کے سب ڈھیلے اور کوئی بھی کاریگر کی مرضی کے مطابق کَسا ہُوا نہیں

اور اے جانِ من !

اللہ کی قسم

اللہ ہی کے لطف و کرم اور اللہ ہی کی توفیق سے شیخِ طریقت نے کامل ہو یا

marfat.com

ناقص تیرے ان اعضاء کو کُسنا ہے اور تو اگرچہ کچھ بھی ہو اپنی مشین کے سارے پرزوں کو کبھی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی انہیں کس سکتا ہے۔

تُو اپنے

تن و من

کسی کاریگر کے حوالے کر دے جو تیرے سارے پُرزوں کو کس دے اور اس میں اعلیٰ قسم کا تیل ڈال کر اللہ کے نام پر چلا دے۔

یہ پنجاب کے ایک بہت بڑے بزرگ ماشاء اللہ یادش بخیر فرماتے ہیں ؎

دیکھ الغوزہ سُکی لکڑی اگ وچہ بالن والی
ہر ہر جائی رخنہ موری اندر اس دا خالی
جب مردان مُنہ لا لیا اس نوں کج نئی ہر موری
نیک انیک آوازے کڈھے پھونک جدوں وچہ لوڑی

ہر کوئی اپنا اپنا پیچ کس پکڑے ڈھنبریاں کس دا پھر دا لے کے توں بھی اپنی کوئی ڈھنبری کسی نہ گئی۔ ہر کسے دی ہر ڈھنبری ڈھلی ہے

آپ اپنا جائزہ لیں کیا آپ کے تمام اعضاء اپنے خالق کی مرضی کے مطابق و ماتحت کام کرتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہم سب کی اپنی اپنی مرضی اور رائے کے مطابق ہمارے اعضاء مصروفِ کار ہیں۔ اِس طرح ہزار برس میں بھی کبھی کچھ

marfat.com

نہیں ہو سکتا اور کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ ہماری مثال انجن کی سی ہے اور ڈرائیور کے بغیر کوئی انجن خود بخود کبھی چل نہیں سکتا۔

یا حیُّ یا قیوم

این

نصائح ضروری در آدابِ شیخ

از

حضرت شاہ عبدالرحیم سرسادی قدس سرہ العزیز

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب سرسادیؒ فرماتے ہیں کہ اعتقاد مرشد سے بدرجۂ کمال رکھنا چاہیئے یعنی اس کو سچّا اور دیندار سمجھے اور حق کا مقبول بندہ اور اپنی بھلائی اس کی محبّت میں جانے اور جس قدر طالب کا اعتقاد بڑھ جائے گا اسی قدر اس کو کشف اور کرامات حاصل ہوگا اور مُرشد کی بات کا اُلٹا جواب نہ دے یعنی خلاف اُس کے ہرگز نہ بولے بلکہ جب تک وہ بات خلافِ شریعت نہ ہو اسی کے موافق کرنا چاہیئے اور جب ہر طرح سے اپنے مرشد کو متبع شریعت پا لیا غرضیکہ ظاہر و باطن میں بہر نوع آزما چکا تو ہرگز بعد میں کسی کے بہکانے میں نہ آوے اور کسی کے ورغلانے میں نہ آوے اور کسی کے دھوکے اور وسوسہ سے اعتقاد اپنے مرشد کا کم نہ کر دے۔ اور اگر وسوسہ کے موافق عمل کیا تو جو کچھ پہلے حاصل ہوا تھا سب کچھ محو ہو جائیگا اور حتی الوسعت مرشد کی خیر خواہی کرنا چاہئے اور اس کی کسی سے غیبت نہ سُنے بلکہ حتی المقدور اس کو

marfat.com

دفع کرے یا وہاں سے اُٹھ کر چلا جائے اور جب مرشد کو ہر طرح سے موافقِ شریعت پالیا
تو بعد میں جو کچھ ارشاد فرمائے اگرچہ خلافِ نفس اور عقل کے ہو اس پر عمل کرنا واجب جانے
یعنی مباحات کو اس کے امر سے ترک کر دے اور مکروہات کو اس کے امر سے حرام اور مستحبات
کو بلکہ بعض مباحات کو بھی اس کے امر سے واجب قرار دے اور مُرشد کے سامنے کبھی کوئی جھوٹی
بات اور ہنسی کی نہ کرے بلکہ آدابِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مدِ نظر رکھے اور طالب کو ہر طرف
سے مُنہ پھیر کر اپنے شیخ کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے اور شیخ کے سامنے بغیر اجازت اس کی نوافل
اور اذکار ادا نہ کرے اور سوا اس کے اور کی طرف التفات نہ کرے بلکہ کلیتاً اس کی طرف
متوجّہ ہو کر بیٹھا رہے اور حتی الوسع ایسا نہ ہو کہ اپنا سایہ اپنے شیخ کے سایہ پر یا کپڑے پر پڑ
جاوے اور اُس کے مصلّے پر نہ بیٹھے اور جہاں کہیں وہ وضو کرتا ہو اُس جگہ استنجا نہ کرے
اور خاص اُس کے برتن میں اپنا استعمال نہ کرے اور اس کے سامنے کھانا نہ کھائے اور پانی
نہ پیوے اور کسی کے ساتھ بات نہ کرے اور اُس کی طرف نہ تھُوکے اور جو کچھ شیخ سے صادر ہو
اس کو ثواب جانے اگرچہ بظاہر ثواب نظر نہیں آتا کیونکہ وُہ جو کچھ کرتا ہے الہام اور اذنِ
الٰہی سے کرتا ہے اِس لیئے وُہ کام قابلِ اعتراض نہیں ہے اور تھوڑی بہت بات میں اس
کی اقتدار کرے اور مسائلِ فقہ اسی کے عمل سے استنباط کرے اور کوئی اعتراض اس کے حرکات
اور سکنات میں نہ کرے اور اگر کوئی شبہ اس میں پڑے اس کے پیش عرض کر دے اور
تسلی اس سے کرے اور اگر سمجھ میں نہ آوے اپنی تقصیر پر قائل ہو۔ اگر کسی طالب کو کوئی
فیض کسی اور جگہ سے پہنچے تو اُسے اپنے شیخ ہی کی طرف سے تصوّر کرے۔ اگر ایک مدت
کسی شیخ کی خدمت میں رہنے سے مستفیض نہ ہو تو شیخ کے اوپر کوئی اعتراض نہ رکھے۔ اپنی
کمی کا اعتراف کرے۔ یہ کہے کہ شیخ کے کمالات میں کوئی شک نہیں میرے نصیب میں اُن

marfat.com

سے فیض نہ تھا۔ پھر اگر کسی اور جگہ رجوع کرے تو شیخ اوّل کو ہمیشہ بھلائی سے یاد کرے اور اگر اُس سے بھی ویسا ہی سلوک کیا تو اللہ دے حوالے بیعت کی برکت اُڑ جائے گی۔ وہ جو اکثر ہم سُنا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ نے متعدد بزرگوں سے فیض پایا وہ ایک بزرگ کا پُورا فیض حاصل کرکے دوسرے کے پاس گیا اور ان کے حکم سے گیا جس طرح آرٹس کا طالب علم پروفیسر یا والدین کے مشورہ پہ سائنس پڑھنے کسی اور کالج میں داخل ہُوا۔ غرضیکہ سلف صالحین نام ونمود سے پاک تھے۔ وُہ اپنے ہونہار طالب کو کسی دوسرے کے پاس بھیج دیا کرتے تھے کہ جو عمدہ فیض میں نے تجھے عطا کرنا تھا کر دیا اب تم فلاں صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے بھی فیض حاصل کرو تاکہ تم ایک جامع فیوضات کے امین ہو سکو، نہ کہ ہماری طرح کہ خبردار اگر میرے سوا کسی کو سلام تک کیا یا کسی سے ملے۔ وُہ اللہ کے بندے اللہ کے لئے بندوں کی تربیت کیا کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ جو بھی ان کے پاس جاتا کامیاب ہوتا۔

اللہ سے دُعا ہے اللہ آپ کو اپنا بندہ ملائے جسے اللہ کا بندہ ملا

اللہ کی قسم

اللہ ملا۔ اس لئے کہ بندہ ہی بندے کو اللہ تک پہنچنے کی راہ بتاتا اور راہ پہ چلاتا ہے۔ آئین پرانے زمانے کا کوئی طالب اپنے کسی بزرگ کا بے ادب و گستاخ نہ تھا اور نہ ہی کوئی کسی ایک سے بدظن ہو کر دوسرے کے پاس گیا۔ بے ادب و گستاخ کو

طریقت کی کتاب

میں کہیں بھی کوئی مقام نہیں ملتا۔ جیسے کہ جس انڈے کو کسی ایک مُرغی کے پروں کے نیچے سے نکال لیا جائے، سڑ جاتا ہے اسے کوئی اور مُرغی نہیں سیتی۔ طالب ایک شیخ سے فیض حاصل کرکے شیخ کے حکم سے دوسرے کے پاس فیض کی تحصیل و تکمیل کے لئے

marfat.com

حاضر ہوتا اور بصد ادب و تعظیم حاضر ہوتا۔ کسی بھی جگہ کسی بے ادب کو داخلہ نہ ملا۔

اللہ تبارک و تعالےٰ عزوجل ذوالجلال والاکرام

اپنے لطف و کرم سے

ہم سب سے درگذر فرمائے اور ہمارے تمام گناہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ، ظاہری ہوں یا باطنی بخش دے۔ آمین۔

اور اللہ کے لئے اللہ کی قسم یہ کوئی بھی مشکل نہیں اس لئے کہ اللہ کا کرم مکمل اور وہ کریم بے مثال ہے۔

یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ

اللہ ہمیں اپنی راہ میں چلنے کی استقامت عنایت کرے اور ہمارے

تن و من

کے تمام اعضاء کو منظوم رکھنے کی توفیق بخشے۔ یا حیُّ یا قیّومُ

وآخر دعوانا اَنِ الحمد لِلّٰہِ رَبِّ العَالَمِیْنَ ،

امروز سعید دوشنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۷ ہجری القدس

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

یا حی یا قیوم

اللّٰھم صل علیٰ سیدنا

محمد وآلہٖ وعترتہٖ بعدد

کل معلوم لک استغفر اللہ

الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم

واتوب الیہ

دار الاحسان

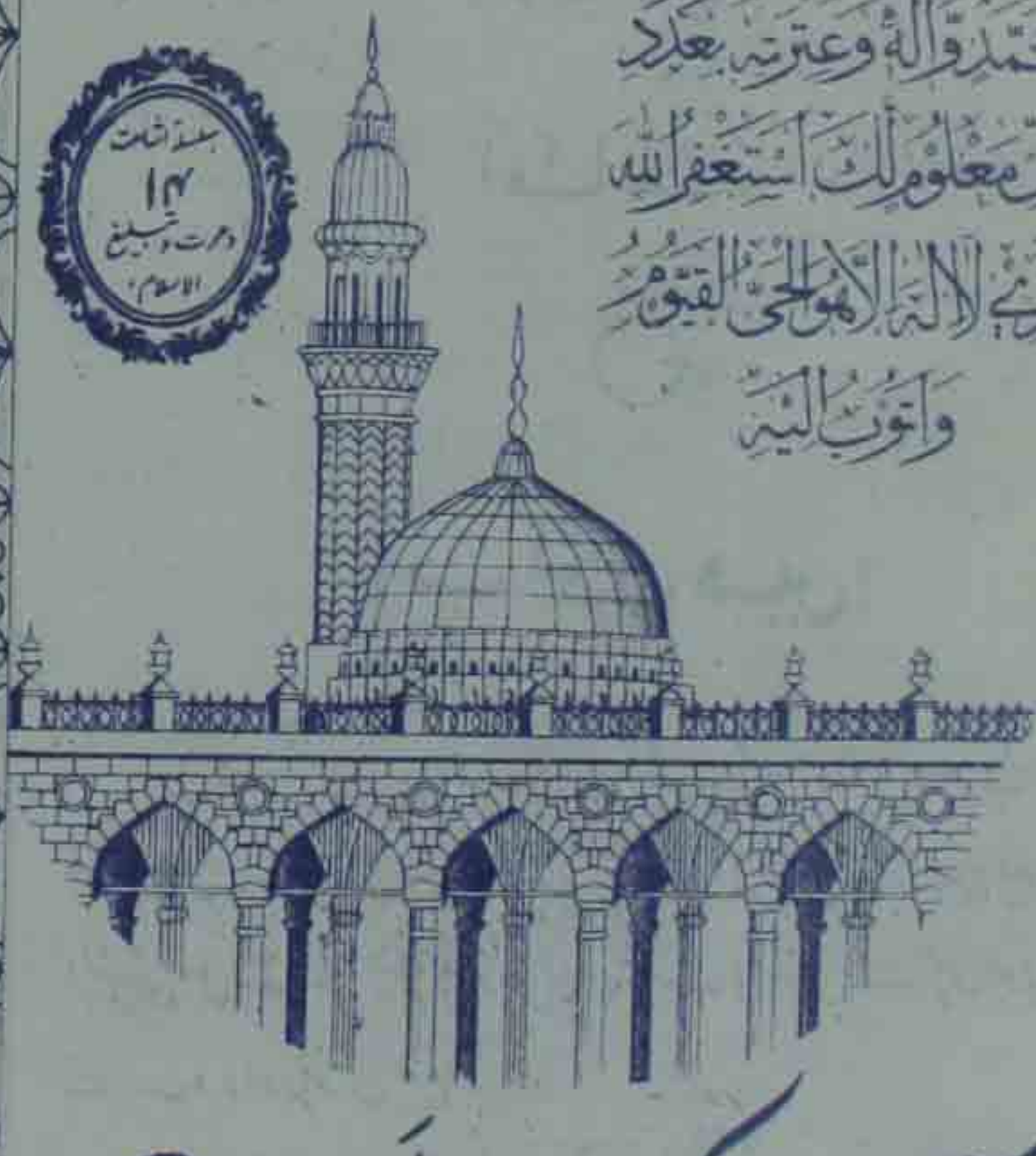

آپ کون ہیں؟

حافظ محمد برکت علی راجیانوی مفتی عفی عنہ

المقام النجاف الضحاف المقبول المصطفین ○ دار الاحسان فیصل آباد پاکستان

marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ہ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

اَمَّا بَعْدُ

آپ کون ہیں؟

آپ حضور اقدس واکمل جناب رسُولِ اکرم واجمل اطیبؐ اطہر حضرت محمّد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیّد المرسلین، رحمۃ اللعالمین، خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری اور سب امّتوں سے چنی ہوئی امّت کے ایک فرد اور مومن ہیں۔

فرمایا اللہ تبارک وتعالیٰ نے "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ" یعنی تحقیق تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

ہم لوگ دُنیا میں آخرت کمانے آئے ہیں۔

یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر واپس آنا ہے۔

marfat.com

زندگی ایک دم ہے۔
اللہ کرے آپ کا کوئی دم اللہ کے ذکر سے خالی نہ گذرے۔
ان دو میں سے کوئی سا ایک ذکر اختیار کرو۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا

پھر سبحان اللہ سبحان اللہ

آپؐ کا کام

آپ اپنی اور سارے معاشرے کی اصلاح کے ضامن و ذمے دار ہیں۔

خود نیکی (کے کام) کرنا اور ہر کسی کو کرنے کا حکم دینا ہے۔
خود برائی کے کاموں سے باز رہنا اور ہر کسی کو باز رہنے کی تلقین کرنا ہے۔
جس کام کو کرنے کا اللہ رب العالمین اور اس کے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے نیکی ہے اور جس کام سے باز رہنے کا حکم دیا ہے برائی ہے۔
دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کرنا ہے۔ یعنی اللہ تبارک و تعالیٰ عزّ و جلّ ذوالجلال والاکرام اور اس کے رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام بندوں تک پہنچانا اور اس کام کے عوضانہ میں کسی سے بھی

marfat.com

کوئی اجرت نہیں لینا۔

جہاں جانا اللہ ہی کے لئے اور اللہ ہی کے توکل پہ جانا ہے۔

دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے ہر معاملہ میں مکمل متحمل مزاجی اور بردباری سے کام لینا ہے۔

کسی سے بھی اور کسی بھی بات پہ بحث و مباحثہ نہیں کرنا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام بندوں تک پہنچانا ہے۔ جس بھی طریقے سے پہنچا سکو پہنچانا ہے۔

اگر کوئی دین اسلام کے کسی امر پہ تنقید و بحث کرے تو کہو میرا علم قلیل، عقل ناقص اور کوشش ناتمام ہے۔ جو امر دین آتا تھا۔ بتا دیا اس سے زیادہ مجھے علم نہیں۔

نہایت حکمت سے دین اسلام کے احکام سنانا اور ہمیشہ سناتے رہنا ہے۔

منوانا نہیں۔ کوئی مانے نہ مانے۔ یہ آپ کے بس کی بات نہیں۔

ہر وقت اپنی اور معاشرے کی اصلاح کی سبیلیں سوچنا اور انہیں بروئے کار لانا ہے۔

آپ کا کوئی وقت فضول نہ گزرے۔

ہر وقت اسی دھن میں محو و منہمک رہیں کہ کس حکمت سے آپ بندوں کو موڑ کر دین کی طرف لا سکتے ہیں۔

بے شک اس حال میں جینا آپ کی قابلِ رشک زندگی ہے۔

marfat.com

پہلے اپنی پوری اصلاح کرنا ہے۔ پھر اپنے والدین۔ بہن بھائیوں
اور بیوی بچّوں کی۔
پھر اپنے ہمسایوں کی۔
پھر اپنے محلے والوں کی۔
پھر اپنے شہر کی۔
پھر سارے مُلک کی۔
پھر دیگر ممالک کی اور
ہر کسی کی۔

طریقہ

نیکی کا جو کام جسے بتانا ہو یا جس بھی برائی سے کسی کو روکنا ہو۔ اسے نہایت ادب و احترام سے علیٰحدگی میں بتائیں۔ اسی طرح ہر کسی کو نہایت ہی ادب و احترام سے برائی سے روکیں۔

عوام کے سامنے کسی کو بھی کبھی خطاب نہ کریں۔

ہر معاملہ میں اپنی مثال دیں کہ بندہ گنہگار اسی برائی میں مبتلا تھا۔ اور جب تک کہ بندہ نے اس سے توبہ نہ کی پریشانی ہی کے عالم میں رہا۔

غرضیکہ ہر کسی کو ہر حیلے و تدبیر سے ہر طرف سے موڑ کر اللہ تبارک و تعالےٰ عزّ و جل ذوالجلال والاکرام کی طرف لانا ہے۔

marfat.com

نماز پنجگانہ باقاعدہ جہاں تک ہو سکے باجماعت پڑھنا۔

جمعہ کبھی ترک نہیں کرنا۔

اپنے سارے گھر والوں کو جن پہ کہ نماز فرض ہے نماز پڑھنے کی تلقین کرتے رہنا۔ حتیٰ کہ وہ سب کے سب نماز پڑھنے لگیں۔

آپ کے گھر کا کوئی فرد نماز کا تارک نہ ہو۔

اپنے پڑوسیوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا۔ حتیٰ کہ وہ نمازی بن جائیں۔

آپ نے جو عمل اختیار کیا ہوا ہے کسی بھی حالت میں کبھی ترک نہیں کرنا۔

کسی سے کوئی وعدہ کرو تو پورا کرو۔

کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔

کبھی کسی کی غیبت نہیں کرنی اور نہ ہی کسی سے کسی کی سننی ہے اگرچہ کوئی ہو۔

اسی طرح کسی سے کسی کی چغلی نہیں کرنی اور نہ ہی کسی سے کسی کی سننی ہے اگرچہ کوئی ہو۔

اپنے دل کو ہر وقت حسد سے پاک رکھنا۔

آپ کے قول و فعل میں یکسانیت ہو۔

آپ کے پیش نظر آپ کی قوم و ملک و ملت کی صلاح و فلاح ہو۔

ہر کسی کو نہایت ادب و احترام سے یوں عرض کریں کہ محترم یا

marfat.com

بھائی جان یا برخوردار یا میری بہن، میری بیٹی اپنے سر اور گردن کو گرمی سردی سے بچائیے۔ سر کا نازک ترین حصّہ دماغ ہے اور بہت جلد گرمی و سردی سے متاثر ہوتا ہے۔ قوّت مدرکہ کو ہر وقت نقصان پہنچنے کا خدشہ رہتا ہے۔ نیز سر کو ڈھانپے رکھنا اسلامی شعار ہے۔ سارا دن ننگے سر بازار اور گلی کوچوں میں نہ گھومیں۔

اپنا قومی لباس پہنیں۔

چست لباس پہننا صحت کے خلاف ہے۔

لباس کی موجودہ چستی حد کو پہنچ چکی ہے۔ جسم سے ایسا ملا ہوا لباس جیسے کہ جسم سے جڑا ہوتا ہے پہن کر آپ کیونکر اپنے گھر میں چلنا پھرنا گوارا کرتے ہیں کہ آپ کے تمام اعضاء نظر آتے ہیں۔ اور گھر میں ہر کوئی ہوتا ہے۔ ماں۔ بہن۔ بیوی اور بیٹی۔

ہمارا قومی لباس بہترین لباس ہے۔ اسے پہنیں۔ نہایت آرام دہ خوبصورت اور عمدہ لباس ہے۔

ہر مذہب میں ایک بہترین صفت ہوتی ہے۔ ہمارے مذہب اسلام کی وہ بہترین صفت حیا ہے۔ بے حیائی کا کوئی کام کبھی نہ کریں۔ کبھی ننگے نہ نہائیں۔ حمام میں بھی کپڑا باندھ کر نہائیں۔ یہ مرد و عورت دونوں کو لاگو ہے۔ پردہ اسلام کا مستند حکم ہے۔ اپنے گھر میں پردے کا حکم دیں۔ پڑوسی کو بھی اور پھر ہر کسی کو۔ ہر کسی سے پورے پردے کی تلقین کریں۔ اکثر فتنات و فسادات بے پردگی ہی کے باعث ہیں۔

marfat.com

آپ کی زندگی آپ کے ساتھیوں کے لئے ایک نمونہ ثابت ہو
اگر آپ کے رہنے سہنے، افعال و کردار سے متاثر ہو کر کوئی کچھ پڑھنے
کو پوچھے تو یہ تعلیم دیں۔ اس کی آپ کو اجازت ہے۔

ہر نماز کے بعد یہ پڑھو۔

- آیۃ الکرسی ۱ بار
- سبحان اللہ ۳۳ بار
- الحمد للہ ۳۳ بار
- اللہ اکبر ۳۴ بار
- سورہ اخلاص ۱۰ بار
- 〃 فلق ۱ بار
- 〃 والناس ۱ بار
- کوئی سا درود شریف ۱۱ بار

فجر و عصر کے بعد یہ اور پڑھیں۔

★ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ ۱۰۰ بار
★ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط ۱۰۰ بار
★ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ۱۰۰ بار
★ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط ۳ بار

marfat.com

سورہ حشر کی آخری ۳ آیات ۳ بار

اور وہ یہ ہیں۔

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ
الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ
الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ
سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ۝
هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝

اگر آپ قرآن پڑھے ہوئے ہیں تو ہر مہینے ایک بار ضرور ختم کیا کریں۔

رات کو سونے سے پہلے

سورہ واقعہ ایک بار

" ملک ایک بار

فجر کو سورہ یٰسین۔ فتح۔ رحمٰن ایک ایک بار

عصر کو سورہ النبا ایک بار

اگر کوئی ہر وقت کچھ پڑھنے کا ارادہ ہو تو اس سے کہیں کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یا سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھا کرے۔ بلا

marfat.com

تعداد ہر حال میں چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یہ ذکر جاری رکھیں۔ وضو کی پابندی نہیں۔

اس پر استقامت حاصل کرنے کے بعد پھر اُس کو حسبِ طاقت وگنجائش وقت اپنے معمولات میں سے جیسا مناسب سمجھیں بتلاتے رہیں۔ اپنے مال کی پُوری زکوٰۃ دیں اور ہر کسی کو زکوٰۃ دینے کی تلقین کریں۔ یہ بتائیں کہ جب تک آپ اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں نکالتے آپ کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔ اور جب تک آپ نماز نہیں پڑھتے۔ آپ کے اعمالِ صالح معلّق رہتے ہیں۔ یعنی قبول نہیں کئے جاتے۔ اگر آپ کو معلوم ہو کہ آپ کی بستی میں ایک مسلمان دُوسرے سے ناراض ہے۔ آپ جس طرح بھی ہو سکے ان دونوں میں صلح کروادیں۔ جب تک وہ دونوں آپس میں صلح کر کے راضی نہ ہو جائیں۔ صلح کی مہم کو جاری رکھیں۔ اور بار بار یہی دہرائیں کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے کسی مسلمان کے لئے یہ زیبا نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراض رہے۔ بیاہ شادی کی تمام غیر ضروری رسومات کا انسداد کریں۔ نمونہ کے طور پر یہ بتائیں کہ ہمارے حضور اقدس واکمل جناب رسولِ اکرم واجمل، اطیب واطہر صلی اللہ علیہ وسلم کی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزّہرا خاتونِ جنّت کی شادی سے سبق لیں کہ دو جہاں کے شاہ کل نے اپنی پیاری لختِ جگر یعنی حسنینؑ کی والدہ ماجدہ کا حیدرِ کرّار اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ بن ابی طالب سے اس

marfat.com

طرح نکاح کیا۔ ظہر کے وقت حکم ملا۔ حضرات صدیقؓ و عمرؓ کو پیغام دے کر حضرت علیؓ اور صحابہؓ کو بلا وا بھیجا۔ عصر کے وقت تمام صحابہ کرامؓ جناب رسالتمآبؐ کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ نکاح کا اعلان کیا۔ حضرت اقدس والا شانؐ نے خطبہ پڑھا۔ چند چھوہارے جو میسّر تھے صحابہؓ میں بکھیر دیئے اور ایک چکی، ایک مشکیزہ، ایک لوٹا، ایک تسبیح، ایک کھانے اور پینے کا برتن وغیرہ لے کر شاہِ کونینؐ کی بیٹی حسنین کی والدہ، شاہِ مرداں، شیرِ یزداں قوّتِ پروردگار علی المرتضےٰ کے ہمراہ پیدل چلتی ہوئی ان کے گھر تشریف لے گئیں۔ شام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹی کے ہاں مہمان ہوئے۔ شام کا کھانا حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے خود پکایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا۔ بس تقریبات ختم ہوئیں اور فاطمۃ الزہراؓ اپنے گھر میں رہنے لگیں۔

ہمارے مُلک میں شادی کے سلسلے میں اگر تمام رسُومات کو مدِّنظر رکھا جائے تو تین سو ساٹھ سے زیادہ رسومات کی پابندی لازم آتی ہے۔ اتنے دن پہلے گانٹھیں بھیجنا، ٹبنا ملنا، بیس بیس دِن پہلے گیت گاتے رہنا، بکلیاں تقسیم کرنا، ڈھولک بجانا وغیرہ، غرضیکہ میں آپ کا کیوں وقت ضائع کروں۔ یہ رسومات آپ سب کو یاد ہیں۔ آپ کے گھروں میں ادا ہوتی ہیں۔ آپ خود ہی گِن لیں۔ یہ سب رسومات فضول ہیں اور اس میں سے ایک بھی قابلِ ستائش نہیں۔ اپنے اپنے ماحول میں انہیں دُور کرنے کی کوشش کریں۔

marfat.com

جہیز تیار نہ ہونے کی وجہ سے نکاح ملتوی نہ کریں۔ صرف نکاح ہی پڑھا کر رخصت کر دیں اور نوجوان اولاد کو آزمائش میں نہ ڈالیں۔ ورنہ ان کا وبال جھیلنے کے لئے دُنیا و آخرت میں تیار رہیں۔

رشوت نہ لیں نہ دیں نہ لینے دینے میں آئیں۔

اگر کوئی آپ کے ماحول میں سے لیتا دیتا ہو اُسے اِسکو ترک کر دینے کی تلقین کریں۔

سود نہ لیں نہ دیں نہ لینے دینے میں آئیں۔

اگر کوئی آپ کے ماحول میں سود لیتا دیتا ہو اسے ترک کر دینے کی تلقین کریں اور بتائیں کہ سود لینے کے ستّر گناہ ہیں اور گھٹیا درجے کا گناہ یہ ہے جیسے کہ کوئی اپنی ماں سے جماع کرے۔

شراب نہ پئیں، نہ رکھیں، نہ کسی کو پلائیں نہ کسی کے لئے لائیں نہ منگوائیں نہ بیچیں نہ شرابی کے گھر کا کھانا کھائیں۔

اگر آپ کے ماحول میں کسی کو شراب پینے کی عادت ہو اِسے چھوڑ دینے کی تلقین کریں اور جب تک وہ ترک نہ کر دے تلقین جاری رکھیں۔

اگر کسی میں کوئی عیب دیکھیں پردہ پوشی کریں، اظہار نہ کریں۔

اپنے کسی مسلمان بھائی کی آبروریزی نہ کریں۔

نہ عار دلائیں۔

نہ طعنہ دیں۔

marfat.com

نہ بد دعا کریں۔
نہ لعن طعن کریں۔
دعوت کرے تو قبول کریں
بیمار ہو تو عیادت کو جائیں۔
مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائیں۔
سلام کہے تو جواب دیں۔
کسی کو غلط فہمی میں نہ رکھیں
کسی کو دغا، فریب دھوکہ نہ دیں۔
کسی کے حال میں مبالغہ نہ کریں
اپنے تقویٰ پہ فخر نہ کریں
کوئی گناہ کریں فوراً توبہ کریں مثلاً وضو کریں۔ دو رکعت نفل پڑھیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کریں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجیں۔ گناہ کا اعتراف کریں۔ پھر توبہ کریں۔ یوں کہیں۔
رَبِّ اغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ غَیْرُکَ یا یُوں کہیں اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا یا یُوں کہیں اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ یا یُوں کہیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔
بے شک اللہ سبحانہٗ توبہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرنے والے

marfat.com

تواب الرّحیم ہیں۔

کسی گناہ کو معمولی نہ جانیں

دُنیا میں مسافر کی طرح رہیں

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ کے کنبے کے ساتھ احسان، شفقت اور مروّت سے پیش آئیں

کسی پہ ظلم وزیادتی نہ کریں۔ اگر کوئی آپ سے کرے درگزر کریں۔ معاف کر دیں۔ کوئی بدلہ نہ لیں

کسی کو مشقت میں نہ ڈالیں

ماں، باپ، استاد اور بزرگوں کا ادب کریں، کہا مانیں۔ خلاف نہ چلیں۔

رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں۔

ہر سختی، بیماری، پریشانی، غم، مصیبت کو اپنے ہی بُرے اعمال کی شامت سمجھیں کسی دوسرے کے ذمے نہ لگائیں۔

جانوروں کو لڑا کر تماشہ نہ دیکھیں۔ ان کے چارے، آرام کا خیال رکھیں۔

جنگلی فضائی پرندوں کو پنجروں میں قید نہ رکھیں۔

آپ کے پڑوسی کو آپ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ پڑوسی کی عزّت و آبرو کو اپنی آبرو جانیں۔

امانت میں خیانت نہ کریں۔

marfat.com

مشورہ نیک دیں۔
کِسی کی ناحق حمایت نہ کریں۔
کسی سے احسان کر کے نہ جتلائیں۔
گرانی کے وقت اس نیّت سے غلّہ نہ روکیں کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔
کسی کو حقیر نہ جانیں۔
کسی کا حق نہ ماریں۔
کِسی جاندار چیز کی تصویر نہ بنائیں۔
نہ اپنے کمرے میں ٹنگائیں۔
تین دن سے زیادہ اپنے کِسی مسلمان بھائی سے ناراض نہ رہیں۔
جب بھی کوئی راستے میں مِلے تو سلام کرنے کی پہل کریں۔
کِسی غیر محرم عورت سے خلوت میں نہ مِلیں۔ اور ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب کوئی دو مرد اور عورت کسی خلوت میں ہوتے ہیں۔ تیسرا شیطان وہاں ضرور موجود ہوتا ہے۔
حتی الامکان نہ ادھار لیں نہ دیں۔ نہ کسی کے لینے دینے میں آئیں اگرچہ کوئی ہو۔
جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی پسند کریں۔

marfat.com

روغنی غذاؤں کی کثرت آپ کی صحت کو خراب کر دے گی۔
جس طرح سادہ لباس میں راحت و آرام ہے۔ اسی طرح سادہ غذاؤں میں بھی ہے۔ روغنی غذائیں کھانے پینے کے بعد جسمانی ورزش ضروری ہے۔ ورنہ ہضم تو آپ کر لیں گے صحت کا توازن قائم نہیں رہے گا۔

عبرت اور ایصالِ ثواب کے لئے اپنے والدین اور عوام کی قبور کی زیارت کے لئے اکثر جاتے رہیں۔ اگر ہو سکے کم از کم دو نفل پڑھ کر اہلِ قبور کو ایصالِ ثواب پہنچائیں۔ یعنی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ ۱ بار سورہ کافرون ۱ بار دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ ۱ بار سورہ اخلاص ۱ بار پڑھنا مستحسن ہے۔
حصولِ فیض کے لیے بزرگانِ دین کی قبور پر حاضری کو غنیمت سمجھیں واضح ہو اللہ کے ذکر کی ایک مجلس بیس لاکھ بد مجلسوں کا کفارہ ہوتی ہے۔ کم از کم ہفتہ میں ایک مرتبہ اللہ کے ذکر کی ایک مجلس لگانے کا معمول رکھیں۔ اور یہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ کے احباب کی مجلس کبھی برخاست ہی نہیں ہوتی اور کبھی ناغہ ہی نہیں ہوتا۔ دن کے کام سے فارغ ہو کر ہر رات آپ کا اپنے احباب کی مجلس میں بیٹھ کر تفریح طبع کے لئے باتیں کرنا زندگی کا ایک جزو بنا ہوا ہے۔ کیا آپ کا یہ حق نہیں کہ اللہ رب العالمین کے ذکر کی بھی ایک مجلس لگائیں۔ اور اس کا مقصد اللہ رب العالمین کی

marfat.com

تسبیح وتحمید اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہ درود سلام ہو کوئی اور غرض وغایت نہ ہو۔

اللہ کے ذکر کی مجلس میں یہ ضرور پڑھیں۔

درود شریف

سورہ فاتحہ

سورہ اخلاص

سبحان اللہ

الحمد للہ

لا الہ الا اللہ

اللہ اکبر

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

ما شاء اللہ اللہ کی رحمت برسے اور بے شمار و لاتعداد گناہوں کی بخشش ہو انشاء اللہ

ہر مجلس کے بعد اپنی، حاضرین کی اور تمام مسلمان مرد اور عورتوں کی مغفرت کی دعائیں کریں۔

آپ کے پڑوس و محلہ میں اگر کوئی ایسا بیمار ہو جو ناداری کی

marfat.com

وجہ سے اپنا علاج نہ کروا سکتا ہو۔ اس کے علاج معالجہ میں مدد دیں۔
اسی طرح اگر کوئی بیوہ، یتیم، مفلوک الحال ہو اس کی بھی مدد کریں۔
اور اگر کسی بیوہ و مسکین کی لڑکی کی شادی ہو تو شرعی حدود کے اندر
جی کھول کر اس میں حصّہ لیں۔

اگرچہ اللہ نے بندوں کو درجہ بدرجہ رکھا ہوا ہے۔ پھر بھی اسلامی
مساوات کو مدّ نظر رکھتے ہوئے آپ کے دِل میں امیر و غریب کو یکساں
جگہ حاصل ہو۔ چوہدری اور کمّی کا سوال آپ کے ہاں نہ ہو۔ کوئی سائل
آپ کے در سے کبھی خالی نہ لوٹے۔ ہر سائل کو کچھ نہ کچھ دے کر لوٹاؤ۔

فضول ناول و افسانے پڑھنے کی بجائے اسلامی احکام کی کتابوں
کا مطالعہ کریں۔

آپ کا ہاتھ سدا کھلا رہے۔ یعنی آپ اپنی کمائی میں سے بیوہ،
یتیم، غریب، مسکین، بیمار، لنگڑا، لولا، اپاہج و محتاج کی کچھ نہ کچھ خدمت
کرتے ہی رہیں۔

کھانا ہاتھ سے کھائیں۔ ہاتھ سے کھانا چمچے سے بہتر ہے۔

کھانا کھا چکنے کے بعد اپنا پیالہ صاف کریں۔ پیالہ صاف
کرنے والے کے حق میں مغفرت کی دُعا کرتا ہے۔

چاندی سونے کے برتن نہ رکھیں نہ ان میں کھائیں۔

سونے کی انگوٹھی نہ پہنیں نہ کوئی اور زیور۔

سونا اور ریشم مسلمان مردوں کے لئے حرام ہے۔

marfat.com

داڑھی رکھنا اور مونچھیں کترنا انبیاء کرام کی سنّت موکدہ ہے ویسے آپ اس بات پہ غور ضرور کیا کریں کہ دیکھ لو خالصہ کالج کے تمام سکھ طلبا گورو گوبند سنگھ کے کہنے پہ داڑھی رکھتے ہیں۔ اور کوئی بھی اس سے خالی نہیں ہوتا۔

مزدور کی مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے پہلے ادا کر دیں۔

شکار اگرچہ جائز ہے تاہم سارا دن جانوروں کے پیچھے کتّے اور بندوقیں لئے نہ پھریں۔

ریشم اور کسم کا رنگا ہوا کپڑا نہ پہنیں۔

قمیض، پاجامہ اور جوتا پہنتے وقت دائیں طرف سے اور اتارتے وقت بائیں طرف سے شروع کریں۔

تاش، شطرنج اور نرد شیر وغیرہ کھیلوں میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔

کھڑے ہو کر پانی نہ پئیں۔

بیٹھ کر تین گھونٹ میں پئیں۔

گلی کوچوں میں چلتے پھرتے نہ کھائیں۔

قہقہہ مار کر نہ ہنسیں۔

ہاتھ پہ ہاتھ نہ ماریں۔

کسی کی نقل نہ اتاریں نہ مذاق اڑائیں۔

marfat.com

لوٹے کی ٹونٹی سے پانی نہ پئیں۔
گھر کی دہلیز پہ نہ بیٹھیں۔
ہانڈی میں کھانا نہ کھائیں۔
پگڑی بیٹھ کر باندھیں۔
جہاں سے بھی کوئی سنّت ملے لے لیں۔
دین اسلام کی کسی درسگاہ کے خلاف بے ادبی اور گستاخی سے پیش نہ آئیں۔
بیوہ، یتیم، مسکین، بیمار، اسیر و محتاج کی خدمت کریں۔
کسی کا دِل نہ دُکھائیں بلکہ خستہ دلوں کو شاد کریں۔
عشاء کی نماز کے بعد فضول باتیں نہ کریں فوراً سوجائیں۔
کم کھائیں، کم بولیں اور کم سوئیں۔
اپنے نفس کو ہر وقت کسی مفید شغل میں مصروف رکھیں۔
حق داروں کے حقوق ادا کریں۔
صدقہ خیرات بہت زیادہ دیں۔
اور اِن سب باتوں کی لوگوں کو بھی (ہر کسی کو) تلقین کریں۔

ہر روز رات کو یا جب آپ کو یاد آئے اپنے افعال و اقوال کا محاسبہ کریں کہ سارے دن میں
آپ نے آخرت کے لئے کیا کچھ کمایا۔

marfat.com

اللہ نے آپ سے اپنی مخلوق کی کیا خدمت لی۔
آپ نے کونسی نیکی کی اور
کونسی برائی چھوڑی
اپنے معمولات میں کیا اضافہ کیا
آپ سے ملّت کو کیا فائدہ پہنچا
آپ نے کونسی برائی کی اور کیوں کی

اگر آپ سے کسی کو کوئی نقصان پہنچا ہو یا کسی سے زیادتی ہوئی ہو تو کوئی چیز آپ کو اس سے معافی مانگنے سے نہ روکے۔

آپ نے یہاں سنّت کے خلاف کیا کچھ دیکھا یا لوگوں سے سنا تاکہ ہم بھی اسے دُور کر دیں۔

ہماری تبلیغ میں کیا کیا خامیاں ہیں تاکہ وہ دُور کر دی جائیں۔

یہ محاسبہ آپ کی اصلاح کے لئے ازحد مفید ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ اس کے بعد آپ اپنے دوست پیدا کریں۔

انہیں اپنا ہم خیال بنائیں اور
یہ پیغام سنائیں کہ ہمارا مدعا اور آپ کا مدعا اللہ کے دین اسلام کی دعوۃ و تبلیغ کے سوا کچھ اور نہیں اور نہ ہی اس کے پسِ پشت کوئی اور غرض و غایت ہے۔ پھر کیوں نہ ہم اپنی فراغت کا پورا نہیں تو کچھ حصّہ ضرور اللہ کے کاموں میں صرف کریں۔ جبکہ ہم دُنیاوی کاموں کی تلاش میں ہر جگہ جاتے ہیں۔ پھر کیوں نہ ہم اپنی اصل تجارت کی طرف

marfat.com

متوجہ ہوں۔ جس کا فائدہ ہمیشہ ملتا ہے۔ یہ دنیا غور کا مقام ہے۔ سوچئے۔ بچپن کی عمر کھیل کود میں گذر گئی۔ پھر مدرسے میں داخل ہوئے اور اپنا سارا دماغ دنیاوی علوم کی تحصیل میں خرچ کیا۔ دین کی ایک بھی بات نہیں سیکھی اور نہ ہی اسے سیکھنے کی ضرورت محسوس کی۔ افسوس پھر بالغ ہوئے۔ دنیاوی کاروبار میں لگ گئے۔ ملازمت ہو یا تجارت سب چند روزہ کاروبار ہیں۔ ملازمت اور تجارت خواہ کیسے بھی اونچے درجے کے کیوں نہ ہوں، فانی اور چند روزہ ہوتے ہیں۔ اس سے صرف پیسہ ملتا ہے اور پیسہ سے تین چیزیں بنائی جاتی ہیں اور آپ کی ساری دنیا تین ہی چیزوں پہ مشتمل ہے۔

کھانا۔ پہننا اور رہنا۔

سادہ کھانا اور سادہ پہننا اور سادہ رہنا ان سب کو کفایت کرتا ہے جو راحت و آرام سادگی میں ہے تکلفات میں نہیں۔ پھر شادی ہوئی، بچے ہوئے اور عمر ڈھلی۔ ملازمت سے مستعفی ہوئے بال بچوں کی فکر میں گم ہو گئے۔ موت آئی اور مر گئے۔ یہ ہماری ساری زندگی کا حاصل ہے۔ ہم ایسی زندگی بسر کرنے کے لئے دنیا میں نہیں آئے۔ ایک جانور کی اور ہماری زندگی میں پھر کیا فرق ہوا۔ ہمارے ذمے بہت سی اہم ذمے داریاں ہیں۔ جن کی بدولت ہم اشرف المخلوقات کہلاتے ہیں۔ مثلاً

marfat.com

ہماری سب سے بڑی ذمہ داری بندوں کو اللہ کی طرف یعنی دین اسلام کی طرف لانا ہے اور یہ سکھلانا ہے کہ یہاں سدا نہیں رہنا اور نہ ہی دوبارہ لوٹ کر آنا ہے۔ نیکی کو پھیلانا اور برائی کو مٹانا ہے۔

پھر آہستہ آہستہ اللہ کرے آپ کے دوستوں میں محبّت اور اس فرض کا احساس پیدا ہو۔ پھر رات کو جو نماز بھی وقت آپ کو موزوں ہوا کرے مسجد میں یا جہاں آپ مناسب سمجھا کریں بیٹھ کر دین اسلام کی باتیں لوگوں کو سنایا کریں۔ مثلاً ہر مجلس میں نماز کی اہمیت بیان کریں۔ اور اس انداز سے کریں کہ سب کے سب نماز پڑھنے لگ جائیں۔ اگر آپ کے محلّے میں ایک مسلمان دوسرے سے ناراض ہے۔ دونوں میں صلح کرانے کو غنیمت جانیں۔ آپ اپنے ہر وقت کو قیمتی جانتے ہوئے ضروری احکام کی تبلیغ کریں۔ مثلاً وہ نیک کام جو آپ کی روزمرّہ زندگی میں ضروری ہیں تعلیم دیں۔ اسی طرح وہ بری باتیں، جو آپ کو ہر روز پیش آتی ہیں۔ بتائیں۔ ان سے روکیں۔ دین اسلام کی دعوۃ وتبلیغ سے بہتر اور افضل کوئی نیکی نہیں :

حضرت کثیر بن قلیں رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں دمشق کی مسجد میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اور کہا۔ اے ابوالدرداءؓ! میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے یہ سن کر آیا ہوں۔ کہ آپ کے پاس ایک حدیث ہے جس کو

marfat.com

آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، اور کوئی غرض بجز اس کے میرے یہاں آنے کی نہیں ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ نے کہا۔ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"کہ جو شخص طلب علم کے لئے سفر اختیار کرے۔ اللہ اس کو بہشت کے راستہ پر چلاتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم (دین) کی رضامندی کیلئے اپنے پروں کا اس پر سایہ ڈالتے ہیں۔ اور عالم کے لئے ہر وہ چیز، جو آسمانوں کے اندر ہے (جیسے فرشتے) اور جو زمین پر ہے (مثلاً انسان، جن اور حیوانات وغیرہ تمام مخلوقات) استغفار کرتی ہے۔ اور (یہاں تک کہ) مچھلیاں بھی پانی کے اندر مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔ اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسی کہ چودھویں رات کا چاند ستاروں پر فضیلت رکھتا ہے۔ اور عالم پیغمبروں کے وارث و جانشین ہیں۔ اور انبیاءؑ کا ورثہ دینار اور درہم نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا ورثہ علم ہے۔ جس کا وارث (انہوں نے) عالم کو بنایا ہے۔ پس — جس شخص نے علم کو حاصل کیا — اس نے کامل حصہ پایا

(احمدؒ / ترمذیؒ / ابوداؤدؒ / ابن ماجہؒ / دارمیؒ)

marfat.com

اور اللہ کرے وہ آپ ہوں آمین

یا حیّ یا قیّوم

اٰمین

آپ کا کام

آپ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت میں داخل ہونے والے ہر فرد کو کھلم کھلا بتائیں کہ اگرچہ آپ کا دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت میں داخل و شریک ہونا مبارک و مستحسن ہے۔ پھر بھی آپ اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس احسان و عنایت کا شکر کریں کہ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کی جماعت نے آپ کو قبول کر لیا ہے اور یہ خیال نہ کریں کہ آپ نے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کو قبول کیا ہے۔ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ آپ کی محتاج نہیں بلکہ آپ دین اسلام کی دعوت و تبلیغ کے محتاج ہیں۔ اللہ اپنے لطف و کرم سے جب کسی بندے پہ راضی ہو جاتے ہیں اُسے اپنے دین کی فہم عطا فرما کر دین کی دعوت و تبلیغ کی توفیق بخشتے ہیں۔ اور بندے کا اللہ کے دین کی طرف آنا اللہ ہی کی توفیق و عنایت کی بدولت ہوتا ہے۔ آپ اپنے لئے اور ہر کسی کو حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کی اس دُعا کی تعلیم دیا کریں۔

marfat.com

حضرت حسن بن الحجاالحسنؒ سے روایت ہے کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے ذکر کیا ہے۔ کہا انہوں نے کہ حضرت سیّدنا ادریس علیہ السّلام ایک دُعا مانگا کرتے تھے۔ جس کے متعلق وہ حکم دیا کرتے تھے کہ یہ دُعا بے وقوفوں کو نہ سکھائی جائے کہ وہ اس کے ذریعہ سے دُعائیں مانگیں۔ پس وہ کہا کرتے تھے۔

(یہ دعا کنزالعمال جلد اوّل سے لی گئی۔ صفحہ ۳۰۷ شمار ۵۰۹۹)

يَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَيَا ذَاالطَّوْلِ

اے عزّت و جلال والے اور اے بخشش والے کوئی معبود

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ظَهْرُ اللَّاجِيْنَ وَ

نہیں ہے مگر تو پناہ ڈھونڈنے والوں کی پُشت پناہ تُو ہے اور

جَارُ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ وَاُنْسُ الْخَائِفِيْنَ

پڑوس ڈھونڈنے والوں کا پڑوسی تُو ہے اور ڈرنے والوں کا انیس تُو ہے

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِنْ كُنْتُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ

بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اگر مَیں لوحِ محفوظ میں بدبخت ہوں

شَقِيًّا اَنْ تَمْحُوَ مِنْ اُمِّ الْكِتَابِ

تو تُو میری بدبختی کو مٹا دے لوحِ محفوظ سے اور اپنے ہاں

marfat.com

شَقَاوَتَ وَتُثْبِتَنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا

نیک بخت کر کے پختہ طور پر لکھ دے

وَاِنْ كُنْتُ فِيْ اُمِّ الْكِتَابِ مَحْرُوْمًا

اور اگر میں لوح محفوظ میں محروم و مفلس ہوں

مُقْتَرًا عَلَيَّ فِيْ رِزْقِيْ اَنْ تَمْحُوَا

اپنے رزق میں تو مٹا دے لوح محفوظ

مِنْ اُمِّ الْكِتَابِ حِرْمَانِيْ وَاِقْتَارِيْ

سے میری محرومی اور میری تنگی کو

وَارْزُقْنِيْ وَاثْبِتْنِيْ عِنْدَكَ سَعِيْدًا

اور مجھے رزق دے اور مجھے لکھ دے اپنے ہاں خوش بخت

مُوَفَّقًا لِلْخَيْرِ كُلِّهٖ۔ اٰمین

ایسا خوش بخت جس کو تمام بھلائیوں کی توفیق دی گئی ہو۔ آمین

دین اللہ کا ہے اور اللہ ہی اپنے دین کا محافظ و نگہبان ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس بندے کو دین کی خدمت کے لیئے چن لیتے ہیں۔ صرف اس ہی کو اپنے دین اسلام کی دعوت و تبلیغ پہ مامور فرماتے ہیں اور اس کام سے بہتر اور کوئی کام نہیں بے شک جسے دین کی دعوت و تبلیغ کی توفیق ملی اُسے گویا ہر شے

marfat.com

مِلی - کوئی بھی نعمت باقی نہ رہی - اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَ یَرْضٰی - یہ نعمت اللہ ہم سب کو عنایت فرمائے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فرمائے۔

یا حَیُّ یا قَیُّوم! آمین

ہر بندہ ہر حال میں اللہ کے حکم کا محکوم اور تقدیر کا مقدور ہے سب فیصلے ازلی ہیں - جو کچھ ہونے والا ہے لکھا جا چکا ہے - جو جس کام کے لئے پیدا ہوا ہے وہی کام اُس نے کرنے ہیں - دین اسلام کی دعوت اور تبلیغ میں شامل ہونے والے یہ خیال کریں کہ وہ اسی کام کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہیں - یہی کام انہوں نے کرنا ہے - ایک دو ہفتے یا سال کے لئے نہیں - ساری عمر کے لئے یہی کام کرنا ہے - اسی کام کی خاطر وہ دُنیا میں آئے ہیں - یہی ان کی شاہکار ہے - یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ،

اِمروز سعید شنبہ ۵ رشوال المکرم ۱۳۸۷ ھجری المقدس

marfat.com